رَمَضَان

شہر القرآن والجہاد

غزوۂ بدر سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ الٰہی میں دعائے فتح

صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مشرکین مکہ ایک ہزار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تین سو سے کچھ زیادہ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عریش (چھپر) میں تشریف لے گئے اور مستقبل کعبہ ہوکر بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے:

اللھم انجزلی ما وعدتنی اللھم ان تھلک ھذہ العصابة من اھل الاسلام لاتعبدفی الارض

''اے اللہ! تونے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی''۔

دیر تک ہاتھ پھیلائے ہوئے یہی دعا فرماتے رہے کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر زمین پر تیری عبادت نہ ہوگی۔ اسی حالت میں چادر مبارک دوش ِمبارک سے گر پڑی۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر دوشِ مبارک پر ڈال دی اور پیچھے سے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر سے چمٹ گئے، یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا:

حسبک فقد الححت علی ربک

''بس کافی ہے، یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حضور بہت الحاح آہ وزاری کی''۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

کفاک مناشدتک ربک فانہ سینجزلک ماوعدک

''بس اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال کافی ہے، یقیناً وہ اپنے وعدے کو ضرور پورا فرمائے گا''۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِينَOوَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(الانفال: ۹،۱۰)

''یاد کرو اس وقت کو جب تم اللہ سے فریاد کررہے تھے تو اللہ نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا جو یکے بعد دیگرے آنے والے ہوں گے اور نہیں بنایا اللہ نے اس امداد کو مگر محض تمہاری بشارت اور خوش خبری کے لیے اور اس لیے کہ تمہارے دل مطمئن ہوجائیں اور حقیقت میں مدد نہیں مگر اللہ کی جانب سے بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عریش (چھپر) سے باہر تشریف لائے اور زبان مبارک پر یہ آیت تھی:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (القمر: ۴۵)

''عنقریب کافروں کی یہ جماعت شکست کھائے گی اور پشت پھیر کر بھاگے گی''۔

ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ دعا مانگتے مانگتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند طاری ہوگئی، تھوڑی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا:

ابشر یا ابابکر اتاک نصر اللہ ھذا جبریل اخذ بعنان فرسہ یقودہ علی ثنایاہ الغبار

''اے ابوبکر! تجھ کو بشارت ہو کہ تیرے پاس اللہ کی مدد آگئی۔ یہ جبرائیل امین گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں، دانتوں پر ان کے غبار ہے''۔

(سیرت المصطفیٰؐ: مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۴، شمارہ نمبر۷

رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ اگست 2011ء

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام قبول کرنا ایک حصہ ہے، نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، حج ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے ایک حصہ ہے، امر بالمعروف ایک حصہ ہے، نہی عن المنکر ایک حصہ ہے اور محروم ہوگیا وہ شخص جس کے پاس (ان حصوں میں سے) کوئی حصہ بھی نہ ہو'۔ (ابویعلیٰ)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔
Nawaiafghan@gmail.com
انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:
Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

فضائے بدر پیدا کر!

رمضان المبارک اور جہاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مسلمانوں پر ۲ ہجری میں ہی روزے فرض ہوئے اور ۲ ہجری میں ہی وہ تاریخی معرکۂ حق و باطل برپا ہوا جسے غزوۂ بدر کہا جاتا ہے۔ بدر کا اہم ترین باب یہی ہے کہ اُس غزوہ میں بھی مسلمان تہی داماں اور تہی دامن تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ سے اُس کی مدد و نصرت مانگ رہے تھے، پھر اُسی نصرت کی وجہ سے کفار کو بدترین شکست ہوئی اور اہل ایمان فتح مند ہوئے۔

آج بھی رمضان کی آمد سے قبل اس دور کے صلیبی سردار امریکہ نے افغانستان سے مرحلہ وار اپنی فوجیں نکالنا شروع کر دیں ہیں، یہ معرکہ اور تاریخ اسلام کے تمام تر معرکے مسلمانوں نے محض اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے فتح کیے۔ دس سال پہلے تو اہل عقل یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ امریکہ اور اس کے اُنچاس حواریوں کو بھی شکست ہوسکتی ہے، مگر مٹھی بھر اہل ایمان صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے دنیا بھر کی ٹیکنالوجی اور وسائل سے لیس فوجوں سے ٹکرا گئے۔ دنیا والے اُنہیں دیوانہ اور مجنوں قرار دیتے رہے اور پتھر کے زمانے میں جانے کے ڈر سے اپنا ایمان صلیب کی دیوی پر قربان کرتے رہے۔ دنیا کا کوئی ایک بھی ملک مجاہدین کی پشت پر نہیں تھا، بہت قریبی ہمسائے بھی بنوقریظہ کے جانشین ثابت ہوئے، تب صرف ایک خالق کائنات ہی کا واحد سہارا تھا جس کے بھروسے پر مجاہدین اٹھے اور اُسی کی نصرت سے چھا گئے......

بس مجاہدینِ اسلام کے لیے ہر لمحے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس فتح میں ہماری کسی تدبیر، کسی کوشش، کسی ٹیکنالوجی کا کوئی کردار نہیں، یہ صرف اور صرف مولا کی نصرت ہی ہے۔ شیطان کی اس موقع پر خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیتوں میں فتور پیدا کرے اور اس کے حملوں سے بھی ہم خود نہیں بچ سکتے، ہمیں ہمارا مولا ہی بچاتا ہے۔ بس ہمیں نیت کو خالص اور ہدف کو ٹھیک اور واضح رکھنا ہے!!!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صلیبی لشکروں کے درمیان پھوٹ پیدا ہوچکی ہے۔ امریکہ' آئی ایس آئی پر اعتماد نہیں کر رہا اور اس کے فنڈ روکے ہوئے ہے، آئی ایس آئی' افغان فوج پر بداعتمادی کا اظہار کر رہی ہے اور افغان حکومت' نظامِ پاکستان سے بدگمان ہے۔ یہ سارا منظر نامہ **تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتیٰ** کی عملی تصویر پیش کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے اخلاص اور شیخ اسامہؒ کے مبارک خون کی وجہ سے دکھایا ہے۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**

ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھنا ہوگا اور ہر معاملے میں شریعت کے احکامات کو سامنے رکھ کر سفر جاری رکھنا ہوگا کیونکہ یہ سارا سفر اور جہاد فی سبیل اللہ' شریعت ہی کے غلبے کے لیے ہے۔ رمضان کے مبارک مہینے سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کے لیے اس شمارے میں تحریر شامل ہے، اسے پڑھ کر عملی اقدام کرنا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو امت مسلمہ کی سرفرازی اور عروج اور کفار کی بربادی اور تباہی کا مبارک مہینہ بنا دے، امت مسلمہ کو خلافت اسلامیہ کی منزل سے قریب تر کر دے اور کفار و مرتدین کی جیلوں اور عقوبت خانوں میں قید ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی رہائی کی صورتیں غیب سے مقدر فرما دے، آمین۔

اے اللہ! تو ان کافروں اور مرتدوں سے اُن کے بہن بھائی چھین لے، جس طرح اُنہوں نے ہمیں ہمارے بہن بھائیوں سے جدا کیا ہے۔ یا اللہ! تو اُن کی بیویوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کر دے، جس طرح اُنہوں نے ہماری امت کی عزت مآب خواتین کو بیوہ اور ہمارے معصوم جنتی پھولوں کو یتیم کیا ہے اور اے اللہ! تو ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح اُنہوں نے ہماری بستیوں کو بم باری اور ڈرون سے جلایا۔ اے اللہ! تو اُنہیں عاد، ثمود اور قوم نوح کی طرح پکڑ لے، فرعون والوں کی طرح غرق کر دے، اے اللہ! ہمارے دل ٹھنڈے کر دے، آمین۔

(آخری قسط)

ربّانی پیمانے

ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ

دن گزرتے گئے اور بالآخر کسریٰ بن ہرمز کے تخت پر سلمان فارسیؓ بیٹھنے لگے، تاریخ میں آتا ہے کہ جب کسریٰ کو شکست ہوئی تو وہ دن رات روتا رہتا تھا، اس کے غلام اس سے پوچھا کرتے :اے بادشاہِ عظیم آپ کیوں روتے ہیں؟ وہ کہتا: میں اب کیوں کر زندہ رہ سکتا ہوں؟ جب کہ میرے پاس صرف ایک ہزار باورچی اور ایک ہزار باز رہ گئے ہیں۔ کسریٰ اس لیے رو رہا تھا کہ اس کے ہمراہ صرف ایک ہزار باورچی رہ گئے تھے اور سلمانؓ اس کے عرش پر بیٹھے تھے۔

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۔ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۔ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۔ كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْماً آخَرِينَ (الدخان: ۲۸۔ ۲۵)

"کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور شاندار محل تھے جو وہ چھوڑ گئے، کتنی ہی نعمتیں جن میں وہ مزے سے رہ رہے تھے، یہ ہوا ان کا انجام اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا"۔

روایت کی جاتی ہے سلمانؓ روزانہ ایک درہم پر گزارہ کیا کرتے تھے اور ایک درہم سے سرکنڈے خریدا کرتے جس سے وہ ٹوکریاں بناتے اور اگلے دن ایک درہم میں بیچ دیتے۔ یہ تھے سلمانؓ اور یہ تھا کسریٰ۔ وہی زمین تھی، وہی سلطنت تھی لیکن پیمانے کا فرق تھا۔ رب العالمین کے پیمانوں کے پاسدار سلمانؓ تھے جو روزانہ ایک درہم پر گزارہ کیا کرتے، اور دوسرا اس وجہ سے رو رہا تھا کہ اس کے پاس صرف ہزار غلام اور ہزار باز باقی رہ گئے تھے۔

افراد کی تربیت اور نشونما تعلیمی اداروں میں نہیں ہوتی۔ اگرچہ ان اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والوں میں کچھ بہت بہترین لوگ بھی ہوتے ہیں، لیکن یہ اس علم کی وجہ سے نہیں ہوتا جو ان کو دیا جاتا ہے، اگرچہ اس کا اثر ہوتا ہے، بلکہ اس ادارے کے اساتذہ میں سے کسی استاد کے سبب ہوتا ہے۔ وہ اس سے علم لینے سے پہلے اس کا دین اس سے حاصل کرتے ہیں، وہ اس سے کچھ سیکھنے سے پہلے اس کا تقویٰ اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔ استاد کے ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف دیکھنے سے پہلے وہ اس کے ہاتھوں تربیت پاتا ہے۔ اسی لیے عبداللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں: "ہمیں بیس سال علم حاصل کرنے میں اور تیس سال ادب حاصل کرنے میں گزرے"، ربانی آداب جو جسمانی طور پر ان مثالی لوگوں کے ساتھ رہ کر حاصل ہوتے ہیں جبکہ روحیں رب سے جڑی ہوتی ہیں۔ جب یہ لوگ ربانی پیمانے استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے معاشروں کی حفاظت کرتا ہے، اور زمین سے مصیبتیں دور کرتا ہے، اسی سے زندگی کا نظام قائم ہوتا ہے اور نصرت اترتی ہے، اور انہی کے ذریعے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

جب تک یہ بہترین مثالی لوگ موجود رہتے ہیں، اور جب تک ان کے جیسے لوگ باقی رہتے ہیں جو ہمارے اس دور میں بہت کم ہیں، ہم سلف صالح کے مانند لوگوں کو دیکھتے رہتے ہیں، جو اسلاف کو یاد کرتے رہتے ہیں اور اسلاف انبیاء کو یاد کیا کرتے تھے۔ اسی لیے ہمیں ان کے چہروں اور باتوں میں سلف صالحین کی رمق ملتی ہے۔ ایسی نورانیت اور حکمت ملتی ہے گویا وہ نبوی چراغ سے نکل رہی ہو، گویا وہ اس نور کی کرن ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اسلاف اس حکمت کی اس طرح حفاظت کرتے تھے جیسے کوئی ملک اپنے سونے کی حفاظت کرتا ہے جس کو لوگ اس سرمایہ دارانہ نظام میں کاغذی نوٹوں کی صورت میں بازار میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان کے پیچھے سونے کی قیمت نہیں ہوگی تو ان کاغذوں کی کیا قیمت ہوگی؟ یا اگر کوئی معاشی مضبوطی نہیں ہوگی جو معاشرے میں لوگوں کے درمیان ہونے والے کاروبار میں ان کاغذوں کو کوئی قیمت دے سکے۔ چنانچہ وہ اپنے معرکوں میں گنا کرتے تھے: ہمارے درمیان بدر کے کتنے شرکا باقی ہیں؟ ہمارے درمیان احد کے کتنے شرکا باقی ہیں؟ خندق کے کتنے شرکا باقی ہیں؟ اور پھر جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ساری نسل اپنے رب سے جا ملی تو وہ کہتے: ہمارے درمیان کون سا ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابیؓ کو دیکھا ہو؟ وہ پوچھا کرتے کہ تابعین میں سے کس نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے اس بے مثال نسل کے کسی فرد کو دیکھا ہے جو نبوت کے کریم ہاتھوں میں پروان چڑھی؟

فوجیں تبھی جیتا کرتی ہیں، معاشرے اسی وقت زندہ رہتے ہیں اور زندگی اعتدال پر رہتی ہے جب ایسے لوگوں کی کثرت ہو۔ جب کسی معاشرے میں ان لوگوں کی کثرت ہو تو یہ رب العالمین کی توفیق کی علامت ہے، اور اس معاشرے سے اس کے راضی ہونے کی طرف اشارہ ہے، جتنا زیادہ ایک حاکم ایسے لوگوں کو اپنے آس پاس رکھے گا، ان سے مشورے کرے گا، ان کے فیصلے مانے گا، ان کی تعلیمات پر چلے گا، اتنا ہی زیادہ معاشرے میں بھلائی، سکینت اور امن قائم ہوگا۔ اسی لیے سیدنا عمرؓ تمام گورنروں کو نصیحت کرتے تھے کہ ان کے جلیس قراء اور عباد ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حاکم کے پاس ایسے سیٹیلائیٹ ہوا کرتے تھے جو اس کے اردگرد گھومتے رہتے؛ علما کی صورت میں ایسے سیٹیلائیٹ جو کبھی بھی اللہ کے ذکر سے نہیں رکتے تھے، نہ استغفار کرنے سے غافل ہوتے تھے، ان کی پیٹھوں کو قرار نہیں ملتا تھا کیونکہ وہ راتوں کو اپنے رب کے حضور کھڑے اور بیٹھے ذکر میں گزار دیتے تھے، اور ان کی دعاؤں سے نصرت نازل ہوا کرتی۔ صالح حکمران ایسے ہی ہوا کرتے تھے۔ ان کے گرد ان کے مشیر ہوتے تھے، ان کے علماء ہوتے تھے، اور ان کے چنیدہ ساتھی ہوا کرتے تھے، اور وہ انہی کے ساتھ رہتے جیسے تلامذہ اپنے استاد کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ بھول جاتے کہ وہ سلاطین اور حکمران ہیں اور انہی علما کے ہاتھ میں تمام کاموں کی عنان ہوتی۔

جیسا کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "اگر بادشاہ لوگوں پر حکمران تھے تو علما

16 جون: صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا، 16 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۱۰ سے زائد زخمی ہوگئے۔

بادشاہوں پر حکمران تھے،'' وہ بادشاہوں کے بھی بادشاہ تھے، ان کے استاد تھے، ان کے کمانڈر تھے۔ اگر چہ یہ انسان یا لیڈر ہزاروں کی قیادت کر رہا ہوتا لیکن خود اس کا بھی ایک لیڈر ہوتا؛ وہ عالم جو اس پر نظر رکھتا، جو لوگوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھتا اور مظلومین کو اس کے ظلم سے بچاتا۔ وہ اس کے ہاتھوں کو روک کر رکھتا، اور انہیں اس طرح چلاتا جیسا کہ آسمانوں اور زمین کا رب چاہتا ہے۔

میں یہاں پر ان برکات اور آسانیوں کا ذکر کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان مشکلات کے مستقل طوفان میں گھیر رکھا ہے، جو اس چھوٹے سے گروہ کو پیش آتی ہیں جو افغان جہاد کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ میں ان مثالوں کا ذکر کرتا ہوں اور مجھے اپنے درمیان ان لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے برکتیں نازل ہوتی محسوس ہوتیں ہیں، ہمارے لیے ان کی دعائیں، ان کا صدق اور اخلاص اور ان کا ربانی پیمانوں کے مطابق عمل برکت کا سبب بنتا ہے۔ میں ابو عاصم کا سوچتا ہوں، سعود البحری کو یاد کرتا ہوں، عبدالوھاب الغامدی اور یحییٰ سنیور کو یاد کرتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہم پر رحمت نازل ہوئی ہے، اور ہمارے اعمال میں برکت شامل ہوئی ہے، آسانی اور توفیق ہمارے اس سفر میں ہمراہ رہی ہے، ان مخلص لوگوں کے وجود کے سبب جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اور اپنی طرف اٹھا لیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بھی شہدا ہوں گے جیسا کہ ہم نے اس دنیا میں ان کی شہادت کی گواہی دیتے ہیں۔

مجھے سعود یاد ہیں جب میں ایک دن ان کے ساتھ بیٹھا تھا، وہ عمر میں مجھ سے بہت چھوٹا تھا، لیکن اخلاص، سرگرمی، ثابت قدمی، ساری دنیا کو بھول جانا، اور موت کو اس کی جگہوں پر تلاش کرنے والے اس عظیم پہاڑ کے سامنے میں اپنے آپ کو چھوٹا محسوس کر رہا تھا۔'' وہ اپنے گھوڑے کی باگیں تھامے ہوئے ہوتا ہے، جب بھی خطرے یا شورش کی آواز سنتا ہے تو اڑ کر اس کی طرف جاتا ہے، اور موت کو اس کی جگہوں پر تلاش کرتا ہے''۔ (مسلم)

اسی لیے یہ عجیب نہیں کہ آپ اس کے دل کے نور کو قبر سے آسمان کی طرف پھوٹتا اور واپس پلٹتا دیکھیں، جیسا کہ ایک افغانی نے بھی اس کی گواہی دی...... یہ عجیب نہیں کہ ہم اٹھارہ گھنٹے بعد بھی سعد الرشود کی نعش کو قرآن سن کر کانپتا ہوا پائیں۔ یہ عجیب نہیں کہ ہم یحییٰ کی قبر سے پھوٹتی خوشبو پانچ سو میٹر کی مسافت سے سونگھ سکتے ہیں، اور جس ہسپتال میں اس کا پاکیزہ جسد تھا وہاں پورے ایک ہفتے تک مشک کی خوشبو رہی۔

یہ عجیب نہیں کہ ہم عبداللہ الغامدی کی قبر سے مسلسل تکبیر کی آوازیں سنیں جیسا کہ نظر محمد، اپنے علاقے کے کمانڈر نے، اور ان کے علاقے کے دیگر لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ میں نے مزید تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا: اگر آپ تکبیر سننا چاہتے ہیں تو آئیں اور ہمارے ساتھ ہمارے خط پر رہیں۔ یہ عجیب نہیں کہ آپ عبدالرحمن البنا، حمدی البنا، کے کپڑوں کی خوشبو سونگھیں، اور وہ ان کی شہادت کے چار ماہ بعد ابھی بھی ہمارے اس مکتبے میں موجود ہیں، ان کی ٹوپی اور بعض چیزوں سے ایک میٹھی سی خوشبو آتی تھی جسے افغان سونگھتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ ایک شہید کی خوشبو ہے!

یہ کرامات خالی خولی باتیں یا گپیں نہیں ہیں، بلکہ بہت سے لوگوں کی آنکھوں نے انہیں دیکھا ہے اور سونگھا ہے۔ ہمارے درمیان ایک نوجوان بیٹھا ہے اور سن رہا ہے جس کو کلاشنکوف کی گولیاں لگیں، گولیوں نے اس کے جوتوں میں سوراخ کر دیا لیکن اس کو کوئی زخم نہیں آیا۔ یہ جوتے یہیں کہیں آپ کے ان جوتوں کے ڈھیر میں موجود ہیں، اور ان کا مالک بھی آپ کے درمیان ہے۔

یہ عجیب نہیں کہ ایک خندق کے اوپر مارٹر کے پانچ راونڈ فائر کیے جائیں جس میں تین لوگ ہوں، عربی بچ جاتا ہے اور افغانی شہید ہو کر اس کے بازو میں آ گرتا ہے، اور اللہ گواہ ہے کہ اس کی شہادت کے بعد اس کی نعش سے ایسا دھواں نکل رہا تھا جس سے عود کی مانند خوشبو آ رہی تھی! پوری فضا میں خوشبو پھیل گئی اور جس بھائی نے اسے پکڑا ہوا تھا وہ ابھی ہمارے درمیان موجود ہے اور میری یہ بات سن رہا ہے، دھواں! یہ عجیب نہیں کہ ہمیں زخمیوں کو منتقل کرنے والی گاڑی میں ایک مزیدار، پاکیزہ اور میٹھی سی مشک کی خوشبو کے پھیلنے سے روح کے نکلنے کا وقت معلوم ہو جائے، جیسا کہ عبدالصمدؒ کے ساتھ ہوا۔ گاڑی میں موجود لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کی روح نکلنے کا اسی وقت پتہ چلا جب ان کے پاکیزہ جسم سے ایک میٹھی سی خوشبو آئی! جس کے بارے میں ہم امید رکھتے ہیں کہ ملائکہ نے یہ کہہ کر اس کا استقبال کیا ہوگا: اے پاک جسم میں رہنے والی پاک روح آ جاؤ، جسے تم دنیا میں اچھا رکھتے تھے، باغات اور خوشبو کی طرف اور ایسے رب کی طرف آ جاؤ جو تم پر غضب ناک نہیں......

ایسی ہی فضاؤں میں تربیت پانے والے کرداروں کی بدولت اللہ تعالیٰ معاشروں کو بربادی سے بچاتا ہے، انہی سے معاشرے اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتے ہیں، اور انہی کی بدولت نصرت بارش کی طرح اترتی ہے، لوگوں کو ان کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے، اور آسمان سے نازل ہونے والی مصیبتوں کو زمین سے دور ہٹا دیا جاتا ہے۔ روایت میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میری عزت اور جلال کی قسم بے شک میں اہل زمین پر کوئی عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں، پھر میں دیکھتا ہوں تو مجھے میرے گھروں (مسجدوں) کے بنانے والے، راتوں کے پچھلے پہر استغفار کرنے والے اور مجھ سے محبت کرنے والے نظر آتے ہیں، تو میں ان سے وہ عذاب اٹھا لیتا ہوں جو ان پر نازل کرنے والا ہوتا ہوں۔''

یہ مت سمجھو کہ اسلحہ کی کثرت سے نصرت آتی ہے، نہ یہ سمجھو کہ مال کے ذریعے جلدی کامیابی ملتی ہے، بلکہ نصرت تو نیکوکاروں کی دعاؤں سے اترتی ہے۔ ترکی اور ماورائے نہر کے ممالک کی فتوحات کے دوران، وہ علاقہ جو آج کل روس میں آتا ہے، قتیبہ بن مسلم الباھلی نے ایک انگلی اور ہاتھ کو آسمان کی طرف اشارہ کرتے دیکھا تو کہا: یہ کس کا ہاتھ ہے جو آسمان کی طرف سرگوشیاں کر رہا ہے؟ ان کو بتایا گیا: یہ محمد بن واسع کا ہاتھ ہے۔ اس پر انہوں نے کہا: بے شک یہ مجھے ان تین لاکھ تلواروں سے زیادہ محبوب ہے جو کافر ترکیوں پر برس رہی ہوں! یہ ہاتھ جو معرکے میں آسمان کی طرف اٹھا ہوا ہے مجھے اللہ کے راستے میں لڑنے والی

16جون: سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر کے قریب نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں کارروائی میں 12 ٹینکر، 4 ٹریلر اور 2 آئل ڈپو تباہ ہو گئے۔ 22 سیکورٹی اہلکار اور ڈرائیور ہلاک جبکہ 35 زخمی ہوئے۔

تین لاکھ تلواروں سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ ہوتے ہیں مثالی کردار، لیکن ان کی تربیت صدق سے ہوئی تھی اور پاکیزہ ہاتھوں میں ہوئی تھی۔ انہیں اس دنیا سے ان ارواح نے بے زار کیا جو اس دنیا کی گندگی اور جاذبیت سے دور تھیں، وہ اپنے اجسام کے ساتھ تو دنیا میں چلتے پھرتے تھے لیکن ان کی روحیں آسمان میں رہتی تھیں، گویا فرشتوں اور ملائے اعلیٰ کے ہمراہ اہل زمین کے لیے استغفار کررہی ہوں۔

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (المومن: ۷)

''جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مومنوں کے لیے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے ان کو بخش دے اور دوزخ سے بچالے''۔

ایک صحیح حدیث قدسی میں اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ''مجھے کسی کام میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا تردد بندہ مومن کی جان قبض کرتے وقت ہوتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں ہوتا کہ میں اسے ناخوش کروں یا اسے تکلیف دوں'' (بخاری)۔ یعنی اللہ رب العزت اس کی روح قبض کرنے میں متردد ہوتے ہیں کیونکہ اُنہیں یہ پسند نہیں ہوتا کہ اپنے بندہ مسلم کو تکلیف دیں۔

ان بہترین لوگوں کو تلاش کریں، ان کے ساتھ رہیں، ان کے ساتھ چلیں اور ان کی رہنمائی میں چلیں، اور اس روشنی پر چلتے ہوئے اللہ عزوجل کی عبادت کریں جو آپ ان کی باتیں سن کر اخذ کرتے ہیں، قرآن مجید کی یہ آیت کہتی ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً (الکھف: ۲۸)

''اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح وشام اسے پکارتے ہیں، اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کرلی ہے اور جس کا طریق کار افراط وتفریط پر مبنی ہے۔''

مومنین کا چھوٹا سا گروہ وفا شعار اور صالح لوگوں کی یہ چھوٹی سی جماعت ہے، لیکن کوئی بھی غلطی سے مبرا نہیں ہوتا، کوئی بھی خطا سے مبرا نہیں ہوتا۔ اللہ عزوجل، جو زبردست بھی ہے اور کرم کرنے والا بھی ہے وہ اپنے مومن بندے کو غلطی کرتا دیکھتا ہے، پھر وہ بندہ رات میں اپنے ہاتھ پھیلا کر دن کے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور دن میں ہاتھ پھیلا کر رات کے گناہوں کی توبہ کرتا ہے تو فیاض اور کریم رب اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور توبہ کے دروازے تو کھلے ہیں۔ یہ لوگ، یہ قلیل جماعت، یہ پاکیزہ گروہ، اس میں شامل افراد بھی غلطی کرسکتے ہیں، اور غلطی انہیں اس دنیا کی جہنّم یا آخرت میں جہنّم میں نہیں وارد کرے گی کہ ان پر کاٹنے کے لیے چھریاں برسنے لگیں، اور زبانیں ان پر دراز ہونے لگیں اور دانتوں سے ان کو کاٹ کھایا جائے......اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم(صحیح الجامع الصغیر) یعنی ''بڑے مرتبے کے لوگوں کی غلطیوں کو نظرانداز کردیا کرو''۔ اصحاب الخیر کی غلطیوں کو نظرانداز کردیا جاتا ہے اور ان کی ایسی باتوں سے درگزر کیا جاتا ہے جن پر دوسروں کے لیے نہیں کیا جاتا، صحیح حدیث میں آتا ہے اقیلو ذوی الهیئات عثراتهم۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ گروہ جہاد کو زندہ نہ کرتا تو زمین پر اللہ کے لیے کوئی ایسا گروہ نہ ہوتا جو اس حدیث کے مصداق ہوتا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے ایک جماعت حق پر لڑتی رہے گی، اور ان کو کوئی ذلیل کرنے والا یا دشمن نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے گا اور وہ اس (حق) پر قائم ہوں گے'' (متواتر حدیث بخاری ومسلم)۔ اگر جہاد میں یہ گروہ نہ ہوتا تو اللہ کا کوئی ایسا گروہ نہ ہوتا، اور اگر مجاہدین کے درمیان کوئی اولیا اللہ نہ ہوتے تو دنیا میں کوئی اولیا نہ ہوتے، اگر ان لوگوں کے درمیان......جن کے اعصاب اور نفس کو بمباریوں کے سائے میں مانجھا گیا ہے، جو سفر کی تلخیوں کے گھونٹ بھرتے ہیں، موت کے جبڑوں کے درمیان گھومتے ہیں، اور اژدھے کے منہ میں رہتے ہیں......اگر ان لوگوں میں کوئی غبار آلود بالوں والا نہ ہو کہ جو اگر اللہ کی قسم کھا کر کچھ کہے تو اللہ اسے پورا کردے، تو زمین پر اور کوئی ایسا غبار آلود بالوں والا نہیں ہوگا کہ جو قسم کھائے تو اللہ اسے پورا کردے۔

چنانچہ ان مجاہدین کے بارے میں اللہ کا خوف کرو، ان کا گوشت کھانے اور ان کا خون چاٹنے کے بارے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ان کی خطاؤں اور عیوب اور ان کے گوشت کے ٹکڑے کرنے میں اللہ سے ڈرو۔ اس بات سے ڈرو کہ تمہاری دانتوں کے بیچ ان کے گوشت کے ٹکڑے ہوں، کیونکہ یاد رکھو! ان کا گوشت زہریلا ہے! جیسا کہ ابن عساکرؒ کہتے ہیں اور امام نوویؒ نے ان سے نقل کیا ہے اللہ کی یہ عادت ہے کہ جو ان لوگوں کی پوشیدہ برائیوں کے پیچھے پڑھتا ہے اللہ اس کا پردہ کھول دیتا ہے، اور اس کی سنت یہ ہے کہ جو کوئی مومنین کو تنقید کونشانہ بناتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کا دل مردہ نہ ہوجائے۔

میں کہتا ہوں؛ ان لوگوں کے درمیان اللہ کے ولی ہیں ''جس کسی نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، پس میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے'' (بخاری)۔ ان کے بارے میں اللہ سے ڈریئے اور ان پر جھوٹ اور افترا پردازی میں زبانیں دراز کرنے سے گریز کریں ''لوگوں میں سب سے سخت اور بڑا جھوٹا وہ ہے جو کسی قبیلے کی مجموعی طور پر ہجو کرے'' (بیہقی)۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

16 جون: صوبہ لوگر کے شہر پل عالم میں گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 3 امریکی بکتر بند گاڑیاں تباہ، 9 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

(آخری قسط)

"من جهز غازيا فقد غزا"

''جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا گویا اس نے خود جہاد کیا'' (الحدیث)

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہیدؒ

امام ابن قیم رحمہ اللہ غزوۂ تبوک سے مستفید نکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور اس میں جہاد بالمال کی فرضیت بھی ہے جیسے کہ جہاد بالنفس کی ہے۔ اور یہی امام احمد رحمہ اللہ سے مروی دو اقوال میں سے ایک قول ہے۔ اور یہی صحیح ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اس لیے کہ قرآن میں جہاد بالمال کا حکم جہاد بالنفس کا جڑواں اور اس کے ساتھ لازم ہے۔ بلکہ ماسوائے ایک مقام کے تمام جگہوں پر جہاد بالنفس پر مقدم ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مال کا جہاد جان کے جہاد سے اہم اور مؤکد ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ دو جہادوں میں سے ایک ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جس نے ایک مجاہد کو تیار کیا گویا اس نے خود جہاد کیا''۔

جس طرح جان سے جہاد کرنے پر قادر شخص پر جہاد بالنفس فرض ہے اسی طرح مال سے جہاد کرنے والے شخص پر جہاد بالمال فرض ہے۔ اور جہاد بالنفس اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک جان کو خرچ نہ کرے۔ اور کامیابی بھی تعداد و وسائل دونوں پر منحصر ہے۔ تو جب کوئی شخص تعداد کو بڑھانے پر قادر نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ ساز و سامان کے ذریعے مدد کرے۔ اور اگر بدن سے عاجز شخص پر مال کے ذریعے حج واجب ہے تو مال کے ذریعے جہاد اولیٰ اور زیادہ لازم ہے۔

یہاں تک ابن القیم رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔

مجاہدین کے لیے وسائل جمع کرنا اور ان تک پہنچانا:

ہم جانتے ہیں کہ بہت سے مسلم تاجر اور صاحب دولت افراد (اللہ ان کی حفاظت کرے) چاہتے ہیں کہ جہاد بالمال کریں۔ اور انہیں انفاق فی سبیل اللہ کا شوق بھی ہے جس کے بدلے وہ اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں مجاہدین تک اپنے خیرات وصدقات پہنچانے کا کوئی راستہ نہ ملتا ہو یا وہ اللہ کے دشمنوں کے ظلم سے ڈرتے ہوں۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس کام میں تگ و دو کرنا لازم ہے اور اللہ کی راہ میں قربانی دینا بھی لازم ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (الطلاق ۴)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کردے گا''۔

لہٰذا ان پر لازم ہے کہ وہ سچے اور جہاد و مجاہدین سے محبت کرنے والے علما سے پوچھیں۔ اور ان اشخاص کو تلاش کریں جنہیں وہ نیک، امانت دار اور وسائل کو مجاہدین تک پہنچانے پر قادر پائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس تلاش اور تگ و دو میں تمام تر کوششیں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (عنکبوت: ۶۹)

''اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے''۔

اور تمام مسلم ممالک میں ہر مرد، جوان اور عورت پر جو وسائل جمع کرکے مجاہدین تک ارسال کرسکتا ہو اسے چاہیے کہ وہ جمع کرکے بھیجے۔ وہ اس طرح اپنے ذمہ کا فرض جہاد ادا کر رہے ہوں گے۔ اور انہیں باذن اللہ میدان میں موجود مجاہدین جتنا اجر ملے گا۔

> **ہم میں سے ہر ایک کو چلتے پھرتے جنگی ٹولے اور تباہ کن بم کی طرح ہونا چاہیے تا کہ ان مجرموں میں سے جتنوں کو ہوسکے قتل کرسکیں جو زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہیں۔ اور تا کہ ان کی نیندیں حرام کردیں اور ان کا جینا دوبھر کردیں اور انہیں امن سے محروم کردیں جو کہ ان کا اولین مطلوب ومقصود ہے۔ یہ سب اس لیے ہے تا کہ وہ اپنے شر انگیزی سے باز آجائیں۔**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ؛

"بعث بعثا الى بنى لحيان من هذيل فقال ولينبعث من كل رجلين أحدهما والاجر بينهما"

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل قبیلے کی بنو لحیان شاخ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور کہا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے اور اجر ان دونوں کے درمیان برابر ہے''۔ (مسلم)

نیز فرمایا:

"من جهز غازيا فى سبيل الله فقد غزا ومن خلفه فى أهله بخير فقد غزا"

''جس نے فی سبیل اللہ ایک مجاہد کو لیس کیا گویا اس نے خود جہاد کیا۔ اور جس نے اس مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال بھلائی کے ساتھ کی گویا اس نے خود جہاد کیا''۔ (مسلم)

17 جون: صوبہ فراہ کے ضلع گلستان میں قندھار ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر کیے گئے حملے میں 20 سیکورٹی اہل کار ہلاک 8 زخمی ہوئے جب کہ 18 ٹینکر بھی جل کر تباہ ہوگئے۔

نیز فرمایا:

"من انفق نفقة فی سبیل الله کتبت له بسبعمائة ضعف"

"جس نے فی سبیل اللہ میں کچھ انفاق کیا وہ اس کے لیے سات سو گنا لکھا جائے گا"۔(بروایت نسائی)

ہم اعلام (جہادی میڈیا) میں کام کرنے والے اپنے مجاہد بھائیوں سے گزارش کریں گے اللہ انہیں جزائے خیر عطا کرے' کہ اس معاملہ میں وہ اپنی سمجھ داری اور عقل مندی سے ایک فعال اور کارگر کردار ادا کریں۔

گم نام سخی:

ہم یہاں ان بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرنا نہیں بھول سکتے جنہوں نے مجاہدین کو وسائل پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔جنہیں مجاہدین سے نہ کوئی بدلہ مطلوب تھا نہ شکریہ۔انہوں نے بہت قربانیاں بھی دیں اور بہت کچھ برداشت بھی کیا ہے۔ان میں سے بہت نے جیل بھی بھگتی ہے۔مگر اس سب کچھ نے انہیں اپنے بھائیوں کی نصرت کے فرض ادا کرنے سے باز نہ رکھا۔یہاں تک کہ اپنے بندکٹہروں سے بھی وہ اپنا کام کرتے گئے۔اللہ کی قسم مجاہدین تک ایسے متقی نامعلوم لوگوں سے اموال پہنچتے ہیں جنہیں ہم بھی نہیں جانتے۔جیسے کہ نیک خاتون ناصرہ منصورہ ہے۔اللہ ان کی اور ان کی طرح اوروں کی بھی نصرت فرمائے۔اور اگر ہم انہیں نہ بھی جان پائیں تو یہ ان کے لیے کوئی باعث خسارہ نہیں اس لیے کہ اللہ تو انہیں جانتے ہیں۔شاید یہ ان لوگوں میں سے ہوں جن پر اللہ کا سایہ ہو اس دن جس دن اللہ کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ان میں سے [حدیث کی مصداق] ایسا شخص بھی ہوگا جس نے صدقہ دیا اور اسے چھپایا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ تک کو یہ نہ معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔اور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے ہوئے انہیں مزید انفاق وصدقات کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔اللہ ان کی حفاظت ونگہبانی کرے۔

تیسرا فرض: اللہ کے دشمنوں کو جہاں پاؤ......قتل کر ڈالو:

تیسری بات جس کی ترغیب ہم امت مسلمہ کے نوجوانوں کو دیں گے وہ یہ کہ وہ اللہ کے دشمن امریکیوں پر کاری ضرب لگائیں۔ان کے اپنے ملک میں بھی اور جہاں بھی وہ اتر آئیں یا قیام کریں۔چونکہ انہوں نے ہمارے مسلمان عوام کو دہشت زدہ کیا ہے اس لیے ہمیں بھی ضرور انہیں دہشت زدہ کرنا ہے۔اور انہوں نے ہمارے فرزندوں کو بے گھر کیا اس لیے ہمیں بھی انہیں ضرور بے گھر کرنا ہے۔اور انہوں نے ہمارے گھر اور مکانات تباہ کیے اس لیے ہم بھی یہ حق رکھتے ہیں کہ ان کے مکانات اور ادارے تباہ کریں۔اور انہوں نے ہمارے شہروں اور دیہاتوں کو نشانہ بنایا ہے تو ہم بھی لازماً ان کے شہر اور چھاؤنیوں کو نشانہ بنائیں گے۔انہوں نے مجرم قاتل یہودیوں کے ساتھ اتحاد کیا تاکہ پورے فلسطین میں اور خصوصاً غزہ میں ہمارے صابر مسلمانوں کو ملیامیٹ کردیں۔تو ہم زیادہ حق دار ہیں کہ ہم ایک امت بن جائیں، ایک جان ہوجائیں، ہم زبان ہوجائیں اور ان پر حملہ کریں، ان کا پیچھا کریں اور ان پر کاری ضربیں لگائیں اور ان کی شادابی ومالا مالی کی بنیادیں ہی ختم کردیں۔اس لیے کہ (المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا) ہر مؤمن دوسرے کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا بعض حصّہ دوسرے حصّہ کو تھامے رکھتا ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو چلتے پھرتے جنگی ٹولے اور تباہ کن بم کی طرح ہونا چاہیے تاکہ ان مجرموں میں سے جتنوں کو ہوسکے قتل کرسکیں جو زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہیں۔اور تاکہ ان کی نیندیں حرام کردیں اور ان کا جینا دوبھر کردیں اور انہیں امن سے محروم کردیں جو کہ ان کا اولین مطلوب ومقصود ہے۔یہ سب اس لیے ہے تاکہ وہ اپنے شرانگیزی سے باز آجائیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْبِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ(انفال:۵۷)

"اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو"۔

تو اے جوانانِ اسلام اپنی پوری کوشش صرف کرو۔اور جو جہاد کے کھلے میدان کی راہ نہ پاتا ہو تو جان لے کہ تمام روئے زمین امریکیوں، یہودیوں اور ان کے اتحادیوں کے لیے میدان جہاد ہے۔اور ہم نے اپنی جانب سے اپنے تمام وسائل سے ان پر گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔تو آپ بھی ہمارے ساتھ مل کر اپنی جانب سے ان پر گھیرا تنگ کردیں۔ان کے لیے نہ کوئی جائے امان چھوڑیں نہ کوئی آرام کا گوشہ باقی رہنے دیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَاتُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا (نسا:۸۴)

"تو (اے محمد!) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کردے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے"۔

عملیۂ ہند کی خوش خبری:

میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں کہ گزشتہ فروری میں ہند کی کارروائی (عملیۂ ہند)۔جس کا ہدف درحقیقت انڈیا کے دارالحکومت کے مغربی حصّے میں واقع جرمن بیکری کے علاقے میں یہودیوں کا ایک ٹھکانہ تھا۔اور جس میں بیس کے قریب یہودی مردار ہوئے جن میں سے اکثریت کا تعلّق ان کی نام نہاد مختصر سی ریاست اسرائیل سے تھا۔اس کارروائی کا شہسوار "کتیبہ جنود الفدا" کا صرف ایک سپاہی تھا۔یہ کتیبہ کشمیر کے قاعدۃ الجہاد کے کتیبوں میں سے ایک ہے۔جو کہ کمانڈر الیاس کشمیری حفظہ اللہ کے زیر قیادت ہے۔

اعلام کے شہسواروں کے نام پیغام:

آخر میں میں اپنے بھائیوں، اعلام کے شہسواروں کو دعوت دیتا ہوں، وہ کہ جو گمنام

17جون: صوبہ پکتیا کے اضلاع زرمت اور سید کرم میں جھڑپوں اور دھماکوں سے 5امریکی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 11امریکی فوجی بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

[نظروں سے اوجھل، چھپے] دین کے سپاہی ہیں۔ جن کی درس گاہ سے ابودجانہ خراسانی ،صلیب کو توڑنے والی تلوار کی جھنکار جیسے نڈر جوان فارغ ہوئے۔ اللہ ان سب پر رحمت نچھاور کرے اور انہیں اور ان کے علاوہ دیگر کو بھی شہدا میں قبول کرے (فمنهم قضى نحبه و منهم من ينتظر) جن میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی پوری کر دی اور وہ بھی جو ابھی انتظار میں ہیں۔ انہیں میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی محنتوں اور کاوشوں کو مسلسل جاری رکھیں۔ اپنی پاکیزہ دعوت کی تبلیغ کے لیے دن رات ایک کر دیں۔ اس محاذ پر بہترین طریقے سے ثابت قدم رہیں جس پر اللہ نے انہیں چن لیا ہے۔ کاہلی، اکتاہٹ اور کمزوری کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں۔ اپنے زہریلے نیزوں کو اللہ کے دشمنوں پر خوب برساتے رہیں۔ اللہ کی قسم یہ ان پر تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہیں۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں:

''ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه والذى نفسى بيده لكأنما ترمونهم به نضح النبل ''

مؤمن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا جو تم اِن سے وار کرتے ہو وہ اُن پر تیروں کی بوچھاڑ ہے''۔

اس عظیم فرض کو ادا کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے لیے اخلاص نیت، صدق دل سے توجہ، اور محض اسی کے لیے ہو جانے کو نہ بھولیے۔ اس لیے کہ آپ کے کام میں یہی نزولِ برکت کا سبب ہے۔ آپ جہاد کی زندہ آواز ہیں، اس کا چمکتا ہوا نیزہ ہیں، اس کے جلنے والے گولے ہیں۔ جس نے بیت ابیض (وائٹ ہاوس) میں بیٹھے ائمۃ الکفر کی نیندیں اڑا دیں۔ آپ واقعی اللہ کے بہادر جوان، متقی اور گمنام [نظروں سے اوجھل، چھپے] مردانِ کار ہیں۔ اللہ نے آپ کو چُنا ہے تاکہ آپ ہمت بڑھانے، عزم مصمم کرنے اور مومنوں کے لیے ثابت قدم رہنے کا سبب بنیں۔

وذلک فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے بخشتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

بقیہ: ربانی پیمانے

جیسے کوئی کہے: اس قبیلے میں کوئی خیر نہیں ہے، یا یہ پورا قبیلہ ہی چور ہے، یا یہ پورا قبیلہ ہی زانی ہے۔ تو پھر اس کا کیا ہوگا جو سیکڑوں قبائل کی برائی کر رہا ہو؟ اور کہے: افغان تو سارے ہی ایسے ہیں، افغان تو سارے ہی بدعتی ہیں، یا افغان تو سارے ہی تمبا کو نوشی کرتے ہیں۔

پھر اللہ سے اس چھوٹے سے گروہ کے بارے میں ڈریئے، جنہوں نے اپنے گھر بار چھوڑے، اپنا مال چھوڑا، جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں ہجرت کی، جو اپنے دین کی وجہ سے نکلے اور اس جہاد کی خاطر دنیا سے بے زار ہو گئے، ان کا گوشت اپنی زبانوں سے نہ چکھئے، نہ ان کی غیبت کیجیے، نہ ہی ان کی برائیوں کے پیچھے پڑیں ''اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، نہ ہی ان کی پوشیدہ (برائیوں) کے پیچھے پڑو، کیونکہ جو اپنے مسلمانوں بھائی کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے پڑا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا چاہے وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔'' اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک جاہل شخص جو مخلص ہوتا ہے دین میں ایسا طعن کرتا ہے جو بہت گہرا ہوتا ہے لیکن اسے پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ اپنے دین کو نقصان پہنچا رہا ہے، وہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ مخلص ہے، اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس دین کے ساتھ کھیلنے والا، وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں اپنا خون پسینہ ایک کر کے جو لوگوں کو ایذا پہنچانے میں لگا ہوں یہ جہاد ہے یا دین کے لیے خیر ہے، جب کہ وہ دین کو نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے، اور اس طرح لوگوں کی حرمات سے کھیل رہا ہوتا ہے جیسے کوئی بچہ قیمتی اور مہنگے ترین ہیرے جواہرات سے کھیل رہا ہو اور انہیں مٹی میں پھینک رہا ہو اور اسے کوئی پرواہ تک نہ ہو۔

اللہ سے ڈریئے اور اپنی تربیت اس طرح کیجیے جیسا کہ صادقین کی ہوئی تھی، اور اس طرح رہیے جس طرح مٹھی بھر پاکیزہ لوگ رہا کرتے تھے، اس دین کے تحت ان ربانی پیمانوں کو استعمال کیجیے۔ آپ مسلمانوں کی حرمت کی حفاظت کریں، اور رب العالمین کے طریقے کے سامنے اخلاص اور یقین، اور صبر مبین کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیں، یہاں تک کہ آپ ائمہ میں سے ہو جائیں، اور دین میں امامت صرف صبر اور یقین سے ہی ملا کرتی ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُون (سجدہ: ۲۴)

''اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے''۔

لہٰذا صبر اور یقین سے اس دین میں امامت ملتی ہے، جہاد ایک طویل راستہ ہے، اور صبر کا محتاج ہے، اور اس کے لیے عبادت ضروری ہے، جو آپ کو اس راستے پر لے جاتی ہے جس میں کڑواہٹ اور تھکن کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ پورا راستہ ہی رکاوٹوں اور کانٹوں بھرا ہے، اس پر کٹے پٹے اعضا اور خون کا قالین بچھا ہے اور اس کے ارد گرد نیکوکاروں کی روحیں ہیں۔

پس اے میرے بھائیو! اس مٹھی بھر جماعت کے ساتھ مل جائیے......

اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُون (ال عمران: ۲۰۰)

'' (کفار کے مقابلوں میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو''۔

اپنے صبر کو عبادت سے غذا پہنچایئے، یقین کو اللہ کے ساتھ تعلّق سے اور اخلاص کو صرف اللہ پر توکل کے ذریعے غذا دیجیے۔

☆☆☆☆☆

17 جون: ضلع ہلمند کے شہر لشکر گاہ کے مختلف علاقوں میں بم دھماکوں کے نتیجے میں 16 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

روزہ اوراس کے روحانی ثمرات

امام ابن قیم رحمہ اللہ

روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس کو اس حد تک قابو کیا جائے کہ خواہشات کی تکمیل سے رکنے کی تربیت پائے اور یہ کہ لذت کی وہ بہت سی صورتیں جو اس کے منہ کو لگ چکی ہوں، ایک اعلیٰ مقصد کی لگن میں اس سے چھڑوادی جائیں۔ اس کے حیوانی قویٰ کو قابو میں لایا جائے اور اس کی شہوانی توانائی کو اعتدال سکھایا جائے۔ نفس کی چاہت کو مادی مطالب سے پھیر کر ایک اعلیٰ و پاکیزہ رخ دیا جائے۔ اس میں وہ سلیقہ پیدا کیا جائے کہ یہ کسی اور جہان کی جستجو کر سکے جہاں لطف کی کوئی انتہا نہیں اور جہاں نعمتوں اور آسائشوں کا کوئی اندازہ نہیں اور جہاں عیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ تاکہ یہ ان خوبیوں سے آراستہ ہو سکے جو دائمی زندگی پانے کا ایک مناسب ترین مقدمہ بن سکیں......

چونکہ روزے سے مقصود یہ ہے کہ نہ تو دنیا کی بھوک پیاس کی اس نفس میں کچھ خاص وقعت رہے اور نہ یہاں کا کھانا پینا ہی کچھ اس کا منتہائے سعی رہے......تاکہ یہ احساس کی وہ صلاحیت بھی پالے جس کی بدولت اس کو اندازہ رہنے لگے کہ ایک بھوکے مفلس کے کلیجے پہ کیا گزرتی ہے اور مسکین کے دل کی کیا حالت ہوا کرتی ہے۔

روزہ سے مقصود یہ ہے کہ جسم میں شیطان کی بھاگ دوڑ کے لیے راستے تنگ کر دیے جائیں اور کھانے پینے کی راہ سے شیطان کو یہاں جو گزرگاہیں میسر آتی ہیں وہاں اس کا گزر دشوار کر دیا جائے......قوائے جسم کی آزادی ذرا محدود کر کے، اور بدن کا جوش ذرا کم کر کے، روح کو معبُود کے راستے میں تحریک دی جائے......

پس یہ متقیوں کے لیے ایک زور آور مہار ہے او رمجاہدوں کے لیے ایک زبردست ڈھال۔ یہ نیکوکاروں کی ریاضت ہے اور خدا کا قرب پانے والوں کے لیے محنت کا ایک بڑا میدان۔

اور دیکھو سارے اعمال میں سے اس کو 'خدا کی خاطر' ہونے کی ایک خاص نسبت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ دار کچھ بھی نہیں کرتا بس اپنی خواہش اور اپنی شہوت کو اور اپنے کھانے اور پینے کو معبُود کی خاطر چھوڑ لیتا ہے۔ پس یہ محبُوباتِ نفس کو خدا کی محبت میں بھلا دینا ہے اور نفس کی لذتوں کو خدا کی خوشنودی پر وار دینا۔ گویا یہ نفس کا ایک محبُوب سے پھر کر ایک دوسرے محبُوب کو اختیار کر لینا ہے۔ پس یہ روزہ محبُوب کا ایک شعوری اور ہمہ وقتی تعیّن ہے۔ بندے اور خدا کے مابین ایک 'سِر' ہے۔ یہ ایک ایسا 'راز' ہے جو بندے کو معلوم ہے یا پھر خدا کو! لوگ زیادہ سے زیادہ دیکھ سکتے ہیں تو یہ کہ یہ بندہ اپنا کھانا پینا اور دیگر مفطرات کو چھوڑ کر بیٹھا ہے۔ مگر دل کی وہ حالت جو اس سے اس کا یہ کھانا پینا اور اس کی یہ شہوت و خواہش چھڑوائے بیٹھی ہے اور معبُود کی طلب میں جائز خواہشِ نفس کو قربان کروا رہی ہے، صرف خدا کو معلوم ہے۔ اس کی کوئی اور کیوں کر خبر پا سکتا ہے......روزہ کی اصل حقیقت سمجھو بس یہی ہے!

انسان کے ظاہر و باطن کو بدل کر رکھ دینے میں روزے کی عجیب تاثیر دیکھی گئی۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ جسم کے فاسد مادے اس ریاضت سے ڈھل جاتے ہیں بلکہ روح کے ناگوار جوانب بھی اس عبادت سے خوب صاف ہوتے ہیں۔ قلب اور جوارح کے صحت پانے میں روزہ کی تاثیر دیدنی ہے۔ نفس کے وہ حصّے جو خواہشات و شہوات کے زیرآب آ چکے ہوتے ہیں، وہ اس عمل کے نتیجے میں بخوبی واگزار کرا لیے جاتے ہیں اور بندگی کو اس سرزمین پر پیر جما کر چلنے میں خوب مدد ملتی ہے۔ دل میں تقویٰ کی راہ ہموار کرنے میں 'روزہ' کو عبادات کے مابین ایک خاص اہمیّت حاصل ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة:۱۸۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کیے جاتے ہیں جیسا کہ تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے، شاید کہ تم تقویٰ پاؤ''۔

اور فرمایا: الصوم جنۃ ''روزہ ڈھال ہے''۔

علاوہ ازیں جنسی خواہش کو قابو میں لانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ تجویز فرمایا۔ غرض عقل اور فطرت کو نفس کی اصلاح میں روزہ کی اس غیر معمولی تاثیر کا جو مشاہدہ کرنے کا ملتا ہے اس کے پیش نظر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس عبادت کو انسانوں کے لیے مشروع ٹھہرا دیا......پس یہ اس کی رحمت ہے اور ان پر اس کا ایک احسان اور برائی سے ان کا ایک زبردست تحفظ۔

'روزہ' پس یہ ہوا کہ وہ حلال لذتیں بھی جو نفس کے منہ کو لگ چکی ہوں اور وہ جائز آسائشیں بھی جن کا یہ نفس عادی ہو چکا ہو......اس سے پرے کر دی جائیں اور کچھ عرصہ اس پر یہ حالت گزرے اور اس کیفیت میں اس کو خدا کی جانب متوجہ کرایا جائے تاکہ یہ بندگی کے کچھ خاص پاکیزہ معانی از بر کرے اور پورا ایک ماہ یہ اسی حالت میں صبح سے شام کر دیا کرے......

منہ کو لگ چکی یہ لذتیں اور آسائشیں چھڑا دینا چونکہ آسان کام نہ تھا لہٰذا اس کی فرضیت نازل ہونے سے خاصی دیر تک رکی رہی۔ یہ فرض ہجرت کے بھی کچھ دیر بعد نازل ہوا۔ نفوس کے اندر جب توحید گہری اتر چکی اور پھر 'نماز' نے ان موحد نفوس کو ایک بندگانہ صورت دے دی اور قرآن سے حکم لینے پر کچھ تربیت پالی تب بتدریج ان کو بندگی کی اس صورت کی جانب لایا گیا۔

☆☆☆☆☆

18 جون: کابل شہر کے وسط میں واقع پولیس اسٹیشن پر 3 فدائین نے کارروائی سرانجام دی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں 38 فوجی اور پولیس اہلکار ہلاک جب کہ 20 زخمی ہوئے۔

ترکِ گناہ کے بغیر روزہ کا فائدہ نہیں

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ

روزہ حصول تقویٰ کا قدیم ترین نسخہ:

روزہ اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے، اس کی نافرمانیاں چھڑانے اور اس کے عذاب سے بچنے کا بہت قدیم اور موثر ترین نسخہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ: ۱۸۳)

''یعنی روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں جیسے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ نافرمانی سے باز آجاؤ''

گناہوں کے چھڑانے کا نسخہ کوئی نیا نسخہ نہیں بلکہ بہت پرانا ہے، صدیوں کا آزمودہ! دراصل نئی تحقیق سے لوگ ذرا ڈرتے ہیں۔ یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پہلے ''پنسلین'' بازار میں نئی نئی آئی تو ڈاکٹروں نے اس کی بہت تعریفیں کیں کہ یہ دوا بالکل بے ضرر ہے اور اس میں اتنے منافع ہیں، اتنے فوائد ہیں مگر الٹا فائدہ سامنے آیا کہ اس سے کئی لوگوں کی موت واقعہ ہوگئی بجائے شفا دینے کے لوگوں کے لیے پیغام موت بن کر آئی۔ اب وہی ڈاکٹر صاحبان ہیں' گلا پھاڑ پھاڑ کر لوگوں کو روک رہے ہیں'' ارے یہ دوا خطرناک ہے، بڑی مہلک ہے، بچو اس سے، دور بھاگو اس سے''۔ سو یہ ہیں آج کل کی جدید تحقیقات!

لوگوں کو کسی چیز کی اہمیّت جتانے اور اس پر مطمئن کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں، قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے۔ پرانی چیز سے کسی کو خطرہ محسوس نہیں ہوتا، قدیم سے آنے والی اشیا دنیا کی مسلمات میں شمار ہوتی ہیں۔

اس لیے فرمایا روزے میں گناہ چھڑانے کی تاثیر، گناہوں سے بچنے کا تیر بہدف علاج بہت قدیم ہے۔ کوئی نیا علاج نہیں جو ابھی کسی نے دریافت کیا ہو۔

عشرہ اخیرہ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں گناہ بخشوانے کے یہ چند دن ہیں گنتی کے، ان کی قدر کرو! ان گنتی کے دنوں میں بھی آخری عشرے کو خاص اہمیّت حاصل ہے۔ اسے النجاۃ من النار فرمایا گیا ہے۔ اس میں اعتکاف کی مشروعیت بھی اسی النجاۃ من النار کی ایک دلیل ہے۔ پہلے دونوں عشروں میں جس نے گناہ چھوڑنے کی نیت سے روزے رکھے، گناہ چھوٹ گئے کہ شکر ادا کرے کہ اس نے اپنی نجات کا سامان کرلیا۔ اب اس قابل ہے کہ ان کے دربار یعنی مسجد میں آکر مستقل ڈیرہ لگالے، گناہوں کی نجاست دھل گئی، پاک صاف ہوگئے، اب آؤ ہمارے دربار میں۔ اُن کی رحمت دیکھیے، عمر بھر کے گناہوں کی آلودگی، ۲۰ دن میں معمولی سی مشقت اور رگڑائی سے زائل کردی۔ سالہا سال کی گندگی ۲۰ روز میں دُھل گئی، پاک صاف ہوگئے، صرف پاک ہی نہیں دربار کے قابل بھی بن گئے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

عام خیال یہ ہے کہ جس نے روزے رکھ لیے اس کی مغفرت ہوگئی۔ یہ خیال صحیح نہیں بلکہ رمضان میں بعض لوگوں کی مغفرت ہوجاتی ہے، بعض کی نہیں ہوتی۔ مغفرت حاصل کرنے کے کچھ نسخے ہیں، اگر انسان وہ نسخے استعمال کرے تو مغفرت ہوجاتی ہے اور نسخے استعمال نہ کرے تو مغفرت نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک غلط فہمی یہ پھیلی ہوئی ہے کہ جس شخص نے لیلۃ القدر کو پالیا اس کی بھی مغفرت ہوگئی۔ اس لیے ۲۷ کی صبح کو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے رہتے ہیں کہ آپ کو کچھ پتہ چلا، لیلۃ القدر آج تھی یا نہیں؟ پوچھتے ایسے ہیں جیسے سارے ہی جنید بغدادی بیٹھے ہوئے ہوں۔

> **یاد رکھیے! کسی آیت یا حدیث کو سمجھنے کے لیے پورے قرآن اور ذخیرۂ حدیث پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سارے کے سارے ہی واجب العمل ہیں۔ اس میں کسی کی مرضی نہیں چل سکتی کہ قرآن وحدیث میں سے جو بظاہر میٹھا میٹھا لگے وہ تو لے لے اور باقی سارے احکام نظر انداز کردے۔**

مجھے بھی ایک بار کسی عورت نے ٹیلی فون پر بتایا کہ اُس نے آج رات لیلۃ القدر دیکھی ہے۔ اپنے خیال میں بہت بڑی ولیۃ اللہ گویا رابعہ بصریہ بنی بیٹھی تھیں۔ لیلۃ القدر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، ایک دوسرے سے پوچھتے بھی رہتے ہیں۔ پھر اگر اپنے خیال میں لیلۃ القدر پا بھی لی تو اس کی قدر نہیں کرتے۔ گناہوں میں ویسے ہی گھرے رہتے ہیں، سچے دل سے توبہ نہیں کرتے، معلوم ہوجانے کے بعد بھی اپنی بے ڈھنگی چال نہ چھوڑنے اور گناہوں پر اصرار جاری رکھنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ ذرا سوچیں جو رات ہے ہی مغفرت اور نجات کی رات، اسے ضائع کردینا اور اس میں اپنی نجات کا سامان نہ کرنا کیسی بدبختی ہے؟

اب ایک نکتے کی بات بھی سمجھ لیں۔ کہ عام طور سے لیلۃ القدر کو ڈھونڈنے، پانے کا شوق کثرت سے حج وعمرہ کرنے کا شوق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی زیارت کا شوق، خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق...... یہ چاروں شوق

18 جون: صوبہ ہرات کے سرحدی شہر تورغنڈی میں نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں 10 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوئیں اور 15 اہل کار بھی مارے گئے۔

دین داروں کی بہ نسبت بے دینوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ تجربہ کرلیجیے جو جتنا بے دین ہوگا اُس میں یہ چاروں شوق اُسی قدر زیادہ ہوں گے۔ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آپ سے ذکر پوچھے گا۔ کتابوں میں لکھے ہوئے وظیفے تلاش کرے گا، انہیں پورے اہتمام سے پڑھے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عشق میں مرا ہی جا رہا ہے۔ لیلۃ القدر کی تلاش میں تو مست اور سرشار بس ایک ہی وظیفہ جپ رہا ہے...... لیلۃ القدر لیلۃ القدر لیلۃ القدر!

آپ لوگ بھی تجربہ کرکے دیکھ لیں یا کسی سے پوچھ کر تحقیق کرلیں۔ حرمین شریفین میں جو لوگ بہت شوق سے جاتے ہیں ان میں بہت بڑی تعداد بے دین لوگوں کی ہوتی ہے۔ بعض عورتیں تو بالکل بے پردہ بلکہ برہنہ وہاں پہنچ جاتی ہیں۔ دین دار لوگ وہاں اتنے نہیں جاتے جتنے بے دین جاتے ہیں۔ فکر آخرت میں ڈوبے ہوئے دین دار لوگوں کی حالت ان سے مختلف ہوتی ہے، وہ اس قسم کے شوق اور آرزوئیں باندھنے کی بجائے، اپنی ساری آرزوئیں، اپنی تمام تر قوتیں اس پر صرف کردیتے ہیں کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں۔ لیلۃ القدر ملے نہ ملے، فرض حج ایک بار ادا کرلیا اب اس کے بعد جانا ہو یا نہ ہو، اسی طرح خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو یا نہ ہو۔ اس قسم کی غیر اختیاری باتوں میں پڑنے کی بجائے ان کی پوری توجہ اس پر مرکوز رہتی ہے کہ ہم سے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی صادر نہ ہو۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔ ان کا مطمع نظر ہر قیمت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنا ہے۔ دین دار لوگوں کا یہی شوق ہوتا ہے، انہیں یہی ایک دُھن ہوتی ہے کہ ہمارا محبُوب راضی ہوجائے۔ اس غلط فہمی کا سبب ایک حدیث کا صحیح مطلب نہ سمجھنا ہے، وہ حدیث یہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''رمضان کے پہلے دس دن رحمت کے ہیں، بیچ کے دس دن مغفرت کے ہیں اور آخری دس دن جہنّم سے نجات کے ہیں''۔ (ابن خزیمہ، بیہقی)

یہاں شاید کسی کو اشکال ہو اور نہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انعام کی باتیں سن کر یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ'' آخری دس دن جہنّم سے نجات کے ہیں'' وہ تو ضروری نہیں کہ دس ہی دن ہوں، کبھی نو ہوتے ہیں کبھی دس۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ خواہ نو دن کا ہو یا دس دن کا ......یعنی رمضان کا مہینہ خواہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا...... اُن کی بارگاہ میں، اُن کے دفتر میں پورے تیس دن ہی لکھے جاتے ہیں۔ کیا کہنے ان کی رحمت کے۔ رکھیں آپ انتیس روزے، وہاں لکھ دیے جاتے ہیں پورے تیس۔ ثواب آپ کو پورے تیس کا ہی ملتا ہے۔ اس آخری عشرے کے بارے میں فرمایا کہ یہ عشرہ جہنّم سے نجات کا عشرہ ہے۔

ایک تو لوگ اس حدیث کا مطلب غلط سمجھ بیٹھے ہیں کہ گناہ چھوڑنے چھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں، بس جس نے روزے رکھ لیے اُس کے سارے گناہ دُھل گئے، جہنّم سے نجات ہوگئی، اُسے گناہ چھوڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

دوسرے عید کے دن ہمارے مولوی صاحبان جو بیان فرماتے ہیں تو سبحان اللہ کیا کہنا! بیان فضائل کا اور انداز بیان ان حضرات کا، یہ تو سونے پر سہاگہ ہوگیا۔ وہ حضرات عوام میں بیان فرماتے ہیں کہ عید کی رات جس نے عبادت میں گزار دی اس کے سارے گناہ معاف کردیے گئے اور جو مسلمان عید کے اجتماع میں آگئے تو وہ سارے ہی بخش دیے گئے، کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کی بخشش نہ کردی گئی ہو۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ حضرات بشارت والی حدیثیں تو عوام میں بیان کرتے ہیں مگر قرآن وحدیث میں گناہوں پر جو سخت وعیدیں آئی ہیں، وہ بیان نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ عوام گناہوں پر دلیر ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ایسی بشارتیں سن لینے کے بعد ان کے دل سے رہا سہا خوف بھی نکل جاتا ہے کہ جی بھر کے گناہ کرتے رہو، سال بعد عید کے اجتماع میں سب کچھ معاف ہوجائے گا۔

یاد رکھیے! کسی آیت یا حدیث کو سمجھنے کے لیے پورے قرآن اور ذخیرۂ حدیث پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سارے کے سارے ہی واجب العمل ہیں۔ اس میں کسی کی مرضی نہیں چل سکتی کہ قرآن وحدیث میں سے جو بظاہر میٹھا میٹھا لگے وہ تو لے لے اور باقی سارے احکام نظر انداز کردے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات سامنے رکھے جائیں تو سمجھ میں آئے کہ اس حدیث کا صحیح مطلب کیا ہے۔ ایک ارشاد سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پورا قرآن اور پورا ذخیرۂ حدیث سامنے رکھا جائے۔ ورنہ اپنی مرضی کا مطلب لے لیا جائے تو قرآن اور حدیث کی نصوص ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی مگر آج کے مسلمان کو یہ موٹی سی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات کو چھوڑ کر چند باتوں پر قانع ہوگیا ہے کہ جس نے روزے رکھ لیے اس کی مغفرت ہوگئی اور عید کی رات جو تھوڑا سا جاگ لے اُس کی بھی مغفرت ہوگئی۔ پھر عید کی نماز کے لیے جو چلا گیا وہ تو بالکل بخشا بخشایا ہے، جنت اُس پر واجب ہوگئی، سبحان اللہ! مغفرت بڑی سستی ہوگئی ہے!

گناہ کا حملہ:

میں ایک بات ہمیشہ کہتا ہوں کہ گناہ کا پہلا حملہ اور اس کا پہلا وبال عقل پر پڑتا ہے۔ یہ بات یاد کرلیں اور ہر روز اسے ایک بار سوچ لیا کریں، سب لوگ دعا کریں کہ یا اللہ! روزانہ کسی وقت بیٹھ کر ہمیں یہ حقیقت سوچنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمادے کہ گناہ کا سب سے پہلا وار انسان کی عقل پر پڑتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ جو گناہ کرتا ہے اس میں عقل نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ (الحشر: ۱۹)

''اُنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل کو مسخ کردیا''۔

وہ اپنے نفع ونقصان میں تمیز نہیں کرسکتے۔ اب دیکھیے! اگر ان لوگوں میں ذرا سی

19 جون: صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر کے قریب صلیبی فوجیوں پر فدائی حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 12 صلیبی فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوئے جب کہ 3 بکتر بند گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

بھی عقل ہوتی تو سوچتے کہ اگر عید کے دن سب کی مغفرت ہوگئی تو جہنّم میں کون جائے گا؟ پھر وہ کس کے لیے ہے؟ شاید آپ یہ کہہ دیں کہ یہ یہودی، عیسائی اور ہندو سکھ جائیں گے اور دل میں خوش ہو رہے ہوں گے کہ چلئے اشکال کا جواب ہوگیا۔ یہ خیال سراسر غلط ہے، اس لیے کہ قرآن وحدیث کے ذخیروں میں جہنّم سے نجات کے لیے ایمان کے ساتھ تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کی شرط بھی لگائی گئی ہے۔ علاوہ ازیں حدیث میں ہے کہ بعض مومن بھی جہنّم میں جائیں گے اور غوطے لگوا لگوا کر جہنّم سے نکالے جائیں گے اور بعض تو ایسے نکالے جائیں کہ جہنّم میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، (متفق علیہ)۔ اگر روزے رکھ لینے اور عید پڑھ لینے سے سب مسلمانوں کی مغفرت ہو جائے تو پھر قرآن وحدیث کے ان ارشادات کا کیا مطلب ہے؟

احادیث متعلقہ ترک گناہ:

اگر میری بات کا اعتبار نہیں آرہا تو چند حدیثیں مزید سن لیجیے:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے بددعا کی کہ یا اللہ! جس قوم پر پورا رمضان گزر گیا اور اس نے اپنی مغفرت نہیں کروائی وہ تباہ ہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے بددعا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین کہی۔ (حاکم، ابن حبان)

اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ پورا رمضان گزر جانے کے باوجود ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ جہنّم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ ہاں! اگر کسی نے ڈھال کو پھاڑ ڈالا تو جہنّم سے نہیں بچے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ ڈھال کیسے پھٹتی ہے؟ فرمایا جھوٹ یا غیبت سے۔ (طبرانی)

حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے کہ جو لوگ رمضان میں گناہ نہیں چھوڑتے، روزہ انہیں جہنّم سے نہیں بچائے گا نہ ہی ان کی مغفرت ہوگی۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور جہالت کے کاموں سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

وہ دن بھر بھوکا پیاسا مرتا رہے، روزہ سے جو مقصد تھا یعنی مغفرت ونجات وہ مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی دو عورتوں نے روزہ رکھا، انہیں سخت تکلیف شروع ہوگئی اور پیاس سے مرنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا اور کچھ توجہ نہ دی۔ اس شخص نے دوبارہ حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم وہ تو بالکل مر رہی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا، جب آئیں تو پیالے میں انہیں قے کرنے کا حکم فرمایا، جب دونوں نے قے کی تو پیالہ خون، پیپ اور گوشت سے بھر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے تو روزہ رکھا مگر حرام چیز (غیبت) سے افطار کیا، دونوں بیٹھ کر گوشت کھاتی رہیں (غیبت میں مشغول رہیں)۔ (مسند احمد)

دیکھیے غیبت پر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آفت آئی تو آخرت میں اس گناہ پر کیا عذاب ہوگا، خود سوچ لیجیے۔ معلوم ہوا صرف روزے رکھنے سے اور عید کی نماز پڑھنے سے نجات نہیں ہوگی بلکہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا بھی اہتمام ضروری ہے ورنہ نیکیوں کا انجام وہی ہوگا جو ابھی سن چکے۔

یہ جو حدیثیں میں نے سنائی ہیں یہ تو اس بارے میں حدیثوں کے بہت بڑے ذخیرے میں سے بہت تھوڑی سی ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن مجید کی آیات بھی بہت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑے بغیر دنیا کی جہنّم سے نجات مل سکتی ہے نہ آخرت کی جہنّم سے۔ یہ فیصلہ قرآن مجید میں بار بار کئی بار دہرایا گیا ہے، مضمون بہت لمبا ہو رہا ہے اس لیے صرف ایک جگہ سے پڑھتا ہوں، ارشاد ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ O لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (یونس: ۶۲ تا ۶۴)

یہ سورہ یونس کی آیات ہیں، سورہ اس لیے بتا رہا ہوں کہ شاید کسی کو شبہ ہو رہا ہو کہ یہ معلوم نہیں کہاں سے قرآن لے آتا ہے، یہ کوئی شیعہ تو نہیں کہ غار میں چھپے ہوئے قرآن سے بتاتا ہو؟ یہ جو قرآن میں آپ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہوں یہ غار والا قرآن نہیں، یہ وہی قرآن ہے جس کو پڑھ پڑھ کر آپ لڈو کھاتے ہیں۔ سنئے! فرمایا:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ O

خبردار! کان کھول کر یہ بات سن لو، اس میں کوئی شک نہیں، یہ بات یقینی ہے کہ اللہ کے دوستوں کو دنیا و آخرت میں نہ کوئی خوف ہوتا ہے نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اللہ کے دوست کون ہوتے ہیں؟ جن میں ایمان ہو اور ساتھ ساتھ گناہوں سے بھی بچتے ہوں، جو گناہوں سے نہیں بچتا اس کا ایمان اس کو جہنّم سے نہیں بچا سکتا، اس کو رمضان بھی جہنّم سے نہیں بچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع ہی میں قرآن کے بارے میں یہ فیصلہ سنا دیا:

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

قرآن مجید سے ہدایت اُن لوگوں کو ہوتی ہے جو گناہ چھوڑنا چاہتے ہیں اور جو گناہ نہیں چھوڑنا چاہتے ان کو قرآن سے کوئی ہدایت نہیں ہوتی۔ یا اللہ! ہم سب کو متقین کی فہرست میں داخل فرما، تقویٰ عطا فرما، گناہوں سے بچنے کی توفیق اور ہمت عطا فرما، اپنا ایسا خوف عطا فرما جو گناہوں سے بچا دے، اپنی ایسی محبت عطا فرما جو گناہوں سے بچا دے، اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت عطا فرما کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ بلکہ گناہ کے تصور سے بھی شرم آنے لگے۔ آمین

☆☆☆☆☆

19 جون: صوبہ پکتیا کے شہر گردیز کے قریب افغان فوج کے قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 3 رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 4 فوجی ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

میدانِ بدر میں الولاء والبراء کی عملی تصویر کشی

رب نواز فاروقی

موالات ومعادات اسلامی عقیدہ کی اساس اور ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے لوازمات اور شرائط میں سے ہے، حتیٰ کہ بعض علما کا کہنا ہے کے اثباتِ توحید اور ردّ شرک کے بعد قرآنِ مجید میں جتنا زور ولاء وبراء پر دیا گیا ہے اتنا زور کسی دوسرے مسئلہ پر نہیں ہے۔ اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو قرآنِ مجید کا ایک بہت بڑا حصّہ احکامِ ولاء وبراء پر مشتمل ہے۔ حتیٰ کہ بعض مستقل سورتیں ہی اس مسئلے کے اثبات کے لیے نازل ہوئی ہیں، جیسے سورۃ التوبہ، الممتحنہ اور الکافرون وغیرہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

(الممتحنۃ: ۴)

''تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔''

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَوْثَقُ عُرِی الْاِیْمَانِ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْمُعَادَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

''ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ کی رضا کی خاطر موالات ومعادات (وفاداری وبے زاری) اور اللہ ہی کی رضا کی خاطر محبت ودشمنی رکھنا۔''

(الطبرانی الکبیر: ۱۱۵۳۷، ۱۱/ ۱۷۲)

یہ عقیدہ الولاء والبرا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رگ وریشہ میں رچ بس گیا تھا۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر دیا تھا۔ روزمرہ کے تعلقات ومعاملات ہوں یا دلی ہمدردیاں، خویش واقارب کی محبتیں ہوں یا کسی سے دشمنی اور عداوت کا معاملہ، اُن کی سیرت کو جس پہلو سے بھی دیکھیں، عقیدۂ الولاء البراء ہی کو بنیاد بنا کر وہ ان مراحلِ زندگی سے سرخروئی کے ساتھ گزرے۔

اللہ کے لیے محبت اور دوستی اور اللہ ہی کے لیے عداوت اور دشمنی کی واضح ترین مثالیں غزوہ بدر کے موقع پر سامنے آئیں۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن الجراح کو تہہ تیغ کر دیا تھا۔ اس کی وجہ محض یہ تھی کہ والد کفر کا جھنڈا اٹھا کر آیا تھا اور ابوعبیدہؓ نے اپنی باگ ڈور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دی تھی۔

اسی طرح حضرت مصعبؓ بن عمیر نے بدر کے دن اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا تھا۔ ان کا ایک دوسرا بھائی زرارہ بن عمیر المعروف ابوعزیز مکی بھی کافروں کی طرف سے شریکِ معرکہ تھا۔ اسے جب حضرت ابوایوب انصاریؓ جنگ کے بعد گرفتار کر کے باندھ رہے تھے تو حضرت مصعبؓ کی نظر بھی اس پر پڑی۔ انہوں نے اپنے انصاری بھائی سے کہا ''اے بھائی! اس جنگی قیدی کو مضبوطی سے باندھنا، اس کی ماں بڑی مال دار ہیں۔'' یہ سن کر زرارہ نے تعجب اور غصّے سے کہا ''تمہارا خون کس قدر سفید ہوگیا ہے کہ تم ایک غیر کو اپنے بھائی کے خلاف اکسا رہے ہو۔'' تو حضرت مصعبؓ نے فرمایا کہ ''نہیں تم غلط کہہ رہے ہو، تم میرے بھائی نہیں ہو بلکہ میرا بھائی تو وہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے''۔

اسی غزوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن بھی غزوۂ بدر میں کفار کی جانب سے شریک تھے۔ بعد میں یہ مسلمان ہوگئے تو ایک دن بیٹے نے باپ کو بتایا کہ آپ غزوہ بدر میں میری تلوار کی زد میں آگئے تھے لیکن میں نے حقِ پدری کا لحاظ کر کے چھوڑ دیا، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ''اگر تو میری زد میں آجاتا تو میں تجھے قتل کر دیتا اور بیٹا ہونے کا بالکل لحاظ نہ کرتا کہ میری محبت کا مظہر تو نہیں بلکہ اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ہیں''۔

اس معرکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا اور کفار کو شرم ناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ کفار کے ۷۰/ افراد قید ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے بارے میں اپنے اصحابؓ سے مشورہ کیا۔ صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص اپنے عزیز کو قتل کرے، علیؓ کو حکم دیں کہ وہ اپنے بھائی عقیل کی گردن ماریں اور مجھ کو اجازت دیں کہ میں اپنے فلاں عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ لوگ کفر کے پیشوا اور امام ہیں۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اسی ایمانی غیرت اور دین ہی کی بنیاد پر سب کچھ لُٹا دینے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات اور جہادات اپنی ہی قوم اور اپنے ہی خویش واقارب اور اپنے ہی اعزا اور احباب ہی سے تو تھے، کسی غیر ملکی اور اجنبی قوم سے تو نہ تھے۔ جنگ بدر میں مہاجرین کے سامنے کسی کا باپ تھا اور کسی کا لختِ جگر اور کسی کا بھائی اور کسی کا چچا اور کسی کا ماموں اور عام رشتہ داری تو

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

20 جون: مجاہدین نے صوبہ پکتیا میں امریکی فوجی کارواں پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 3 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کا ہدف: قریش کا تجارتی قافلہ

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

غزوہ بدر سے متعلق آیات اور صحیح اور صریح روایات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر سے مقصد قریش کے اس کاروان تجارت پر یلغار کرنا تھا جو کہ ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے واپس آرہا تھا، قریش مکہ کے کسی حملہ کا دفاع مقصود نہ تھا۔ علامہ شبلی کی سیرت النبیؐ میں رائے یہ ہے کہ "غزوہ بدر کا مقصد کاروان تجارت پر حملہ کرنا نہ تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ ہی میں یہ خبر آگئی تھی کہ قریش ایک عظیم جمعیت لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلے ہیں۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدافعت کے قصد سے نکلے اور بدر کا معرکہ پیش آیا۔ غزوۂ بدر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود کاروان تجارت پر حملہ کرنا نہ تھا بلکہ قریش کے حملہ کا دفاع مقصود تھا"۔

علامہ شبلی کا یہ خیال تمام محدثین اور مفسرین کی تصریحات بلکہ تمام صحیح اور صریح روایات کے خلاف ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابوایوب انصاریؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہم سے مدینہ میں یہ فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ابوسفیان کا تجارتی قافلہ آرہا ہے کیا تم کو یہ مرغوب ہے کہ تم اس تجارتی قافلہ کے لینے کے لیے خروج کرو۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قافلہ کے اموال کو بطور غنیمت ہم کو عطا فرمائے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں ہم کو یہ امر موغوب ہے اس کے بعد ہم روانہ ہوگئے۔ ایک یا دو روز کی منزل طے کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کفار مکہ کو ہماری روانگی کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ تیار ہوکر ہمارے مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آرہے ہیں تم بھی ان سے جہاد و قتال کے لیے تیار ہوجاؤ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! خدا کی قسم (ظاہر اسباب میں) ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم مٹھی بھر جماعت قریش کے اس مسلح لشکر جرار کا مقابلہ کرسکیں، جز ایں نیست ہم تو ابوسفیان کے کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے نکلے تھے یعنی ہمیں اس کا وہم وگمان بھی نہ تھا کہ قریش سے اس طرح مقابلہ کرنا پڑے گا کہ کچھ تیار ہوکر نکلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کام کا اعادہ فرمایا، مقدادؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بنی اسرائیل کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں کہ **اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون** کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑلو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہر طرف سے اور ہر طرح سے لڑیں گے (فتح الباری، ج ۷ ص ۲۲۴)

اور عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا کہ ابوسفیان تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آرہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کی طرف خروج کی دعوت دی اور یہ فرمایا کہ یہ قریش کا قافلہ آرہا ہے جس میں ان کے بے شمار اموال ہیں۔ پس تم اس پر حملہ کرنے کے لیے نکلو شاید اللہ تعالیٰ وہ تمام اموال تم کو غنیمت میں عطا فرمائے پس کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور کچھ نہیں نکلے، جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں کو اس کا وہم وگمان بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں سے کوئی جنگ پیش آجائے گی۔ ابوسفیان کو اس کا کھٹکا لگا ہوا تھا اس لیے وہ برابر جستجو میں تھا یہاں تک کہ جب ابوسفیان پر حملہ کے لیے خروج فرمایا تو فوراً ضمضم غفاری کو قاصد بنا کر مکہ روانہ کیا...... الی آخر القصہ (البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۵۶ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸۸ سورہ الانفال)

اس لیے حافظ عسقلانیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

غزوۂ بدر کا سبب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی طرف خروج کی دعوت دی تا کہ اس کے ذخائر اموال پر قبضہ کریں کیونکہ اس قافلہ میں اموال بہت تھے اور آدمی کم تھے (تیس یا چالیس تھے)۔ اس لیے اکثر انصار کو یہ گمان بھی نہ ہوا کہ نوبت قتال کی آئے گی۔ اس لیے بہت تھوڑے آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور لڑائی کی خاص تیاری نہیں کی۔ بخلاف مشرکین کے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ مکہ سے نکلے تا کہ اپنے اموال کی حفاظت اور مدافعت کریں۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۲۲۲)

ابوسفیان کو جب خبر ملی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے ہیں تو اس نے فوراً ضمضم غفاری کو پیغام دے کر مکہ روانہ کیا۔

اے گروہ قریش ڈرو اور خبر لو اپنے ان اونٹوں کی جو کپڑوں اور سامان سے لدے ہوئے ہیں اور خبر لو اپنے مالوں کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ساتھ ان سے تعرض کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ میں گمان نہیں کرتا کہ تم اپنے اموال کو صحیح وسالم پاؤ گے، جلد از جلد اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو۔ (البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۵۸)

ابوسفیان نے ضمضم غفاری کو روانہ کرنے کے بعد نہایت احتیاط سے کام لیا اور ساحل کے راستے سے قافلہ کو بچا کر نکل گیا اور جب قافلہ مسلمانوں کی زد سے نکل گیا تو ابوسفیان نے ایک دوسرا پیغام قریش کے نام روانہ کیا، وہ پیغام یہ تھا:

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ اب اپنے قافلہ کو مسلمانوں

21 جون: صوبہ پکتیکا کے ضلع اورگون میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں میں 30 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

سے بچا کر نکال لے گیا تو قریش کی طرف ایک پیغام بھیجا کہ تم فقط اپنے کاروان تجارت اور آدمیوں اور مالوں کی حفاظت کے لیے نکلے تھے، اللہ نے ان سب کو بچا لیا ہے لہٰذا اب تم مکہ لوٹ جاؤ۔ (البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص۲۲۶)

ابوسفیان کا یہ پیغام قریش کو اس وقت پہنچا کہ جب قریش مقام جحفہ میں پہنچ چکے تھے۔ لوگوں نے چاہا کہ لوٹ جائیں مگر ابوجہل نے قسم کھالی کہ ہم اسی شان سے بدر تک جائیں گے اور بغیر لڑے واپس نہ ہوں گے۔ مگر اخنس بن شریق نے ابوجہل کی بات کو نہ مانا اور بنی زہرہ سے مخاطب ہو کر یہ کہا:

> اے بنی زہرہ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کو بچالیا اور تمہارے ساتھی مخرمہ کو بچالیا۔ جزایں نیست تم تو فقط مالوں کو مسلمانوں کی دست برد سے بچانے کے لیے نکلے تھے، سو وہ بچ نکلے، لہٰذا تم سب لوٹ جاؤ بے ضرورت نکلنے سے کیا فائدہ۔ اخنس کہتے ہیں کہ تمام بنی زہرہ راستہ ہی سے لوٹ گئے اور ایک آدمی بھی بنی زہرہ کا بدر کے معرکہ میں شریک نہیں ہوا۔ (البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص۲۶۶)

کیا اس قسم کی صریح اور ناقابل تاویل روایات کے بعد بھی کسی مؤول کے لیے یہ گنجائش ہے کہ یہ کہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے نہیں نکلے تھے بلکہ قریش کی جو جمعیت مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلی تھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدافعت کے لیے بدر تشریف لے گئے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو ہمراہ لے کر جب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد صرف قریش کا کاروان تجارت ہی تھا۔ ابوجہل اور اس کی جمعیت کا وہم وگمان بھی نہ تھا بلکہ نفس الامر میں کہیں اس کا وجود اور نام ونشان بھی نہ تھا۔

جیسا کہ ابوجہل اور قریش کے کہیں حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ہم کوئی جمعیت لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوں بلکہ جب ابوسفیان کے قاصد ضمضم غفاری نے مکہ پہنچ کر یہ خبر سنائی کہ تمہارا کاروان تجارت خطرہ میں ہے مسلمان اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت مکہ میں ہلچل پڑ گئی اور قریش ابوجہل کی سرکردگی میں بڑی شان وشوکت سے زرہیں پہن کر اور پوری طرح مسلح ہو کر اپنے کاروان تجارت کو بچانے کے لیے نکلے۔ قریش کو مقام جحفہ میں پہنچ کر ابوسفیان کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ قافلہ صحیح سالم بچ نکلا ہے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام صفراء میں پہنچ کر اطلاع ملی کہ کاروان تجارت نکل گیا ہے اور قریش پوری تیاری کے ساتھ مسلح ہو کر آرہے ہیں چونکہ مسلمان کسی جنگ کی نیت سے نہیں نکلے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

لہٰذا کسی علامہ کا یہ خیال کرنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول سے آخر تک کسی وقت بھی تجارتی قافلہ پر حملہ کی نیت نہیں کی بلکہ ابتدا ہی سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سفر شروع فرمایا وہ قریش کے اس فوجی لشکر کے مقابلہ اور دفاع کے لیے تھا جو از خود مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے اقدام کرتا ہوا چلا آرہا تھا۔ یہ خیال ایک خیال خام ہے جو اپنی ایک مزعوم درایت اور خودساختہ اصول پر مبنی ہے، جس پر تمام ذخیرہ احادیث نبویہ اور ارشادات قرآنیہ اور روایات سیرت اور واقعات تاریخیہ کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس اور صد افسوس کہ جن اعدا اللہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے متبعین کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہو اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا ہو اور ان کے اموال پر ناجائز قبضے کیے ہوں اور آئندہ کے لیے بھی ان کے یہی عزائم ہوں اور ایک لمحہ کے لیے اسلام اور مسلمانوں کے مٹانے کی تدبیر سے غافل نہ ہوں سو اگر مسلمان ان کو جانی یا مالی نقصان پہنچانے کے لیے کوئی اقدام کریں تو اس کو خلاف تہذیب اور خلاف انسانیت سمجھا جائے اور جن روایات میں کچھ تاویل چل سکے وہاں تاویل کرلی جائے اور جہاں تاویل نہ چل سکے ان کا ذکر ہی نہ کیا جائے تاکہ اپنے خودساختہ اصول پر زد نہ پڑے، یہ شان عالم اور امانت کے خلاف ہے۔ **قراطیس تبدونها وتخفون كثيرا**۔ غزوۂ بدر سے پہلے جس قدر مہمیں روانہ کی گئیں وہ اکثر وبیشتر قریش کے تجارتی قافلوں ہی پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کی گئیں تو پھر غزوۂ بدر ہی میں کیوں اشکال پیش آیا؟ (سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆☆☆☆☆

بقیہ: میدانِ بدر میں الولاء والبراء کی عملی تصویر کشی

سبھی سے تھی۔ محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے دین کے لیے صحابہ کرامؓ کی تیغ بے دریغ بے نیام تھی **رضی الله عنهم ورضوا عنه**۔ واہ واہ ایمان ایسے ہی عشق کا نام ہے جس کے سامنے لیلیٰ اور مجنوں کی تمام داستانیں گرد ہیں اور قرآن وحدیث میں جو ہجرت کے فضائل سے بھرے پڑے ہیں اس ہجرت کا مطلب یہی تو ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے ماں اور باپ اور بیوی اور بچوں اور خویش واقارب سب کو چھوڑ دینا، قوم اور وطن کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب ہجرت کی تو جس کی رفیقۂ حیات اور محبوب بیوی نے کفر کو اسلام کے مقابلے میں ترجیح دی اور کفر کی حالت میں قوم اور وطن کی سکونت کو اختیار کیا تو اس صحابیؓ نے عمر بھر کی رفیقۂ حیات کو طلاق دے دی اور بیوی بچوں اور مال ودولت اور گھر اور بار چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے اور مدینہ کا راستہ پکڑا **رضی الله عنهم وحشرنا في زمرتهم وامـاتـنـا عـلى حبهم وسيرتهم آمين يارب العالمين**۔ اے میرے عزیزو! اے میرے دوستو! قومیت اور وطنیت ایک فتنہ ہے، بت پرستی کے بعد قوم پرستی اور وطن پرستی کا درجہ ہے۔ اور **کفر دون کفر** اور **شرک دون شرک** اور **ظلم دون ظلم** کا مصداق ہے۔ **انما المومنون اخوة** اور **ان الكفرين كانوا لكم عدوا مبينا** کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں کو اپنا بھائی اور روئے زمین کے کل کافروں کو اپنا ایک دشمن سمجھو'۔

☆☆☆☆☆

21 جون: اسی کارروائی کے دوران لاشوں اور زخمیوں کو منتقل کرنے کے لیے امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ گئے جن میں سے ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے نشانہ بنا کر مار گرایا اس میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے۔

رمضان المبارک میں مجاہدین کے کرنے کے کام

ادارہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگو تم پر عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کا قیام نفل ہے، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فرض ادا کیا جائے، اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخری حصّہ جہنّم سے آزادی ہے''۔(الترغیب والترھیب)

رمضان المبارک ہمارے لیے اپنی انفرادی اصلاح کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ چنانچہ چند گزارشات پیش خدمت ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

تجدید نیت:

سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم اپنی نیت خالص کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد باندھیں کہ صرف رمضان ہی نہیں بلکہ بقیہ سال بھر میں بھی اللہ کی اطاعت سے انحراف نہیں کریں گے۔ رمضان شروع ہونے سے پہلے نیت نہیں کر سکے تب بھی کوئی بات نہیں۔ اس وقت 'ایمان اور احتساب' کے ساتھ بقیہ دن گزارنے کی نیت کر لینی چاہیے۔

تزکیۂ نفس کا درست اسلوب:

تزکیۂ نفس کا صحیح اسلوب تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ کیونکہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں تمام فلاح پوشیدہ ہے اور اس کا اچھا ذریعہ اہل اللہ کی صحبت ہے۔

اپنا محاسبہ کیجیے:

اللہ تعالیٰ تو علیم وبصیر ہے۔ وہ ہر کھلے اور چھپے راز سے واقف ہے، تاہم دنیا میں انسان کا سب سے بڑا محرم خود اس کی اپنی ذات ہی ہے۔ **بل الانسان علی نفسه بصیرة**۔ لہٰذا اپنی خامیوں کی فہرست تیار کریں اور عزم مصمم کریں کہ ان شاءاللہ اسی رمضان کے اندر ان سے چھٹکارا پانا ہے۔ کیونکہ انسان کو گناہ پر مائل کرنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک اس کا نفس امارہ اور دوسرا شیطان الرجیم......اور احادیث میں تصریح ہے کہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں لہٰذا اب صرف نفس کی تحریص ہی باقی رہ جاتی ہے......اسے بھی روزہ اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر قوت نہیں رہتی۔

لہٰذا اگر آپ رمضان میں اپنی خامیوں سے جان نہیں چھڑا سکے تو پھر کبھی بھی نہیں چھڑا سکیں گے، **الا ان یشاء الله**۔ چنانچہ ابھی سے عزم کریں کہ اپنی خامیوں کو دور کرنا اور خوبیوں کو مزید بڑھانا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص غیبت جیسی قبیح عادت میں مبتلا ہے تو اس کے لیے سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی زبان کو قابو کر سکے۔ یاد رہے کہ غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نیز اسے زنا سے بدتر ٹھہرایا گیا ہے۔ لہٰذا غیبت کرنے والا فرد اس گناہ کے گھناؤنے پن کا تصور کر کے اس کو چھوڑنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

ہم غیبت کیوں کرتے ہیں؟ بالعموم محض اپنی زبان کا چسکا پورا کرنے کے لیے...... یا یوں سمجھ لیں کہ......غیبت دراصل زبان کی شہوت ہے......بسا اوقات غیر ضروری اور لایعنی گفتگو کرتے رہنے کی عادت بھی غیبت میں ڈھل جاتی ہے۔ کیونکہ موضوعِ گفتگو تو بہر حال چلتے ہی رہنا چاہیے نا!!!

بہتر یہ ہے کہ ہم رمضان میں اپنی یہ عادت بنائیں کہ کوئی لایعنی بات زبان سے نہیں نکالنی، دوسرے لفظوں میں ہمیں تقلیل کلام کو اپنانا ہوگا۔ 'غیبت' دوسرے مسلمان کی غیر موجودگی میں اُس کا ایسا ذکر ہے جو اس کے سامنے کیا جائے تو اسے برا لگے......غیبت سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر کیا ہی نہ جائے......نہ رہے گا بانس نہ بجے کی بانسری......آزمائش شرط ہے۔

غیبت تو خیر بہت بڑا گناہ ہے......ہمیں تو بحیثیت مسلمان، آفات اللسان کی ہر شکل سے خود کو بچانا چاہیے۔ اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ کم از کم......رمضان کی حد تک......تو یہ طے کر ہی لیں کہ کم سے کم گفتگو کرنی ہے اور ایسی کوئی بات زبان سے نہیں نکالنی جو آخرت کی میزان میں حسنات کے پلڑے میں نہ ڈالی جا سکے۔ غیبت ہی کی طرح ایک دوسری خطرناک بیماری جس کی طرف آج کل کے معاشرے میں بہت کم دھیان دیا جاتا ہے، وہ ہے......بدنظری......اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس بری بلا سے بچائے! بدنظری چاہے دانستہ ہو رہی ہو یا نادانستہ طور پر......بہر حال بعض اوقات نیک لوگ بھی یا یوں کہہ لیں کہ بظاہر متشرع وضع رکھنے والے بھی اس روگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس سے بچنے کا حقیقی نسخہ تو یہی ہے کہ آدمی محض اتنا تصور کر لے کہ......جب میں بدنظری کے گناہ سے اپنی آنکھیں گندی کر رہا ہوں......تو کیا آخرت میں انہی آنکھوں سے دیدار الٰہی سے مشرف ہو سکوں گا......سبحان اللہ! کہاں یہ فانی حسن اور کہاں جمالِ الٰہی!

یہ بات تو شاید آپ نے کہیں پڑھی ہوگی کہ محرمات کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرنے والے کو عبادات میں حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ کاش لوگ نگاہوں کی چوری کرتے

21 جون: صوبہ پروان میں ایک فدائی مجاہد نے صوبائی گورنر پر حملہ کیا، اس کارروائی میں گورنر عبدالبصیر سالنگی شدید زخمی ہو گیا جب کہ اس کا ڈرائیور اور دو سیکورٹی اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے۔

ہوئے اتنا سوچ لیں کہ کیا وہ اپنے والدین کے سامنے ایسی حرکت کر سکتے ہیں؟ اور یقیناً کوئی حیادار آدمی ایسا نہیں کر سکتا.....تو پھر اس رب کریم سے حیا کیوں نہیں آتی؟ بہرحال بدنظری سے بچا جا سکتا ہے، بازاروں میں اپنی آمدورفت کم سے کم کر کے اور غیرمحرموں (ہر قسم کے) کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کر کے۔

کوشش کریں کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اوقات مسجد میں گزاریں یا پھر اہل اللہ، بزرگ صالحین کی صحبت میں۔ اور چونکہ رمضان، شہر قرآن ہے، لہٰذا اسے قرآن مجید ہی کی معیت میں گزارا جائے۔

یاد رکھیں! اس وقت دنیا میں......دین حق پر حقیقتاً عمل کرنے والے آٹے میں نمک کے برابر ہیں اور حقیقی اہل ایمان ''غربا'' ہو چکے ہیں، ان میں سے بھی اَغْـرَبُ الْغُرَبَا وہ ہیں جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر راہ جہاد میں گامزن ہیں......اور ہم یہی چاہ رہے ہیں کہ ہمارا شمار بھی اسی طائفہ منصورہ میں سے ہو جائے۔ بنا بریں ہمارے لیے اشد ضروری ہے کہ اپنے شب و روز قرآن کے سائے میں گزاریں۔

مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ اس لیے رمضان المبارک میں ہم اپنے معمولات کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ ایک ایسا مہینہ جب نوافل، فرض کے درجے میں اور فرائض کا اجر ستر گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے تو پھر کون بدنصیب ہے جو رحمت باری سے محروم ہونا چاہے گا

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

چنانچہ دن بھر کے معمولات کی ترتیب بنا کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تفصیلی منصوبہ بندی تو ہر بھائی اور بہن اپنے حالات کی مناسبت سے کر سکتے ہیں لیکن ایک سرسری خاکہ پیش خدمت ہے:

قیام اللیل:

رمضان میں قیام اللیل، عام دنوں سے زیادہ آسان بھی ہے اور زیادہ فضیلت والا بھی۔ اگر کوئی ہمت پاتا ہو تو رات کا تیسرا پہر......افضل وقت ہے۔ لیکن کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ سحری سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر آٹھ نوافل ادا کر لیے جائیں۔ قیام اللیل میں قرآن کی تلاوت کا لطف تو وہی جانتا ہے جسے اس کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ جتنی سورتیں زبانی یاد ہیں پڑھ ڈالیے......جتنا پڑھیں، تدبر کے ساتھ اور اس احساس کے ساتھ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی نصیب ہو رہا ہے۔ کیا خبر کہ اس عمل کی برکت سے ہم بھی 'و بالاسحار هم يستغفرون' والوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔

لیکن قیام اللیل پر عامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تراویح سے فارغ ہونے کے بعد بلا تاخیر سو جائیں۔ اگر عام دنوں میں ہم عشاء کے بعد بھی تا دیر جاگنے کے عادی ہیں......لیکن خدارا......کم از کم رمضان میں ہی اس ''خلافِ سنت'' عادت کو ترک کر دیا جائے۔ اور اس طرح فجر کے بعد سونے کی عادت کو بھی جبراً چھوڑ دیا جائے......اور آرام کرنا ضروری ہو بھی تو......اشراق کے نوافل پڑھنے کے بعد کچھ دیر آرام کر لیا جائے۔

اذکار مسنونہ:

نماز فجر کے فوراً بعد اٹھ جانے کی بجائے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے صبح کے مسنون اذکار کا ورد کر لیا جائے۔ اس حوالے سے 'حصن المسلم' اور 'علیکم بسنتی' میں موجود اذکار کی ترتیب مفید پائی گئی ہے۔ نیز اگر 'مناجات مقبول' کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کر لیا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہوگا۔

صبح کے اذکار کا وقت سورج نکلنے سے پہلے اور شام کے اذکار عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک مسنون ہیں۔ اذکار مسنونہ کا ورد اپنی عادت بنا لیں۔ نیز رمضان چونکہ شہر قرآن ہے لہٰذا کم از کم ایک پارے کی تلاوت ضرور کریں۔ ہو سکتا ہے کہ آغاز میں طبیعت کو آمادہ کرنے میں دشواری پیش آئے لیکن یاد رکھیں کہ 'اب نہیں تو کبھی نہیں'۔ ہمارے اکابر و اسلاف رمضان میں بہت زیادہ تلاوت فرماتے تھے۔ اگر ممکن ہو تو کیسٹ وغیرہ سے اچھے قراء کی تلاوت اور اللہ والوں کے بیانات سننے کا بھی اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

سنن رواتب:

سورج طلوع ہونے کے بعد......کم از کم......دو رکعت......اشراق کے نوافل ادا کریں۔ اسی طرح کوشش کریں کہ وہ سنتیں جنہیں چھوٹے ایک مدت گزر گئی ہے، انہیں از سر نو زندہ کیا جائے، مثلاً تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور نماز عصر کی چار سنتیں۔

(نوٹ: نماز عصر کی چار سنتوں کے حوالے سے ایک فضیلت والی حدیث نظر سے گزری ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **رحم الله امرء اصلى قبل العصر اربعاء**۔ اسی روایت کو ابوداؤد اور ترمذی نے حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے رحم کی دعا کی ہے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتا ہے۔ آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی فرد کے لیے دعا کر رہے ہیں تو وہ رد کیسے ہو سکتی ہے)۔

ذکر الٰہی:

ہماری سابقہ زندگی کی تعلیم و تربیت میں چونکہ ایک فرد میں خود اعتمادی پیدا کرنے پر بہت زور دیا جاتا رہا ہے لہٰذا اس کے اثرات یہ ہوئے ہیں کہ ہم دنیا بھر کے موضوعات پر بے تکان بولے چلے جاتے ہیں......تقلیل کلام کے ذریعے اس چیز پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن تقلیل کلام سے مقصود یہ نہیں کہ زبان پر تالہ لگا کر بیٹھ جائیں بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہماری زبان......ہمہ وقت، ذکر الٰہی سے تر رہے۔ جتنی مسنون دعائیں منقول ہیں ان کا ورد اٹھتے بیٹھتے جاری رکھیں......ممکن ہے شروع میں تصنع کا خیال آئے لیکن اس وسوسۂ شیطانی کو دل سے جھٹک کر اپنا معمول جاری رکھیں......اگر کچھ تصنع ہوا بھی تو ان شاء اللہ خود بخود ڈھل جائے گا۔ البتہ یہ دھیان میں رہے کہ جہراً ذکر کی بجائے سراً ذکر بہتر ہے۔

سورہ کہف کی تلاوت:

جمعۃ المبارک کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں اور جمعہ کے دن

22 جون: مجاہدین نے صوبہ جوزجان کے ضلع قوش تپہ میں افغان فوج پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 12 فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ ایک فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔

عصر کے بعد کی گھڑیاں قبولیت دعا کے لیے بہت اہم ہیں، حدیث میں ان کی بہت فضیلت آئی ہے۔لہٰذا ان اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کے حضور خوب دعائیں کریں۔

مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

تزکیہ نفس کے حوالے سے بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال......سیرت نبویؐ......کے سانچے میں ڈھل جائیں لہٰذا اس غرض کے لیے کتب سیرت، مثلاً زاد المعاد، سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کردیں۔

حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہ سے استفادہ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ مبارک اور خوش قسمت ہستیاں ہیں جن کی تربیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔اُن کی زندگیوں کو اپنی زندگی میں اپنانے کی نیت سے 'حیاۃ الصحابہؓ ' کی تعلیم اگر گھروں اور مراکز میں ہوسکے تو اُس کے بہت مفید اثرات عملی زندگی میں سامنے آتے ہیں۔

محاسبۂ نفس:

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا۔روزانہ سونے سے پہلے کچھ دیر کے لیے اپنے دن بھر کے معمولات کا محاسبہ کریں۔

کثرت دعا:

ان سارے معمولات کے باوجود،قبولیت اخلاص سے مشروط ہے لہٰذا اخلاص کی دعا ضرور کریں۔

ہم اپنی تمام حاجات میں اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں۔ان مبارک ساعتوں میں بار بار اس کا در کھٹکھٹائیں۔بالخصوص رات کے پچھلے پہر اور بوقت افطار کی جانے والی دعائیں مقبول ہوں گی۔(ان شاءاللہ)

اللہ تعالیٰ سے اپنی ،اپنے والدین،عزیز واقارب اور امت مسلمہ کے لیے عفو و عافیت کا سوال کریں۔سعادت مندی کی زندگی اور شہادت کی موت طلب کریں۔مجاہدین اسلام کی نصرت اور کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کریں، یہ بھی ان کی مدد ہے۔قنوت نازلہ پڑھیں اور بالخصوص اپنے قیدی بھائیوں اور بہنوں کی قید سے رہائی کے لیے نہایت الحاح و زاری سے دعائیں مانگیں۔قیدیوں کو چھڑوانے میں تساہل کرکے ہم بحیثیت مجموعی جس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اس پہ رو رو کر اللہ کے حضور معذرت پیش کریں۔مجاہدین کی قیادت کے حق میں صبر واستقامت کی دعا کریں۔امت مسلمہ کے سروں پر مسلط غاصب کفار اور طواغیت کی ہلاکت اور بربادی کی دعا کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ:

مجاہدین فی سبیل اللہ......کے لیے اپنی ذاتی جیب سے 'نصرت فنڈ' قائم کریں۔

اس سلسلے میں ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے گھروں میں ایک ڈبہ رکھ لیں اور روزانہ اس میں کچھ نہ کچھ ڈالتے رہیں۔اسی طرح دیگر ساتھیوں اور اہل خیر کو بھی 'انفاق فی سبیل اللہ' پر ابھاریں۔محاذوں پر موجود مجاہدین بھائیوں تک ضروری سامان پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

ترک تعیش:

راہ جہاد......اور......تعیش میں باہم ضد واقع ہوئی ہے۔عیش کوشی اور سہولیات کے عادی افراد......راہ جہاد کے مسافر نہیں بن سکتے۔وہاں تو ایسے رجال کی ضرورت ہے جو رھبان باللیل اور فرسان بالنھار ہوں۔

چنانچہ رمضان کو غنیمت جان کر اپنی زندگی میں سے ان چیزوں کو آہستہ آہستہ خارج کرتے جائیں جو اگرچہ مباح ہی کیوں نہ ہوں لیکن ان سے آرام طلبی اور عیش پسندی کی بو آتی ہو۔اس حوالے سے دو حدیثیں یاد رکھیں۔

کن فی الدنیا کانک غریب وعابر سبیل

دنیا میں اس طرح رہو گویا تم پردیسی ہو یا مسافر

اور

الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت

آخری عشرے کا اعتکاف:

آخری عشرے میں اعتکاف کی کوشش کریں۔وگرنہ کم از کم طاق راتیں ضرور قیام اللیل میں گزاریں۔

نصاب برائے حفظ:

قرآن مجید کی بعض سورتیں جو بھول چکی ہوں از سرِ نو یاد کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں......یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمادیا۔چنانچہ اس کے ایک ایک لمحے کو غنیمت جان کر عبادت الٰہی میں وقف ہوجائیں۔

افطاری کے وقت بہت زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔نفس تو یہ چاہے گا کہ پورا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بدلے چٹخارے دار کھانے ملیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں یا قابو کرلیتے ہیں۔

افطار کے وقت......انواع واقسام کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے وقت......گوانتانامو کے پنجروں میں قید اپنے بھائیوں کو ضرور یاد رکھیے گا......اور اگر ان کی یاد سے آپ کی آنکھیں بھر آئیں......تو امید رکھیں کہ ان شاءاللہ ہمارے لیے راہِ جہاد میں چلنا آسان ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

23 جون: مجاہدین نے صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغے میں امریکی فوجی کارواں پر گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں 3 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے۔

غزوہ بدر کو کیسے بھول جائیں؟

خباب اسماعیل

مسلمانوں کی صفوں میں گھسا ہوا وہ گروہ کتنا سادہ ہے کہ جو یہ پروپیگنڈہ کرتے ہوئے نہیں تھکتا کہ ''جی غزوہ بدر جیسی جنگیں تو اسی زمانے کے لیے تھیں ...اب نیا زمانہ آ گیا ہے اس زمانے میں ''بدر'' کو بھول کر برداشت، تحمل اور ڈائیلاگ کے ذریعے کفار کے دل جیتنے کی ضرورت ہے'' اور وہ کفریہ طاقتیں بھی کتنی بے وقوف ہیں کہ جو ظلم، تشدد، گرفتاریوں اور لاکھوں لاشوں سے ڈرا کر مسلمانوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے خواب دیکھتے ہوئے نہیں تھکتیں......جنہوں نے گزشتہ دس برسوں سے مسلمانوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے اور مجاہدین کو بدنام کرنے یا مٹا ڈالنے کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں......امریکہ خود تو کوڑی کوڑی کا محتاج ہوتا جا رہا ہے......مگر مجاہدین کو مٹانے کے لیے عراق، افغانستان اور پاکستان کے حکمرانوں کو اربوں ڈالروں کی بھیک امداد کے نام پر دے رہا ہے......

کیا مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے گروہ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مسلمانوں کو معرکہ بدر بھلا دینا چاہیے؟ کیا کفریہ طاقتوں کی وحشت و سربریت سے گھبرا کر یا کرنسیوں کے لالچ میں آ کر مسلمانوں کو جہاد کے میدانوں سے منہ موڑ لینا چاہیے؟ قرآن کے فلسفہ جہاد کو بھلا کر مرزا قادیانی ملعون کی جہاد کے خلاف کی گئی ہفوات کو قبول کر لینا چاہیے؟ کیا یہ دور واقعی اتنا جدید ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے بنیادی آسمانی عقائد کو بھلا کر جدید یورپین نظریات کو تسلیم کر لینا چاہیے؟ میرے ذہن میں جب اس طرح کے سوالات جنم لیتے ہیں تو مجھے جدید دور کے ان کیڑے مکوڑوں کے پروپیگنڈے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہنسی بھی آتی ہے جو بدر کو بھول جانے کے مشورے دیتے ہیں......جو جہاد کو متروک قرار دینے کے لیے یورپ کی لائبریریوں سے تاویلیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں......یورپین لائبریریوں کے یہ کیڑے نہ جانے یہ سمجھنے کے لیے تیار کیوں نہیں ہوتے کہ جہاد تو رحمت ہی رحمت ہے؟

جہاد کا راستہ وہ واحد راستہ ہے کہ جس کے ذریعے دنیا کو امن و سلامتی اور سکون کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے......جہاد تو وہ عظیم عبادت ہے کہ جس عبادت پر اگر کوئی پستیوں کی گہرائیوں میں گرا ہوا انسان بھی عمل کر لے تو وہ اوج ثریا کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے......جہاد تو رحمتوں کا وہ سمندر ہے کہ جس سمندر کا پانی چھوٹے موٹے بدمعاشوں کے ساتھ ساتھ تمام زمینی خداؤں کے جھوٹے وقار اور عزت کو خس و خاشاک کی طرح اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے......جہاد تو مظلوموں کے لیے ڈھال ہوتا ہے ...جہاد تو ظالموں کے اقتدار کے لیے زوال کا پیغام بن جاتا ہے، کیا منکرین ختم نبوت کے نظریات سے متاثرہ گروہوں اور کفریہ طاقتوں نے اس بات کا عزم کر رکھا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ظالموں کا راج رہنا چاہیے؟ کیا انہوں نے یہ خیال کر لیا ہے دنیا میں ہمیشہ ظلمتوں کے اندھیرے رہنے چاہئیں؟

کیا یہود و نصاریٰ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی مکروہ سازشوں کے ذریعے ہمیشہ مسلمانوں کو غلام بنائے رکھیں گے؟ ہرگز نہیں مسلمان ماؤں نے اپنے فرزندوں کو آزاد جنم دیا تھا اور آزادی حاصل کرنے کے لیے اگر پنجروں میں قید پرندے اپنے پنجروں کی سلاخوں سے سر ٹکراتے رہتے ہیں تو مسلمان تو پھر وہ امت واحدہ ہے کہ جن کی مائیں اپنے بیٹوں کو ''لوریاں'' ہی حکمرانی کے ترانوں سے دیا کرتی ہیں......شہادت کا شوق مسلمان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے......مسلمان کا یہ شیوہ ہی نہیں کہ وہ کسی کافر کی غلامی پر قناعت کرے......امت مسلمہ کے بنیادی عقیدے میں غزوہ بدر کا عظیم الشان معرکہ شامل ہے اور جو مسلمان اپنی بنیاد میں بدر جیسے معرکے رکھتا ہو اس مسلمان کو غلام بنانے کی سوچ رکھنے والے کالے، گورے بدبختوں پر ان کی مائیں رویا کرتی ہیں......

بدر کے معرکے کی یادیں تازہ کرنے والے مجاہدین طالبان ہوں، فلسطین، عراق، صومالیہ، یمن، الجزائر کے مجاہدین' یہ سب بدر کے امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار ہیں......اس دور کے مجاہدین کے سربراہان ملا محمد عمر مجاہد ہوں یا شیخ ایمن الظواہری......ان کے ساتھ نصرت خداوندی ہے، کیونکہ بدر کے مجاہدین کے نقش قدم پر چلنے والوں کے ساتھ نصرت خداوندی ہوا ہی کرتی ہے۔

مسلمانوں کو معرکہ بدر بھول جانے کے مشورے دینے والی ملت کفر کو میں آج بدر یاد کروانا چاہتا ہوں۔ غالباً وہ رمضان کی آٹھ یا بارہ تاریخ تھی جب صحابہ کرامؓ میں سے جو جس حال میں بھی تھا مدینہ سے نکلا......ان کے پاس صرف تین گھوڑے اور ستر اونٹ تھے......ایک ایک اونٹ پر کئی کئی لوگ سوار ہو گئے، وہ تعداد میں کل تین سو تیرہ تھے......ان کے ہاتھوں میں تین جھنڈے تھے، ایک سفید اور دو سیاہ......سفید جھنڈا حضرت مصعبؓ بن عمیر کے پاس تھا، سیاہ میں ایک جس کا نام العقاب تھا حضرت علیؓ کے پاس تھا، جبکہ دوسرا حضرت سعدؓ بن معاذ کے پاس تھا......ان سب کے سپہ سالار خالق کائنات کے محبوب پیغمبر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تھے......قصہ بڑا طویل ہے لیکن میں مختصر کرتا ہوں......

امام المجاہدین اپنے مجاہدین کے ہمراہ بدر پہنچ کر پہلے چشمہ پر جلوہ افروز ہوئے......

حضرت حبابؓ بن منذر جو وہاں کے حالات سے بخوبی واقف تھے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! کیا اللہ نے آپ کو یہاں پڑاؤ کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ میری رائے ہے۔ حضرت حباب نے عرض کی کہ حضرت یہاں قیام اچھا نہیں آگے تشریف لے چلیے۔ ہم اس چشمے

24 جون: صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں گھات لگا کر کیے گئے حملے میں 2 سپلائی اور 3 سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ 6 سیکورٹی اہلکار ہلاک 3 زخمی ہوئے۔

کے پاس اتریں گے جو قریش کے قریب ہے، اس کے پیچھے جتنے چشمے ہیں انہیں ناکارہ بنادیں گے اور چشمے کے پاس حوض بنا کر اس میں پانی بھر لیں گے۔ امام المجاہدین نے اپنے مجاہد حبابؓ کی رائے کو پسند فرمایا اور آگے بڑھ کر قریش کے قریب جو چشمہ تھا اس پر پڑاؤ ڈال دیا...... اس سے قبل امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما رہے تھے تو صحابہؓ نے کافروں کے لشکر کے دو غلاموں کو گرفتار کر ان سے معلومات حاصل کرنے کے لیے ان کی پٹائی لگائی......

امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کرنے کے بعد ان غلاموں سے سوال کیا کہ مشرکین کے لشکر میں کتنے لوگ شامل ہیں؟ غلاموں نے جواب دیا کہ وہ بہت ہیں صحیح تعداد ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: روزانہ کتنے اونٹ ذبح کیے جاتے ہیں؟ غلاموں نے کہا کہ کبھی نو اور کبھی دس، امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی تعداد نو سو سے ہزار کے درمیان ہے...... واہ سبحان اللہ...... آقا مولیٰ کا اندازہ بالکل سچ ثابت ہوا...... کیونکہ قریش مکہ کی تعداد نو سو پچاس بیان کی گئی ہے...... پھر آپ نے پوچھا کہ قریش کے شرفاء اور سربرآوردہ لوگوں میں سے کون کون ہیں؟ غلاموں نے کہا کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، حکیم بن خرام، نوفل بن خویلد، حارث بن عامر بن نوفل، ابوجہل بن ہشام، امیہ بن خلف، سہیل بن عمرو غیرھم تمام بڑے بڑے سردران قریش شریک لشکر ہیں یہ سن کر امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مجاہد صحابہ کرامؓ کے لشکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ'' مکہ نے اپنے جگر گوشے اور منتخب لوگ تمہاری طرف ڈال دیے ہیں''......

بدر مدینہ منورہ سے تقریباً اسی میل دور مغرب مائل بہ جنوب اس شاہراہ پر واقع ہے...... بدر کا میدان سنگلاخ، چھوٹے چھوٹے گول پتھروں اور سنگریزوں سے اٹا ہوا...... جنوب اور مغرب کی زمین نسبتاً نرم...... ریت اس قدر کے پاؤں دھنس دھنس جاتے تھے...... لیکن مجاہدین اللہ کی محبت میں اپنی جانوں پر سب مصیبتیں بخوشی جھیل رہے تھے...... صحابہ کرامؓ کی یہ محبوبانہ ادا اللہ کو ایسی بھائی کہ حسب وعدہ نصرت خداوندی کا نزول شروع ہوگیا...... قرآن کریم کہتا ہے کہ "جب ایسا ہوا تھا کہ اس نے یعنی اللہ نے چھا جانے والی غنودگی تم لوگوں پر طاری کر دی تھی، یہ اس کی طرف سے تمہارے لیے تسکین وبے خوفی کا سامان تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا دیا تھا کہ تمہیں پاک وصاف ہونے کا موقع دے دے.. اور تم سے شیطان کے وسوسوں کی ناپاکی کو دور کر دے، نیز تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھ جائے اور ریتلے میدان میں تمہارے قدم جما دیے۔

بروز جمعہ ۲ ہجری سترہ رمضان المبارک کو حق و باطل کا یہ میدانِ کارزار گرم ہوا...... حضرت سعدؓ بن معاذ نے ایک ٹیلے پر سائبان بنا دیا...... حضرت ابوبکرؓ آپ کے ہمراہ تھے، حضرت سعد دروازے پر پہرہ دے رہے تھے...... جنگ سے پہلی رات آپ نے پوری دعاؤں میں گزار دی...... سیرت نگار رقمطراز ہیں کہ'' یہ عجیب منظر تھا اتنی بڑی وسیع دنیا میں توحید کی قیمت صرف چند جانوں پر منحصر تھی...... رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت خضوع کی حالت طاری تھی...... دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتے تھے خدایا تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے، اسے آج پورا کر، محویت اور بے خودی کے عالم میں چادر کندھے سے گر پڑتی تھی، اور آپ کو خبر تک نہ ہوتی تھی...... کبھی سجدے میں گرتے تھے اور فرماتے تھے...... خدایا! اگر یہ چند نفوس آج مٹ گئے تو پھر تو قیامت تک نہ پوجا جائے گا''۔

بدر کیا ہے؟ بدر معرکہ حق و باطل ہے کہ جس معرکے میں قریش کے بڑے ستون خاک وخون میں تڑپا دیے گئے...... جس معرکے میں ابوجہل جیسے موذی کافر کا غرور پروردگار نے معوذ اور معاذ کے ہاتھوں خاک میں ملایا...... جس معرکے میں عکرمہ کی تلوار سے جب معاذ کا ہاتھ کٹ کر لٹکنے لگا تو معاذ نے کٹا ہوا ہاتھ پاؤں تلے دبا کر بازو سے یہ کہتے ہوئے الگ کر ڈالا کہ جو ہاتھ جہاد میں رکاوٹ بن جائے اس ہاتھ کو کبھی جسم کے ساتھ نہیں رہنا چاہیے...... جس معرکے میں عتبہ، شیبہ اور ولید، سیدنا حضرت حمزہؓ اور سیدنا حضرت علیؓ کے ہاتھوں واصل جہنّم ہوئے......

بدر وہ معرکہ ہے کہ جس معرکے میں حضرت عکاشہؓ بن محصن کی لڑتے لڑتے تلوار ٹوٹ گئی، امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی شاخ ان کو عنایت فرمائی کہ اس سے لڑو انہوں نے اپنے ہاتھوں میں تھام کر جب اس شاخ کو حرکت دی تو ان کے ہاتھ میں وہ نہایت ہی عمدہ تلوار بن گئی...... اسی تلوار سے وہ بعد کے غزوات میں بھی لڑتے رہے...... بدر وہ میدان ہے کہ لڑائی کے دوران امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعا میں مشغول رہے، شــاھــت الوجوہ پڑھ کر ریت کافروں کے چہروں پر پھینکی جس سے کافروں کی آنکھیں چندھیا گئیں......

بدر وہ میدان ہے کہ جہاں مسلمانوں کو ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی کہ جس کا تذکرہ خالق کائنات نے قرآن پاک میں کر کے اسے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما دیا...... امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح حاصل کرنے کے بعد فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لائے...... تھوڑی دیر بعد ابوجہل کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پیش کیا گیا جسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریف اسی ہی کے لیے جس نے اپنا وعدہ سچّا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے دشمن کے لشکروں کو شکست دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میری امت کا فرعون ہے''۔

آج اگر اس عظیم غزوہ بدر کو کوئی بھول جانے کے مشورے دے...... اس معرکہ بدر کو صرف چودہ سو سال پہلے تک محدود کرنے کی کوشش کرے تو ایسا مکروہ پروپیگنڈہ کرنے والوں کو ناکامی ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑے گا...... کیونکہ آج بھی اللہ سب سے بڑا ہے...... آج بھی ساری تعریفیں اسی ہی کے لیے ہیں، اس کا سچّا وعدہ آج کے مجاہدین کے ساتھ بھی اسی طرح ہے جیسے بدر کے مجاہدین کے ساتھ تھا...... بدر کے معرکے کی یادیں تازہ کرنے والے مجاہدین طالبان ہوں، فلسطین، عراق، صومالیہ، یمن، الجزائر کے مجاہدین' یہ سب بدر کے امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے پیروکار ہیں...... اس دور کے مجاہدین کے سربراہان ملا محمد عمر مجاہد ہوں یا شیخ ایمن الظواہری...... ان کے ساتھ نصرت خداوندی ہے ہی کیونکہ بدر کے مجاہدین کے نقش قدم پر چلنے والوں کے ساتھ نصرت خداوندی ہوا ہی کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

25 جون: مجاہدین اور امریکی فوج میں جھڑپ کے دوران میں ایک رینجرز گاڑی اور 7 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے اور ان میں سوار 35 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے اپنا یہ قصہ سنایا اور فرمایا کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں اندر جا کر بیٹھ گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف لنگی باندھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جسم پر اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر چٹائی کے نشانات پڑے ہوئے تھے اور مٹھی بھر جو اور کیکر کے پتے (جو کھال رنگنے کے کام آتے ہیں) ایک کونے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک بغیر رنگی ہوئی کھال لٹکی ہوئی ہے۔ (اتنا کم سامان دیکھ کر) میری آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیوں نہ روؤں جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر پڑے ہوئے ہیں اور گھر کی کل کائنات جو مجھے نظر آ رہی ہے، ادھر کسریٰ و قیصر تو پھلوں اور نہروں (دنیا کی فراوانی) میں ہوں اور اللہ کے نبی اور برگزیدہ بندے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور اُن کے لیے دنیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک دیکھا کہ ایک چادر ہے جسے دوہرا کر کے بچھایا ہوا ہے (پھر وہ واپس چلی گئی) اور اس نے میرے پاس ایک بستر بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو اسے دیکھ کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا۔ پھر اس نے واپس جا کر یہ بستر میرے پاس بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! یہ واپس کر دو۔ اللہ کی قسم اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دیتا۔ (بیہقی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا ہے تو مجھ سے فرمایا اے عائشہ! کیا تم یہ چاہتی ہو کہ صرف پیٹ بھرنا ہی تمہارا مشغلہ ہو؟ ایک دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف ہے اور اسراف والوں کو اللہ پسند نہیں فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تمہیں اس دنیا میں بس پیٹ بھرنے ہی کی فکر ہے؟ اور کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔ ایک دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ کھانا اسراف ہے اور اسراف والوں کو اللہ پسند نہیں فرماتے۔ (بیہقی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ اگر تم مجھ سے (جنت میں) ملنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیا کا اتنا سامان کافی ہونا چاہیے جتنا سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے اور مال داروں سے میل جول نہ رکھنا۔

حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن چربی والے گوشت میں ثرید کھایا پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ڈکار آ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوجحیفہ! ہمارے سامنے ڈکار نہ لو کیونکہ جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھائیں گے انہیں قیامت کے دن زیادہ بھوک برداشت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت ابوجحیفہ نے آخری دم تک پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ جب دوپہر کو کھا لیتے تو رات کو نہ کھاتے اور جب رات کو کھا لیتے تو دن کو نہ کھاتے۔ (طبرانی)

حضرت ابورافعؓ کی بیوی حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی، حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم میرے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ میں نے کہا اے میرے بیٹو! میں پکا تو دوں گی لیکن آج تمہیں وہ کھانا اچھا نہیں لگے گا۔ چنانچہ میں اٹھی اور جو لے کر انہیں پیسا اور پھونک مار کر موٹی موٹی بھوسی اڑا دی پھر اس سے ایک روٹی تیار کی پھر اس روٹی پر تیل لگایا اور اس پر کالی مرچ چھڑکی پھر اسے ان کے سامنے رکھ دیا اور میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھانا پسند تھا (طبرانی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پینے کی چیزوں کو ایک بنا دیا اور ایک پیالے میں دو سالن جمع کر دیے (یعنی دودھ اور شہد میں سے ہر ایک پینے اور سالن کے کام آ سکتا ہے) مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ غور سے سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کے دن ضرورت سے زائد چیزوں کے بارے میں پوچھے۔ میں اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہوں کیونکہ جو بھی اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اللہ اسے بلند کریں گے اور جو تکبر کرے گا اللہ اسے گرائیں گے اور جو (خرچ کرنے میں) میانہ روی اختیار کرے گا اللہ اسے غنی کر دیں گے اور جو موت کو کثرت سے یاد کرے گا اللہ اس سے محبت کریں گے۔ (طبرانی)

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کے ہاں گئے۔ اس وقت حضرت عبداللہؓ کے سامنے گوشت رکھا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ گوشت کیسا ہے؟ عبداللہؓ نے کہا میرا گوشت کھانے کو دل چاہا تھا تو حضرت عمر نے فرمایا تمہارا جس چیز کو دل چاہے گا تم اسے ضرور کھاؤ گے؟ آدمی کے فضول خرچ ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کا جس چیز کو دل چاہے وہ اسے ضرور کھائے۔ (احمد)

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تھے۔ آپؓ نے پینے کے لیے پانی مانگا تو آپ کی خدمت میں شہد ملا ہوا پانی پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اسے

25 جون: صوبہ پکتیکا کے ضلع احمد خیل میں مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید لڑائی میں 3 امریکی ٹینک تباہ ہوئے، اس کے علاوہ 7 قابض امریکی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

ہاتھ میں لیا تو رونے لگے اور ہچکیاں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ جس سے ہم سمجھے کہ انہیں کچھ ہو گیا ہے لیکن (رعب کی وجہ سے) ہم نے ان سے کچھ نہ پوچھا۔ جب آپ چپ ہو گئے تو ہم نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ اتنا زیادہ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اپنے سے دور کر رہے ہیں لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا چیز ہے جسے آپ دور کر رہے ہیں مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف بڑھی تو میں نے اس سے کہا دور ہو جا تو اس نے مجھے کہا کہ آپ تو مجھے لینے والے نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اس واقعہ کے یاد آنے سے میں رو یا اور شہد ملا ہوا پانی پینا میرے لیے مشکل ہو گیا اور مجھے ڈر لگا کہ اسے پی کر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے ہٹ نہ جاؤں اور دنیا مجھ سے چمٹ نہ جائے۔ (البزار)

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہمارے ہم مجلس تھے اور بڑے اچھے ہم مجلس تھے۔ ایک دن ہمیں اپنے گھر لے گئے، ہم ان کے گھر داخل ہوئے، پھر وہ اندر گئے اور غسل کر کے باہر آئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر اندر سے ایک پیالہ آیا جس میں روٹی او رگوشت تھا۔ جب وہ پیالہ سامنے رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰنؓ رو پڑے۔ ہم لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابو محمد! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ نے اور آپ کے گھر والوں نے کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ اس لیے میرے خیال میں یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ نے ہمیں جو دنیا میں زندہ رکھا ہے اور دنیا کی وسعت عطا فرمائی ہے، ہماری یہ حالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت سے بہتر ہو اور ہمارے لیے اس میں زیادہ خیر ہو۔ (ترمذی)

حضرت حارثہؓ کی ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت خبابؓ نے کہا میں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہیں تھا اور آج میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ پھر ان کے لیے جب کفن لایا گیا تو اسے دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا (مجھے تو ایسا اچھا اور مکمل کفن مل رہا ہے) اور حضرت حمزہؓ کے کفن کی تو صرف ایک دھاری دار چادر تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی کہ اسے سر پر ڈالا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں پر ڈالا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا آخر سر ڈھک کر پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ (ابو نعیم)

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے اگر میں چاہتا تو تم سب سے زیادہ عمدہ کھانا کھاتا اور تم سب سے زیادہ نرم کپڑے پہنتا، لیکن میں اپنی نیکیوں کا بدلہ یہاں نہیں لینا چاہتا بلکہ آخرت میں لینا چاہتا ہوں اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام آئے تو ان کے لیے ایسا عمدہ کھانا تیار کیا گیا کہ انہوں نے اس جیسا کھانا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اسے دیکھ کر فرمایا ہمیں تو یہ کھانا مل گیا لیکن وہ مسلمان فقرا جن کا اس حال میں انتقال ہوا کہ ان کو پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہ ملتی تھی ان کو کیا ملے گا؟ اس پر حضرت عمر بن ولیدؓ نے کہا کہ انہیں جنت ملے گی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور فرمایا اگر ہمارے حصے میں دنیا کا یہ مال ومتاع ہے اور وہ جنت لے جائیں تو وہ ہم سے بہت آگے نکل گئے اور بڑی فضیلت حاصل کر لی۔ (ابن جریر)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے (حضرت عمرؓ نے ان کو کھانا کھلایا تو) حضرت عمرؓ کو ایسا لگا کہ انہوں نے کم کھایا ہو (وہ لوگ عمدہ کھانا کھانے کے عادی تھے اور حضرت عمرؓ کا کھانا انتہائی سادہ تھا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے عراق والو! اگر میں چاہتا تو میرے لیے بھی عمدہ اور نرم کھانے تیار کیے جاتے جیسے تمہارے لیے کیے جاتے ہیں لیکن ہم دنیا کی چیزیں کم سے کم استعمال کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا بدلہ آخرت میں ملے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک قوم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ ان سے قیامت کے دن یہ کہہ دیا جائے گا:

أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (الاحقاف: ۲۰)

''تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے''۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت حسنؒ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دن مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے اور جب وہ سو کر اٹھے تو ان کے جسم پر کنکریوں کے نشان تھے اور لوگ (ان کی اس سادہ اور بے تکلف زندگی پر حیران ہو کر) کہہ رہے تھے یہ امیر المومنین ہیں، یہ امیر المومنین ہیں۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت مجمع بن سمعان تیمیؒ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اپنی تلوار لے کر بازار میں آگئے اور فرمایا مجھ سے میری تلوار خریدنے کے لیے کون تیار ہے؟ اگر لنگی خریدنے کے لیے میرے پاس چار درہم ہوتے تو میں تلوار نہ بیچتا۔ (البدایۃ)

حضرت عبداللہ بن زریرؒ کہتے ہیں کہ میں عیدالاضحیٰ کے دن حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے ہمارے سامنے بھوسی اور گوشت کا حریرہ رکھا۔ ہم نے کہا اللہ آپ کو ٹھیک ٹھاک رکھے، اگر آپ ہمیں بطخ کا گوشت کھلاتے تو زیادہ اچھا ہوتا کیونکہ اب تو اللہ نے مال بہت دے رکھا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اے ابن زریر! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ وقت کے لیے اللہ کے مال میں سے صرف دو بڑے پیالے حلال ہیں۔ ایک پیالہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے اور دوسرا پیالہ آنے والے لوگوں کے سامنے رکھنے کے لیے۔ (احمد)

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت ابو عبیدہ ابن جراحؓ کے ہاں گئے تو وہ کجاوے کی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو تکیہ بنایا ہوا تھا۔ ان سے حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ کے ساتھیوں نے جو مکان اور سامان بنا لیے وہ آپ نے کیوں نہیں بنائے؟ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! قبر تک پہنچنے کے لیے یہ سامان بھی کافی ہے۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ)

☆☆☆☆☆

26 جون: صوبہ غزنی ضلع اندڑ کے علاقے پرکتو میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 2 سپلائی اور 3 سیکورٹی کی سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 8 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

محمد یونس قریشی

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ اس جلیل القدر ماں کے فرزند تھے جن کے متعلّق سید المرسلین، خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''میں جنگ اُحد میں ام عمارہ کو برابر اپنے دائیں بائیں لڑتے دیکھتا تھا''۔ اور جس کے حق میں اللہ کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی کہ ''اے اللہ! ام عمارہ کو جنت میں میرے ساتھ کیجیو''۔

حضرت حبیبؓ نے اسی شجاع ماں کا دودھ پیا تھا، وہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنونجار سے تعلّق رکھتے تھے۔ باپ کا نام زید بن عاصم تھا جو اُن کے بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

حبیبؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔

علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ ۳ ہجری میں حبیبؓ اپنی بہادر والدہ حضرت ام عمارہ اور بھائی عبداللہ کے ساتھ جنگ اُحد میں شریک ہوئے اور آخر تک نہایت ثابت قدمی کے ساتھ لڑتے رہے۔ قیاس ہے کہ انہوں نے بعد کے غزوات میں بھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ پاک کے آخری دنوں میں یمامہ کے رئیس مسیلمہ کذاب نے مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خط لکھ بھیجا:

> ''مسیلمہ رسولِ خدا کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے نام
> السلام علیک۔ میں آپ کی رسالت میں شریک ہوا۔ نصف ملک میرا، نصف قریش کا لیکن قریش ایک زیادتی پسند قوم ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب لکھوایا:

> ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مسیلمہ کذاب کے نام
> جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلام ہو اس کے بعد تجھ کو معلوم ہو کہ ملک اللہ کا ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں کے لیے ہے''۔

اس مکتوب مبارک کے بھیجنے کے چند دن بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اب مسیلمہ کذاب کھل کھیلا۔ اس نے اپنی شعبدہ بازوں اور ستم رانیوں کے بل پر لوگوں کو زبردستی اپنا معتقد بنانا شروع کردیا۔ تقریباً چالیس ہزار جنگجو عرب مرتد ہو کر اس کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے۔ جو شخص اس کی نبوت کا انکار کرتا اس پر سخت ظلم کرتا۔

اسی زمانے میں ایک دن حضرت حبیب بن زیدؓ عمان سے مدینہ آرہے تھے کہ اس ظالم کے ہاتھ پڑ گئے۔ اس نے اُن سے پوچھا:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''

حضرت حبیبؓ نے جواب دیا: ''وہ اللہ کے سچّے رسول ہیں''

مسیلمہ بولا: ''نہیں یہ کہو کہ مسیلمہ اللہ کا سچّا رسول ہے''۔

حضرت حبیب نے نہایت حقارت سے اس کی بات مسترد کردی۔ ظالم مسیلمہ نے تلوار کے ایک وار سے ان کا ہاتھ شہید کر ڈالا اور کہا: ''اب میری بات مانو گے یا نہیں؟''

حضرت حبیبؓ نے جواب دیا ''ہرگز نہیں''۔ مسیلمہ نے اب ان کا دوسرا ہاتھ بھی شہید کر ڈالا اور کہا اب بھی میری رسالت تسلیم کرلو۔

اس عاشق رسول نے ام عمارہؓ جیسی ماں کا دودھ پیا تھا۔ بولے، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ اشهد ان محمدا رسول الله۔

اب مسیلمہ فرطِ غضب سے دیوانہ ہوگیا اور اس نے حضرت حبیبؓ کا ایک ایک بند کاٹنا شروع کیا۔ ظالم، راہِ حق میں ان کا رقصِ بسمل دیکھ کر قہقہے لگاتا رہا۔ حضرت حبیبؓ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے لیکن راہ تسلیم و رضا سے ان کے قدم ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ڈگمگائے۔

> بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
> خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت راہ

حضرت ام عمارہؓ نے اپنے مجاہد فرزند کی مظلومانہ شہادت کی خبر سنی تو ان کی ثابت قدمی پر اللہ کا شکر بجالائیں لیکن دل میں عہد کرلیا کہ اللہ نے توفیق دی تو مسیلمہ سے اس ظلم کا خود بدلہ لے کر رہیں گی۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو مسیلمہ کذاب کی سرکوبی پر مامور کیا تو حضرت ام عمارہؓ بھی اپنے دوسرے فرزند حضرت عبداللہ کے ساتھ حضرت خالدؓ کے لشکر میں شامل ہوگئیں۔ مسیلمہ نے مسلمانوں کے مقابلے کی زبردست تیاری کی اور چالیس ہزار جنگجوؤں کو میدانِ جنگ میں لا کھڑا کیا۔ عقرباء (یمامہ) کے مقام پر مرتدین اور اہل حق کے درمیان اس دور کی خونریز ترین جنگ لڑی گئی۔ (مورخ طبری کا بیان ہے کہ مسلمانوں کو اس سے زیادہ سخت معرکہ کبھی پیش نہیں آیا) کبھی مسلمان پیچھے ہٹ جاتے اور کبھی وہ مرتدین کو پیچھے دھکیل دیتے۔

حضرت خالدؓ نے لڑائی کا یہ رنگ دیکھا تو انہوں نے مسلمانوں کے تمام قبائل کو الگ الگ کردیا اور اعلان کیا کہ ہر قبیلہ اپنے اپنے علَم کے نیچے لڑے تاکہ پتہ چل جائے کہ آج کون راہِ حق میں ثابت قدمی دکھاتا ہے، اس تدبیر کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ (بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

26 جون: صوبہ کنڑ کے ضلع وٹہ پور میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امریکی فوجی اتارے گئے، اس لڑائی کے دوران 13 امریکی اور 2 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

لیٹنے اور سونے کے آداب

حکیم محمود احمد ظفر

۸۔ اس چھت پر نہیں سونا چاہیے جس پر منڈیر یا جنگلہ وغیرہ کی روک تھام نہ ہو، کیونکہ اس پر سے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من بات علی ظهر بیت لیس علیه حجاب فقد برأت من الذمة

۹۔ سوتے وقت اللہ کا ذکر اور ماثور و منقول دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت دعائیں مروی ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱) سونے سے قبل ''**سبحان الله**'' ۳۳ مرتبہ، ''**الحمدلله**'' ۳۳ مرتبہ، ''**الله اکبر**'' ۳۴ مرتبہ پڑھ کر پھر یہ پڑھے **لا اله الاالله وحده لا شریک له له الملک وله الحمدوهو علی کل شئی قدیر**۔ (مسلم)

سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے کام کاج کے لیے ایک خادم مانگا۔ اس مطالبہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ جب بستر پر آرام واستراحت کے لیے آؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ، سو بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے ایک خادم سے بہتر ہے''۔

(۲) سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات ''**المفلحون**'' تک اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ''**لله ما فی السماوات**'' سے آخر تک پڑھے۔

(۳) سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بستر پر سونے کے لیے آئے تو بسم اللہ کہہ کر اپنے بچھونے کو کنارے سے پکڑ کر تین بار جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کیا چیز آ گئی ہے۔ پھر داہنی کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

باسمک الله وضعت جنبی وباسمک ارفعه اللهم ان امسکت نفسی فاغفرلها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین من عبادک (بخاری، مسلم، ابو دائود)

''اے اللہ! میں تیرے نام سے اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا، اے اللہ! اگر تو اس نیند میں میری جان قبض کر لے تو اسے بخش دے اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما، اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے''۔

(۴) ایک اور حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے، پھر یہ دعا فرماتے:

اللهم باسمک اموت واحییٰ (بخاری، مسلم)

''اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوتا ہوں''۔

(۵) ایک حدیث میں یہ دعا بھی مروی ہے:

اللهم اسلمت نفسی الیک وفوضت امری الیک ووجهت وجهی الیک وألجات ظهری الیک رغبةً ورهبةً الیک لاملجاء ولا منجامنک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت (بخاری، مسلم، ترمذی)

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرا مطیع بنالیا ہے اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنے منہ کو تیری طرف متوجہ کر دیا ہے اور اپنی پیٹھ تیری طرف لگا دی ہے، یہ سب کچھ تیری رحمت کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے کیا ہے اور نجات تیری ہی طرف سے ہے، ایمان لایا میں تیری کتاب پر جس کو تو نے اتارا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا''۔

(۶) سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے ایک اور دعا مروی ہے:

اللهم انت خلقت نفسی وانت توفها لک مماتها ومحیاها ان احییتها فاحفظها وان امتها فاغفرلها اللهم اسئلک العافیة (مسلم، نسائی)

''اے اللہ! تو نے میرے نفس کو پیدا کیا اور تو ہی اسے مارے گا، اس کی موت و زیست تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر اسے موت دے تو اس کی بخشش فرما، اے اللہ! میں آپ سے عافیت طلب کرتا ہوں''۔

(۷) سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو ''**قل هو الله احد**''، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے، پہلے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر، منہ اور جسم کے سامنے حصّہ پر لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا تین بار کرتے۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

(۸) دوران نیند بیدار ہو جائے تو یہ پڑھے:

لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمدوهوعلی کل شئی قدیر سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اکبر ولاحول ولا قوة الا بالله

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

26 جون: صوبہ کنڑ کے ضلع وٹہ پور میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو بھی مار گرایا اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

(قسط ششم)

میدان جہاد کے عملی تجربات

(شیخ ابومصعب مجاہدین کے درمیان ممتاز عالم اور حکمت عملی کے ماہر کے طور پر معروف ہیں، ان کو پاکستانی خفیہ اداروں نے ۲۰۰۵ء کے ماہ رمضان میں کراچی سے گرفتار کر کے امریکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا)

الشیخ ابومصعب السوری فک اللہ اسرہٗ

ہمارے ممالک میں ارتداد اور نفاق کی قوتوں سے مزاحمت کے دوران اہم ترین عسکری اہداف یہ ہیں:

۱۔عرب اور اسلامی حکومتیں:

یہ کام صرف ان کے بادشاہوں، صدور، شہزادوں، اہم وزیروں اور سینئر اہل کاروں کو نشانہ بنا کر کیا جانا چاہیے، خصوصاً وہ جن پر امریکی جارحیت کا منصوبہ انحصار کرتا ہو، یا وہ سینئر اہل کار اور اونچے طبقے کے لوگ جو سیکورٹی مہم کے لیے انتہائی ناگزیر ہوں۔صرف ان اعلیٰ مرتد لیڈروں کا صفایا اور ان پر حملہ کرنا مطلوب ہے جو امریکی غاصب مہمات کے اتحادی ہیں۔

۲۔وہ امنیاتی، عسکری اور سیاسی قوتیں جو براہ راست قبضے کے معاون ہوں:

جیسا کہ عراقی پولیس اور کشمیری پولیس کا معاملہ ہے......اور فوج کا وہ گروہ جوان (امریکیوں) کی قیادت کے تحت سرگرم عمل ہو۔ہمیں ان اداروں پر حملہ کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ یہ پھیلیں، اور ان کی موجودگی قابض قوت کو اپنی فوج کے استعمال سے مستغنی کر دے (یہ صرف براہِ راست اور صریح قبضے کی صورت میں ہوگا)

۳۔سیکورٹی قوتیں، اور حکومتی فوج اور سپاہی جو مجاہدین اور اسلام پسندوں کو نشانہ بناتے ہیں:

ہم ان سے صرف دفاعی طور پر لڑیں گے اور ان کو حملوں کا ہدف نہیں بنائیں گے۔لیکن، یہ ضروری ہے کہ ان کو اسلامی، ملی اور جذباتی خطاب کا نشانہ بنایا جائے تا کہ یہ مزاحمت میں شامل ہو جائیں، اور ان کے سپاہیوں اور افسروں کی ایسے کردار کی طرف رہنمائی کی جائے کہ وہ اپنے دین اور امت کے دفاع کی خاطر لڑیں۔

لیکن اس صورت میں کہ وہ مجاہدین کی مخالفت کریں اور ان کو قتل کرنے کا قصد کریں، ان کو قید کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ کریں تو ضروری ہے کہ ان سے لڑتے ہوئے اپنی جان خطرے میں ڈال دی جائے لیکن ان کے آگے ہتھیار نہ ڈالیں۔ان سے کیا جانے والا قتال طائفہ ردہ اور کفر کے خلاف قتال ہے۔(منہج کے نظریے میں اس کی وضاحت کی گئی تھی)

یہ ضروری ہے کہ جہادی تحریک کے نوجوانوں کے درمیان جہاں تک ہو سکے ہتھیار نہ ڈالنے، قید سے انکار کرنے اور لڑتے لڑتے شہید ہو جانے کا کلچر عام کیا جائے۔

۴۔استعمار کے داعی اور علمبردار:

عرب اور اسلامی معاشروں میں سیکولر اور جمہوریت پسند مخالفینِ اسلام کا ایک نیا طبقہ وجود میں آیا ہے جو عسکری، سیاسی، نظریاتی اور ثقافتی غرض ہر سطح پر امریکی مہم کا کھلم کھلا استقبال کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی ایک مثال مشہور ڈاکٹر سعد الدین ابراہیم ہیں۔یہ مرتد اور منافق نمونے آج کھلم کھلا کام کرتے ہیں، معاشرتی زندگی کے اداروں اور جمہوریت کی دعوت کے بہانے امریکی آڑ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔یہ لوگ بہت زیادہ پھیل چکے ہیں، باقاعدہ ادارے اور منصوبہ عمل چلاتے ہیں اور امریکہ سے ملنے والی بڑی بڑی امدادوں پر پلتے ہیں۔یہ لوگ عالمی جہاد کے حلقوں کے اہم ترین اہداف میں سے ہیں۔جہادی حلقوں کو چاہیے کہ وہ ان کے لیڈروں کو قتل کر کے ان کا صفایا کریں اور ان کے اداروں کو اڑا دیں، جلا دیں اور تباہ کر دیں، کہ ان کا انجام بھی مسجد ضرار جیسا ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلانے اور مٹانے کا حکم دیا تھا۔

۵۔امریکی اور صیہونی فروغ کے منصوبے:

آج امریکہ کا سٹریٹیجک حملہ عرب اور مسلمان ممالک میں نظریاتی، ثقافتی، منہجی یا اکیڈمیوں اور جامعات کی صورت میں منصوبہ جات کے پھیلاؤ پر انحصار کرتا ہے۔ان کا ہدف یہ ہے کہ ایک طرف استعماراتی ثقافت کو فروغ دیا جائے اور دوسری طرف مقامی سطح پر ایک ایسی امریکہ زدہ نوجوان نسل سامنے آئے، یا انہیں امریکہ و چند دیگر اتحادی ممالک میں بھیجا جائے، کہ وہ وہاں سے ڈپلومے حاصل کریں، تجربات اخذ کریں اور آئندہ آنے والے امریکی زمانے میں 'عظیم تر مشرقِ وسطیٰ' کے رجال اور حکمران بننے کے اہل ہو جائیں۔

امریکی میڈیا ان امریکی ساختہ گروہوں کو مشہور کرتا ہے اور انہیں مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے سامنے یا پھر عرب اور اسلامی دنیا میں معاشی، سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے اونچے طبقے کے لوگوں کے سامنے اتباع کے لیے نمونہ بنا کر پیش کرتا ہے۔یہ منصوبے 'وادی عربہ منصوبے' کی قبیل سے ہی ہیں جو اسرائیل اور اردن کی درمیانی حدود پر واقع ہے۔ایسے ادارے اور شعبے اڑانا، تباہ کرنا اور جلانا مزاحمت کے اولین اہداف میں سے ہے۔ان کے تعلیم یافتہ لوگ، معاونین، اور ان کے بنیادی کفیل (sponsors) قتل اور اغوا کے لیے اہم ترین اہداف میں سے ہیں۔یہ وہ مرتدین اور منافقین ہیں جو ائمہ کفر کے کبار میں سے ہیں، یہ اللہ کے دین میں طعن کرتے ہیں اور مسلمانوں سے خیانت کرنے والے ہیں۔

۶۔اللہ کے دین میں طعن کرنے والوں میں سے اہم لوگ اور استعماری فکر رکھنے والے میڈیا کے وہ افراد جو مجاہدین کے خلاف برسر پیکار ہیں:

یہ وہ گروہ ہے جو ان دنوں میں بہت زیادہ پھیلنا شروع ہو گیا ہے، اس میں ادبی افراد، شاعر، مفکر، مصنفین اور صحافی وغیرہ شامل ہیں۔یہ لوگ آج کھلم کھلا اور اعلانیہ، کسی خوف اور حیا سے عاری ہو کر عقائد اسلام پر یلغار کر رہے ہیں۔ان لوگوں نے اللہ کے دین اور جہاد سے منہ موڑ کر تکبر کا راستہ اختیار کیا ہے......اور 'دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم' (جو انہوں نے

26 جون: صوبہ کاپیسا ضلع تاگ میں مجاہدین نے ڈرون جاسوس طیارہ مار گرایا۔

اس کا نام رکھا ہوا ہے) کے پردے اور آڑ میں کام کرتے ہیں، اور اللہ کے دین اور اس کے اولیا سے اپنے دلوں میں پوشیدہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اسلامی تحریکوں کے افراد اور ادارے ان کے ساتھ مکالمے اور سیٹلائیٹ چینلوں کے ذریعے مسلسل نوک جھوک کرتے رہتے ہیں۔

البتہ یہ مقابلہ فریق مخالف کے احترام کے عنوان کے تحت اور دوسرے کی رائے کا اعتراف کرتے ہوئے کیا جاتا ہے جو بے کار ہے۔ کیونکہ یہ لوگ محض جاہل یا مخالفین نہیں ہیں، اگرچہ یہ اچھے طریقے سے بات چیت کرتے ہیں، ان میں اکثر اصلاً مسلمان لیکن واقعتاً مرتد ہیں۔ یا اصلاً مسلمان نہیں ہیں، جیسا کہ مسلمان معاشروں میں موجود عیسائی اور دہریوں کی اقلیتیں۔ یہ ذمی نہیں ہیں اور اگر ہوتے بھی تو اسلام اور اس کے پیروکاروں کے خلاف ان کی پروپیگنڈا مہمات کے باوجود یہ ذمہ ساقط ہو جاتا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن نے صراحت کے ساتھ 'ائمہ کفر' کا نام دیا ہے اور ان سے قتال کرنے کا حکم دیا ہے، پس اس حکم پر لبیک کرتے ہوئے ان کو قتل کرنا واجب ٹھہرتا ہے جو اللہ نے اپنی عظیم کتاب میں دیا ہے: وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ۔ ''اور اگر یہ عہد کے بعد پھر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر حملے شروع کر دیں تو کفر کے علم برداروں سے جنگ کرو، کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ باز آ جائیں۔'' (التوبہ: ۱۲)

ے۔ فسق، رذائل اور بدچلنی کے داعیوں اور مسلمانوں کے درمیان فحاشی پھیلانے والے ادارے:

آج امریکی یہودی، صلیبی یلغار کا اولین ہدف مسلمانوں کی دینی، اخلاقی، ثقافتی اور نظریاتی بنیادوں کی تباہی ہے۔ اس کا ایک طریقہ کار یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان فحاشی، بدچلنی، زنا، فجور، بے پردگی، عریانی اور مرد وزن کے اختلاط کی ثقافت کو عام کیا جائے اور اس کے علاوہ دیگر اجتماعی خرابیوں کو پھیلایا جائے۔ بہت سے پروپیگنڈا کرنے والے اور ابلاغی ادارے اس کام کے لیے کھل چکے ہیں، انہوں نے بہت سے دانش ور، فن کار، ادیب اور اسی طرح کے دوسرے لوگوں کو بھرتی کیا ہے۔ ان لوگوں کا ایک بہت بڑا اور اہم آلہ سیٹلائیٹ ٹی وی چینل اور کیبل نیٹ ورک ہیں جن میں سرمایہ کاری کرنے والے فساد اور فسق وفجور میں غرق کروڑ پتی، کچھ امیر کبیر خلیجی عربی اور سعودی وغیرہ شامل ہیں، مثلاً فحش شہزادہ ولید بن طلال بن عبدالعزیز اور اس کا سیٹلائیٹ نیٹ ورک 'روٹانا' وغیرہ۔

کچھ قابل احترام ابلاغی ادارے اور اسلامی تحریکوں سے منسلک کچھ افراد فساد، بدچلنی اور رذائل کے اس متعفن طوفان اور تیزی سے پھیلنے والی وبا کو مکالمات اور بحثوں کے ذریعے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ فضائل اور بھلائیوں کی ثقافت کو پھیلانے اور مسلم امت کی دینی اور اخلاقی شناخت کی حفاظت کے لیے کوشاں ہیں۔

جب جراثیم، وبائیں اور ٹڈیاں پھیل جائیں تو محض مکالمات کافی نہیں ہوتے! صرف جراثیم کش ادویات اور کیڑے مار دوائیاں ہی کام کرتی ہیں اور یہ ہر سمجھ دار شخص کے لیے خود ہی واضح ہے۔

چنانچہ، شرعاً، عقلاً اور منطقاً ضروری ہے کہ یہ ادارے اور ان کے اہم ترین افراد، ان کے داعی اور لیڈر دھماکوں، تباہی اور قتل کا ہدف بنیں۔

ان مثالوں میں شہزادہ ولید بن طلال اور اس جیسے لوگ، روٹانہ سیٹلائیٹ چینل، پروگرام 'ویڈیو کلپ' اور 'سٹار اکیڈمی' اور طاعون کی دیگر صورتیں شامل ہیں جو لبنانی سیٹلائیٹ چینلوں، رذائل اور دیگر فحاشی کے نشر کرنے والوں کے ذریعے پھیل رہی ہیں۔

بے شک ہمارا پیمانہ صبر سے لبریز ہو چکا ہے، لیکن اس کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان میں سے ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ جنگ چھیڑ دی جائے، بلکہ صرف ان کے لیڈروں کے ساتھ (جنگ کافی ہے)؛ فن اور ادب کے لیڈر، لیکن اس سے بھی پہلے معاشی لیڈر جو امت مسلمہ کے دین اور اخلاق کے اوپر شیطانی دروازے کھولنے کے لیے مال خرچ کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ''بے شک جو لوگ ایمان والوں کے درمیان فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔'' (النور: ۱۹)

ایک نہایت اہم تنبیہ!!

مسلمان علما کے گروہ یا اسلامی بیداری سے منسلک داعیان اور قائدین سے وابستہ کچھ ایسے افراد ہیں جو مجاہدین سے علیحدہ ہو گئے تھے، دنیاوی فائدوں یا حکومتی عہدوں کی لالچ میں یا پھر انہیں ظلم وجبر کا ڈر تھا اور دہشت گردی اور شدت پسندی کی تہمت سے بچنا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے 'اعتدال پسند اسلام'، 'دوسروں کے احترام' اور 'درمیانی راہ' کے گیت گنگنانا شروع کر دیے اور اسلام کا ایسا چہرہ پیش کیا جو امریکی معیارات سے مطابقت رکھتا ہو۔ ان میں سے بعض تو اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے فریضۂ جہاد کے مبادیات پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہدین کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے، اور مجاہدین پر، ان کی قیادت پر، اللہ کے سپاہیوں پر سفاکانہ حملے کا آغاز کر دیا ہے اور ایسے فتاویٰ صادر کرنے شروع کر دیے ہیں جو ان پر فساد فی الارض کے مرتکب ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔ وہ حکمرانوں اور استعمار کے مقتدر افراد کو یہ فتاویٰ جاری کرتے ہیں کہ مجاہدین 'خارجی' ہیں اور مفسد ہیں، ان کو قتل کرنا، ان کو قید کرنا اور تعذیب کا نشانہ بنانا حلال ہے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجاہدین کا یہ گروہ جنت میں نہیں جائے گا! حتیٰ کہ انہوں نے عام مسلمانوں کو مرتد حکمرانوں اور استعماراتی قوتوں کی سیکورٹی ایجنسیوں سے تعاون کی دعوت دینی شروع کر دی کہ وہ مجاہدین کے راز افشا کریں اور دہشت گردی کے خلاف تعاون اور مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کے تحت ان کی مخبری کریں۔

یہاں میں ایک بہت اہم نکتے کی طرف اشارہ کروں گا:

اس حقیقت کے باوجود کہ ان میں سے اکثر نے یہ سب کچھ مومنین کے خلاف

27 جون: صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں مجاہدین نے افغان فوج کے کاروان پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 6 فوجی رینجرز گاڑیاں جل کر خاکستر ہو گئیں اور 6 افغان فوجی ہلاک، 7 زخمی ہوئے۔

برسرِ پیکار مرتدین اور منافقین کے حکم پر کیا ہے اور ان کی وفاداریاں طاغوت اور کافر غاصبین کے ساتھ ہیں، اور شرعاً ان میں سے اکثر کا خون ان کے ارتداد، خیانت اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کی وجہ سے حلال ہے۔ لیکن، بہرطور یہ عالمی دعوت و جہاد کی حکمت عملی کی اساس میں سے ہے کہ شیطان کے پرچارکوں اور علمائے سلطان کے اس زندیق گروہ کے ساتھ جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہیں، اور جو کوئی ان کی طرف توجہ کرے اسے اس میں گرا دیتے ہیں، ان سے مقابلہ دلیل و حجت، شرعی، سیاسی دلائل اور عقلی حقائق کی بنیاد پر ہوگا۔

اگرچہ ان میں سے بہت سے لوگ اس کے مستحق ہیں کہ اُن کی گردنیں ماری جائیں لیکن اس سے عظیم مفاسد برپا ہو سکتے ہیں جو کسی سے مخفی نہیں، یعنی مسلمانوں کے درمیان تلوار کا چلنا، ان علما کی متعصّبانہ اتباع، مجاہدین کے خلاف ان کی جنگ اور جہاد کی مخالفت میں دشمنوں کی صف میں جا شامل ہونا...... اور اسی طرح کے جو دوسرے بڑے بڑے فساد ہو سکتے ہیں۔

ان کے ساتھ جیسا کہ ہم تاکید کر چکے ہیں مقابلہ حجت اور بیان کے زور پر ہونا چاہیے۔ اسلحہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے غاصبین اور بڑے بڑے مرتدین اور خائنین میں سے ان کے اہم معاونین کو ہدف بنانے کے لیے اٹھنا چاہیے۔ نیز طواغیت کے جن فوجیوں سے مجاہدین لڑنے کا قصد رکھتے ہوں ان سے قتال میں دفاع طور پر استعمال ہونا چاہیے۔ یہ عالمی دعوت و جہاد کے سیاسی اور عسکری نظریے کی حکمت عملی کی نہایت اہم اساس ہے۔

دوم: غاصبین کو ان کے ملکوں میں؛ امریکہ کے قلب اور اس کے عسکری حلیف ممالک کے علاقوں میں نشانہ بنانا

جہاں تک امریکہ یا اس کے کسی بھی حلیف ملک کو اس کے اپنے علاقے میں ہدف بنانے کی بات آتی ہے، یا کسی ایک کو ہدف بنانے اور دوسرے کو چھوڑ دینے، یا اس کو ہدف بنانے اور پھر چھوڑ دینے کی، یا پھر کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ ہدف بنانے کی...... تو یہ اس بحث کی جگہ نہیں ہے، بلکہ (اس کی جگہ) پہلا اور دوسرا باب ہے، جو شرعی اور نظریاتی نقطہ نظر اور اسی طرح عالمی دعوت و جہاد کے سیاسی مبادیات کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ یہاں، البتہ ہم اس معاملے کا عسکری پہلو سے جائزہ لیں گے، ایسی حالت میں جبکہ کسی ریاست کو ہدف بنانا جہاد کے سیاسی مفاد میں ہوگا۔ جب کبھی کسی ریاست کو اسلامی شریعت کے مطابق ہدف بنانا جائز ہوگا، اور یہ جہاد کے سیاسی مفاد میں ہوگا تو اہم ترین اہداف یہ ہوں گے:

امریکہ اور مغربی ممالک میں سے اس کے عسکری حلیفوں کے اندر اہم ترین اہداف:

۱۔ بنیادی سیاسی کردار جو مسلمانوں کے خلاف مہم کی قیادت کرتے ہیں؛ ریاستوں کے سربراہ، وزیر، عسکری اور سیکورٹی قائدین۔

۲۔ بڑے بڑے سٹریٹیجک معاشی اہداف جیسے سٹاک ایکسچینج، ایندھن اور تیل کی تنصیبات، ہوائی اڈے، بندرگاہیں، ریلوے لائنیں، پل اور ہائی وے انٹرسکشن، ہائی ویز پر بنی سرنگیں، میٹرو سسٹم، سیاحتی اہداف اور اس کے علاوہ دیگر معاشی مصادر اور وسائل۔

۳۔ عسکری مراکز اور بیرک جہاں فوجیں بڑی تعداد میں ہوتی ہیں، خصوصاً یورپ میں قائم امریکی مراکز۔

۴۔ صلیبی، صیہونی اور عیسائی صلیبی ابلاغی اداروں میں سے میڈیا سے منسلک افراد اور مراکز جو مسلمانوں کے خلاف جنگ کی قیادت کر رہے ہیں اور ان پر حملوں کو حق بجانب ٹھہراتے ہیں۔

۵۔ مرکزی معلومات اور کمپیوٹر کے مراکز جو ریاست کے اندر مختلف اداروں کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں، کیونکہ اس سے ریاست کی سرگرمیاں مکمل طور پر معطل ہو جائیں گی۔

۶۔ وہ جگہیں جہاں یہودی جمع ہوں، ان کے بڑے بڑے سربراہان اور یورپ میں ان کے ادارے؛ عبادت کی جگہوں اور کنیسوں سے اجتناب کرتے ہوئے۔

۷۔ ان ممالک کے حکومتی اداروں کے سرکاری دفاتر جو جنگ میں شریک ہیں، ریاستی سطح پر بھی اور سیاسی اور عسکری اتحادوں کی سطح پر بھی جہاں وہ ظلم میں شریک ہوں، مثلاً نیٹو اور یورپین یونین کے دفاتر، یہاں ایسے فیصلوں کی ضرورت ہوگی جن کو سیاسی پہلو سے باریک بینی سے دیکھا جا چکا ہو۔

۸۔ امریکہ کے مرکزی شہروں اور اس کی اتحادی مغربی ریاستوں میں سیکورٹی اور استخباراتی مراکز کی عمارتیں۔

۹۔ امریکہ اور مغرب میں عام شہریوں کو مارنا، ان کو جنگ سے باز رکھنے کے لیے یا پھر بدلے میں (عورتوں اور بچوں سے بچتے ہوئے جہاں وہ مردوں سے علیحدہ ہوں، ایسی جگہوں پر جو مردوں کے لیے مخصوص ہوں جیسے تعلیمی ادارے وغیرہ)

یہ امریکہ اور اس کی اتحادی قوتوں کی کسی سفاکانہ حرکت کے جواب میں ہوگا۔ حملے کی وہ صورت جو ریاستوں کو پیچھے ہٹاتی ہے اور حکومتوں کو گراتی ہے، وہ عوام کا قتل عام ہے۔ یہ انسانوں کے مجمع کو ہدف بنا کر کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ جانی نقصان پہنچایا جا سکے اور یہ نہایت آسان ہے کیونکہ ایسے اہداف کثرت سے پائے جاتے ہیں، جیسے کھیلوں کے پرہجوم میدان، سالانہ اجتماعی مواقع، بڑی بڑی بین الاقوامی نمائشیں، رش والے بازار، بھیڑ والی عمارتیں، اونچی اونچی عمارتیں وغیرہ۔

اہم نوٹ! شیخ سوری فک اللہ اسرہ کی یہ حکمت عملی جس میں عام تباہی کا ذکر ہے وہ صرف اور صرف امریکہ اور مغربی ممالک کے لیے ہے۔ اس کا انطباق مسلمان معاشروں پر کسی صورت نہیں ہوتا...... مسلمان معاشروں کے لیے جن اہداف کا تذکرہ شیخ سوری فک اللہ اسرہ نے کیا ہے' ہمارے ہاں پاکستان میں اُن کا فیصلہ شرعی رہنمائی اور حکمت عملی پر غور کر کے مجاہدین کی قیادت ہی کرے گی اور انفرادی طور پر مجاہدین کا خود سے کوئی عملیہ طے کر لینا قطعاً بھی درست نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

28 جون: 8 فدائین نے کابل شہر کے وسط میں واقع کابل انٹرکانٹینینٹل ہوٹل پر حملہ کیا۔ حملے میں 90 سے زائد صلیبی اور مرتدین ہلاک ہوئے جن میں اکثریت افسران کی ہے۔

(قسط دوم)

اسلام اور جمہوریت: باہم متصادم ادیان

شیخ ابومصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ

اور اللہ سبحانہ، کا فرمان ہے

فَاستَمسِکْ بِالَّذِیْ اُوحِیَ اِلَیْکَ اِنَّکَ عَلَی صِرَاطٍ مُّستَقِیْمٍ (الزخرف: ۴۳)

'جو وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے اسے مضبوط تھامے رہیں بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم راہ راست پر ہیں''۔

اور اللہ جل مجدہ نے فرمایا

اتَّبِعُوا مَا اُنزِلَ اِلَیکُم مِّن رَّبِّکُمْ وَلاَ تَتَّبِعُوا مِن دُونِہِ اَوْلِیَاءَ قَلِیْلاً مَّا تَذَکَّرُونَ (الاعراف: ۳)

''تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو''۔

اور اللہ سبحانہ، نے فرمایا

وَاَنَّ ھَذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوہُ وَلاَ تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَن سَبِیْلِہِ ذَلِکُمْ وَصَّاکُم بِہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ (الانعام: ۱۵۳)

''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''جو کوئی اس دین میں نئی چیز ایجاد کرے جو اس کا جز نہیں تو وہ رد ہے''۔

ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''بلاشبہ تم میں سے جو کوئی بھی زندہ رہے گا وہ کثرت اختلاف دیکھے گا۔ پس تم پر لازم ہے کہ میرے بعد میری سنت پر جمے رہو اور خلفائے راشدین المھدیین کی سنت پر۔ اس کو دانتوں کی مضبوطی سے تھامے رہو اور دین میں ہر نئی بات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔

جمہوریت کا دعویٰ ہے کہ عوام ہی حاکم اور مرجع ہیں۔ اور تمام معاملات میں عوام کی رائے ہی حتمی ہے۔ درحقیقت اس نظام کا نعرہ ہے، ''عوام کے فیصلے کو رد کرنے والا کوئی نہیں، اس کے احکام ہی اٹل ہیں، حکم عوام کے لیے ہے اور اُنہی کی طرف ہی رجوع کیا جا سکتا ہے، تقدس صرف عوام کے فیصلوں کو حاصل ہے، اور اُن کی اختیار کردہ چیز فرض کا درجہ رکھتی ہے، عوام کی رائے ہی مقدم و محترم ہے، عوام کے بنائے ہوئے قوانین حکمت وعدل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو ان کو تھامے وہی سرفراز ہو سکتا ہے۔ اور جو کوئی ان قوانین کو ترک کر دے تو ذلت اس کا مقدر ہے۔ جس چیز کو عوام کی اکثریت حلال کر دے وہی حلال ہے اور اکثریت جس کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرما دے وہ قطعی حرام ہے۔ اور جس نظام، قانون یا شریعت پر عوام راضی ہوں وہی معتبر ہے اور جس کو عوام رد کر دیں وہ کالعدم ہے۔ نہ تو اس کی کوئی وقعت ہے اور نہ ہی اعتبار۔ چاہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کی شریعت ہی میں سے کیوں نہ ہو''۔ اور یہی شعار یعنی عوام پر عوام کی حاکمیت ہی جمہوری نظام کی اساس ہے، یہی تو وہ پہیہ ہے جس سے جمہوری نظام کی گاڑی چلتی ہے۔ اس تصور کے بغیر تو جمہوری نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

یہی وہ دین جمہوریت ہے جس کی تشہیر کی جاتی ہے اور جس کے فہم کے لیے مفکر، فلسفی اور مبلغ سرگرداں نظر آتے ہیں۔ یہی جمہوریت کا وہ حقیقی روپ ہے جس کے گرداب میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔

تفصیلات میں اختلاف وابہام کے باوجود جمہوریت کے چند اساسی نکات ہیں جس پر یہ نظام قائم ہے۔ ہم ان میں سے یہاں اہم ترین نکات کو مختصراً بیان کرتے ہیں۔

اولاً: جمہوریت اس اساس پر قائم ہے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں، اس میں عوام کو قانون سازی کا اختیار بھی شامل ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے نمائندے چنے جاتے ہیں جو معاشرے کی ترجمانی کرتے ہیں، یہ نمائندے قانون سازی کے عمل میں عوام کے وکیل ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں جمہوری نظام میں مقنن اللہ رب العزت کی بجائے انسان خود ہے۔ یعنی تشریع وتحکیم کے معاملات میں معبود ومطاع مخلوق ہے نہ کہ خالق۔ درحقیقت یہی تو کفر، شرک اور گمراہی ہے جو اصول دین اور عقیدہ توحید سے متصادم ہے۔ جس میں جاہل ومجبور انسان کو اللہ کا شریک بنا دیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو اس سب سے مبرا ہے۔ اور تحکیم وتشریع تو اس کی اہم ترین صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنِ الْحُکْمُ اِلاَّ لِلّٰہِ اَمَرَ اَلاَّ تَعْبُدُوا اِلاَّ اِیَّاہُ (یوسف: ۴۰)

''فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو''۔

اور اللہ جل شانہ نے فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِن شَیْءٍ فَحُکْمُہُ اِلَی اللّٰہِ (الشوریٰ: ۱۰)

''اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی ہی طرف ہے''۔

اللہ جل شانہ، نے فرمایا:

یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہِ اَحَداً (الکھف: ۲۶)

''اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

28 جون: مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع گلستان میں قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں سیکورٹی فورسز کی تین گاڑیاں تباہ جب کہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُون(المائدۃ: ۵۰)

"کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیّت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ اور حکم کرنے والا کون ہوسکتا ہے"۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَغَيْرَ اللّهِ أَبْتَغِي حَكَماً وَهُوَ الَّذِي أَنَزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً(الانعام: ۱۱۴)

"تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی ہے"۔

اس طرح اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاء شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ: ۲۱)

"کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں"۔

پس اللہ نے تو ایسے لوگوں کو شرکاء کے نام سے تعبیر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل کے بغیر قانون سازی کرتے پھرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ(المائدۃ: ۴۹)

"آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں"۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اتَّخَذُواْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ(التوبۃ: ۳۱)

"اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنایا ہے"۔

یہ قول حضرت عدیؓ بن حاتم کی حدیث ہی میں منقول ہے، جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیت کی حالت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا:

اتَّخَذُواأَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ(التوبۃ: ۳۱)

"ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا"۔

عدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے تھے" ان کی مراد یہ تھی کہ نہ تو ہم ان کے لیے قربانی کرتے ہیں، نہ ہی ان سے دعا مانگتے ہیں اور نہ ہی ان کے سامنے جھکتے ہیں۔ عدیؓ عبادت کو ان ہی چیزوں میں محدود سمجھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا وہ اللہ کے حلال کردہ کو حرام نہیں ٹھہرا لیتے تھے اور تم بھی پھر اسے حرام ہی جانتے تھے اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار نہیں دیتے تھے اور پھر تم بھی اسے حلال جانتے تھے؟ عدیؓ کہتے میں نے کہا جی ہاں، یہ تو ایسے ہی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ان کی عبادت کرنا ہے۔

اللہ سید قطبؒ پر رحمت نازل فرمائے وہ کہتے ہیں:

'دنیا کے تمام نظاموں میں لوگ اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب قرار دیتے ہیں۔ اور یہی کچھ اعلیٰ وارفع جمہوریتوں میں بھی ہوتا ہے۔ عین اسی طرح جیسے فرد واحد کی حکومت میں۔ اور یہ سب کچھ ایک سا ہی ہے' اور ان کا کہنا ہے "نوع انسانی پر الوہیت کی واضح ترین نشانیوں میں سے ہے کہ بندے ہی بندوں پر حاکم بن جائیں اور ان کی زندگی کے لیے قوانین وضع کرنے لگیں اور ان کے لیے میزان قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جو کوئی بھی اس طرح کے افعال کا مرتکب ہو اور قانون سازی کے دعوے کرے تو دراصل وہ اللہ کے سوا رب بننے کا دعویدار ہے"۔

بلاشبہ وہ ذات جو تحلیل وتحریم کا حق رکھتی ہے صرف اللہ واحد کی ہے۔ اور انسانوں میں کوئی بھی چاہے وہ فرد واحد ہو یا کوئی بھی ادارہ، کوئی قوم ہو یا پوری نوع انسانی اللہ کی اجازت کے بغیر اور اللہ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف کرتے ہوئے یہ حق ہرگز نہیں رکھتے۔

ثانیاً: جمہوریت کی بنیاد دین وعقیدہ کی آزادی پر ہے لہٰذا جمہوریت میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے کہ جو مرضی عقیدہ اپنائے اور جس مرضی مذہب کو قبول کرے اور جس مذہب کو چاہے رد کردے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دینِ متین ہی کیوں نہ ہو۔ اور بلاشبہ یہ معاملہ تو قطعاً ناقابلِ قبول اور مبنی بر فساد ہے۔ اور بہت سی نصوص شرعیہ سے متصادم بھی۔ اس کے بارے میں حکم شرعی بالکل واضح ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے دین سے ارتداد کی راہ اختیار کرے تو اس کی سزا قتل ہے۔ جیسا کہ بخاری ودیگر کتب احادیث میں وارد ہوا "جو شخص بھی اپنا دین بدلے تو اسے قتل کیا جائے اس کو باقی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ کیونکہ مرتد کے بارے میں اجازت نہیں کہ اسے سکون، تحفظ یا پناہ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے دین میں اس کے لیے توبہ یا تلوار کے سوا کوئی تیسری راہ نہیں۔

ثالثاً: نظام جمہوریت میں عوام ہی واحد منصف ہیں، جن کی طرف تمام معاملات اور قانون لوٹائے جاتے ہیں۔ اور جب حاکم اور محکوم کے درمیان کوئی اختلاف جنم لیتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں فریق معاملے کو عوام کی خواہش کے مطابق حل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ یعنی پھر عوام ان کے باہمی اختلاف یا تنازعہ کا فیصلہ کرتے ہے۔ یہ امر تو اصول توحید کے خلاف اور اس سے جدا ہے۔ جس کی تعلیم یہ ہے کہ ہر قسم کے قضیہ میں منصف اور فیصلہ ساز اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوریٰ: ۱۰)

28 جون: صوبہ کنڑ ضلع خاص کنڑ میں مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

”اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو، اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف ہے“۔

جب کہ جمہوریت کا موقف ہے کہ ”جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ عوام کی طرف ہے اور عوام کے سوا کسی کی طرف نہیں“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَطِيْعُوا اللّهَ وَأَطِيْعُواالرَّسُولَ وَأُوْلِيْ الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (النساء: ۵۹)

”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان ہے“۔

ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں فرمایا

”اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹنا دین کے واجبات اور لوازم میں سے ہے۔ اور جب یہ عمل معطل کر دیا جائے تو ایمان ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ایک واجب کے ترک سے دیگر واجبات کے ترک کا دروازہ کھلتا ہے“۔

عوام سے فیصلہ چاہنا یا اللہ کے سوا کسی سے بھی، شریعت اس فعل کو تحکیم الی الطاغوت کا نام دیتی ہے۔ جس کا انکار واجب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوابِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيْدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواأَن يَكْفُرُوابِهِ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيْداً (النساء: ۶۰)

”کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے، لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ شیطان کا انکار کریں“۔

پس اللہ نے ایسے لوگوں کے ایمان کو محض حقیقت سے خالی، جھوٹا دعویٰ قرار دیا۔ اور اس کی وجہ طاغوت اور اس کے وضع کردہ قوانین کے ذریعے فیصلہ چاہنا ہے۔ اللہ رب العزت کے قانون کے سوا کوئی بھی قانون یا ایسا کوئی حکم جو اللہ کی طرف سے نازل کردہ نہیں وہ طاغوت کے معنی میں داخل ہے۔ جس کا انکار واجب ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

ہر قبیلے نے شجاعت اور استقامت میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی اور مسیلمہ کے لشکر کا منہ پھیر دیا۔ حضرت ام عمارہؓ بھی شروع سے لے کر اب تک بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ لڑ رہی تھی، کئی بار مسیلمہ تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن ہر بار مرتدین بنو حنیفہ سدّ راہ بن گئے۔ اسی اثناء میں مرتدین میں ہزیمت کے آثار نمایاں ہوئے تو مسیلمہ نے ان سے پکار کر کہا کہ اپنا ننگ و ناموس بچانا ہے تو بچا لو۔ اسی وقت ام عمارہؓ نے اُسے تاک لیا اور زخم پر زخم کھاتی اور اپنے نیزے سے راستہ بناتی اس کی طرف بڑھیں۔ اس کوشش میں انہیں گیارہ زخم آئے اور ایک ہاتھ بھی کلائی سے کٹ گیا۔ مسیلمہ کے قریب پہنچ کر اپنے نیزے سے حملہ کیا ہی چاہتی تھیں کہ اتنے میں مسیلمہ پر دو ہتھیار ایک ساتھ پڑے اور وہ کٹ کر گھوڑے سے نیچے جا پڑا۔ ام عمارہؓ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو پہلو میں اپنے فرزند عبداللہؓ کو کھڑے پایا اور قریب ہی وحشیؓ بن حرب کھڑے تھے۔ وحشیؓ نے اپنا حربہ مسیلمہ پر پھینکا تھا اور عبداللہؓ نے اسی وقت اس پر اپنی تلوار کا وار کیا تھا۔ حضرت ام عمارہؓ اپنے فرزند حبیبؓ کے قاتل اور مسلمانوں کے اس بدترین دشمن کی موت پر سجدہ شکر بجا لائیں۔ حضرت خالدؓ نے بڑی تندہی سے ان کا علاج کرایا یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصے میں ان کے تمام زخم مندمل ہو گئے۔

لاکھ لاکھ سلام اس مبارک ماں کو اور اس مبارک فرزند پر کہ جن کے نقوشِ پا کی تابانی ابد الاباد تک مسلمانوں کو راہ حق دکھاتی رہے گی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

☆☆☆☆☆

بقیہ: لیٹنے اور سونے کے آداب

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور سب تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ بڑا ہے، گناہ سے ہٹانے اور نیکی کروانے کی طاقت اللہ ہی کے پاس ہے“۔

اس ذکر کے بعد جو چاہے دعا کرے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ قبول فرمائیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

جو شخص رات کو بیدار ہو تو بستر سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھے:

(۱) سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے:

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتناوالیه النشور (بخاری ، مسلم)

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مار ڈالا اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے“۔

(۲) سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو کہے:

الحمد لله الذی ردّ علیّ روحی وعافانی جسدی واذن لی بذکره

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری روح میرے پاس لوٹا دی اور مجھ کو میرے جسم میں عافیت دی اور مجھ کو اپنے ذکر کی توفیق دی“۔

☆☆☆☆☆

29 جون: صوبہ قندھار کے مذہبی امور کے ڈائریکٹر کو مجاہدین نے قندھار شہر میں قتل کر دیا۔

جولائی ۲۰۱۱ء میں صلیبی افواج کے چل چلاؤ کا شیڈول۔

دیکھئے! کس صوبہ میں کس صلیبی ملک کی فوج تعینات ہے......

۲۹ جون ۲۰۱۱ء کو مجاہدین نے صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔
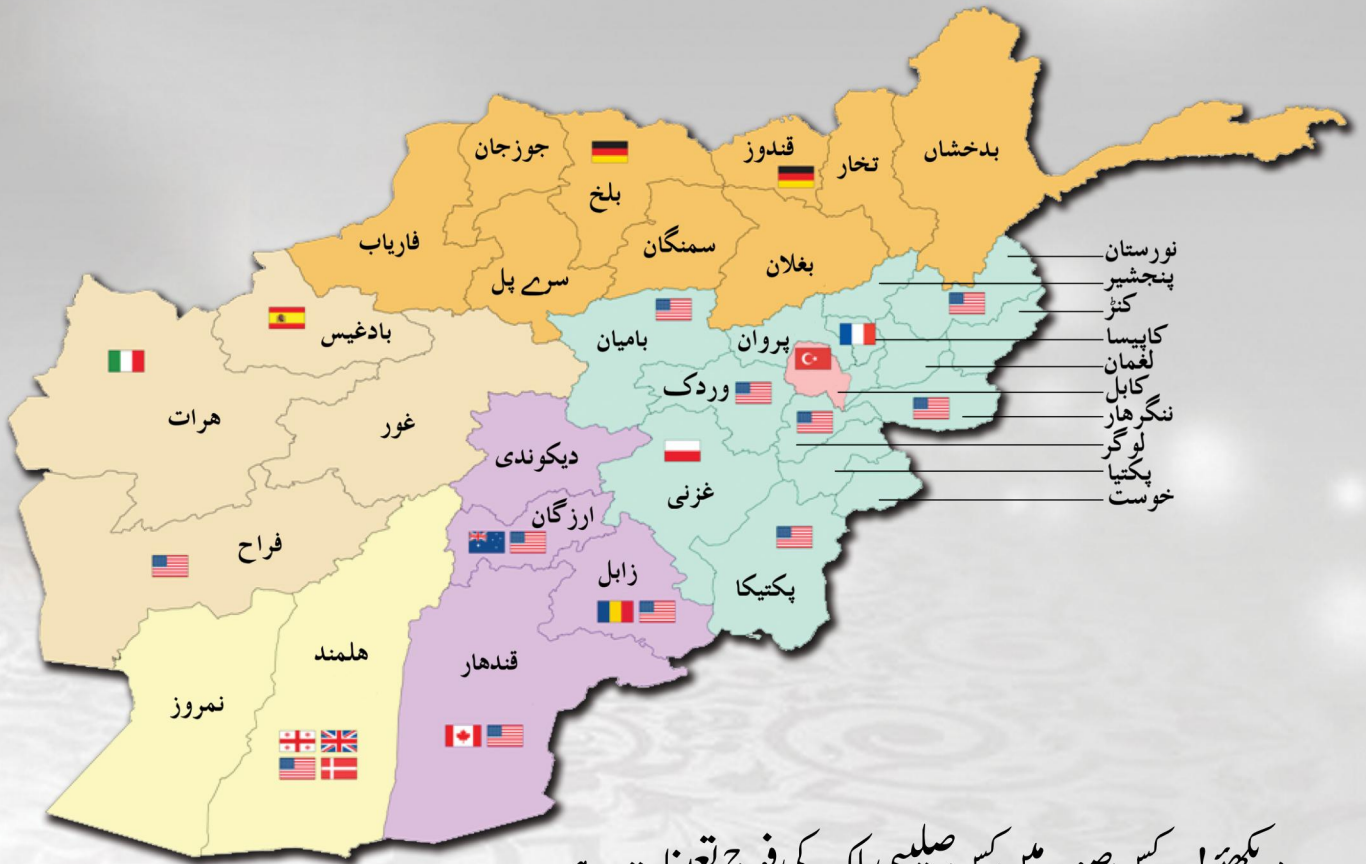
۵ فروری ۲۰۱۱ء کو کابل میں فرانسیسی ’’ٹائیگر ہیلی کاپٹر‘‘ مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد......

۱۵ جون ۲۰۱۱ء کو وردگ میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملے کے بعد افغان پولیس کے جوان ’مجاہدین کا ’’بھرپور مقابلہ‘‘ کرتے ہوئے۔

امریکی بکتر بند گاڑی کا بارودی سرنگ حملے میں تباہی کا منظر

جلال آباد میں نیٹو سپلائی پر مجاہدین کے حملے کے بعد آئل ٹینکر سے آگ کے شعلے بلند ہورہے ہیں

صلیبی فوجیوں کی باقیات یوں بھی ٹھکانے لگائی جاتی ہیں ......

۱۸ جون کو غزنی میں نیٹو رسد کے قافلے پر مجاہدین کے حملے کے بعد کا ایک منظر

۱۹ جون کو قندوز میں امریکی فوجی کانوائے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، حملے کے نتیجے میں متعدد امریکی بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔

۲۱ جون کو صوبہ پروان کے گورنر کی گاڑی پر چاریکار میں حملہ کیا گیا، اس حملے کے بعد صوبائی گورنر کی تباہی کا شکار گاڑی۔

۲۸ جون کو کنڑ میں افغان فوج کا ہیلی کاپٹر مجاہدین نے مار گرایا۔

16 جولائی 2011ء تا 15 جولائی 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	6 عملیات میں 7 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	354
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	152	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	268
ٹینک، بکتر بند تباہ:	320	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	100
کمین:	95	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	234	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	11
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1843	صلیبی فوجی مردار:	1302
سپلائی لائن پر حملے:	47		

خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کی سازش......پس منظر

شفیق احمد

آج سے ۶۲ سال قبل مغربی طاقتوں نے ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطینی عوام کے سینے میں اسرائیل نام کا ایک خنجر گھونپا تھا، جس کی کسک ابھی تک محسوس کی جا رہی ہے۔ اس سے ایک دن پہلے برطانیہ نے اس علاقے سے اپنے اقتدارِ اعلیٰ کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا، جس پر اس نے پہلی عالمی جنگ میں ترکی کو شکست دے کر قبضہ کر لیا تھا۔ ضروری ہے کہ ان ریشہ دوانیوں پر نظر ڈالی جائے، جن کے ذریعے اسرائیل کے قیام سے ۳۰ سال قبل خلافت عثمانیہ کے خلاف سازشوں کا جال بُنا گیا تھا۔

پہلی عالمی جنگ کا سلسلہ ۱۹۱۴ء میں شروع ہوا تھا، جو ۱۹۱۸ء میں ترکی اور جرمنی کی شکست پر ختم ہوا۔ اس جنگ میں ایک طرف برطانیہ اور اس کے حواری تھے تو دوسری طرف جرمنی اور ترکی کے آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید کی افواج صف آرا تھیں۔ جنگ کے خاتمے کے بعد ترکی میں اسلام پسند قوتوں کا بتدریج زوال ہوتا گیا اور مصطفیٰ کمال پاشا کی قیادت میں دہریوں کا اثر ورسوخ بڑھتا گیا۔ اس کا نتیجہ خلافت عثمانیہ کے خاتمے کی شکل میں نکلا۔ ناقدین کی نظر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تاریخ اسلام کا بدترین اور دردناک سانحہ شاید ۱۹۲۳ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمے کی صورت میں نمودار ہوا، کیوں کہ ترکی میں خلافت جیسی بھی تھی، اس کے خاتمے نے ملت اسلامیہ کی رہی سہی مرکزیت کو ختم کر کے رکھ دیا۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوستان کے مسلمان خلافت عثمانیہ کے خاتمے پر تڑپ اٹھے اور علی برادران، محمد علی جوہر اور شوکت علی نے تحریک خلافت شروع کی، اس کا اثر کتنا پڑا، اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب ہندوستان کے گلی کوچوں میں یہ شعر پڑھا جاتا تھا:

بولی اماں محمد علی کی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو

کہا جاتا ہے کہ سلطان عبدالحمید کے دورِ حکومت میں یہودیوں کے ایک وفد نے خلیفہ سے ملاقات کی تھی۔ یہ ۱۹ویں صدی کے اواخر کی بات ہے۔ اس زمانے میں خلافت عثمانیہ بے حد کمزور ہو چکی تھی۔ ترکی کی مالی حالت خستہ تھی، حکومت بھی مقروض تھی۔ اس وفد نے خلیفہ سے کہا تھا کہ:

''اگر آپ بیت المقدس اور فلسطین ہمیں دے دیں تو ہم خلافت عثمانیہ کا سارا قرضہ اتار دیں گے اور مزید کئی ٹن سونا بھی دیں گے''۔

اس گئے گزرے خلیفہ عبدالحمید کی دینی حمیت دیکھیے کہ اس نے وہ جواب دیا، جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ خلیفہ نے اپنے پاؤں کی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

''اگر اپنی ساری دولت دے تم لوگ بیت المقدس کی ذرا سی مٹی بھی مانگو گے تو ہم نہیں دیں گے''۔

اس وفد کا سربراہ ایک ترکی یہودی قرہ صوہ آفندی تھا۔ بس پھر کیا تھا، خلافت عثمانیہ کے خلاف سازشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، چنانچہ چند برسوں بعد جو شخص مصطفیٰ کمال پاشا کی طرف سے خلافت عثمانیہ کے خاتمے کا پروانہ لے کر خلیفہ عبدالحمید کے پاس گیا تھا، وہ کوئی اور نہیں، بلکہ یہی ترک یہودی قرہ صوہ آفندی ہی تھا۔ خود مصطفیٰ کمال پاشا بھی یہودی النسل تھا۔ اس کی ماں یہودن تھی اور باپ ترک قبائلی مسلمان تھا۔ پھر ساری دنیا نے دیکھا کہ خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد ترکی میں نوجوان ترکوں کا غلبہ شروع ہو گیا۔ یہیں سے Youngs Turks کی اصطلاح نکلی، جنہوں نے مصطفیٰ کمال پاشا کی قیادت میں اسلام پسندوں پر مظالم ڈھائے، علما کا قتل عام کیا، نماز کی ادائیگی اور تمام اسلامی رسومات پر پابندی لگا دی۔ عربی زبان میں خطبہ، اذان اور نماز بند کر دی گئی۔ مساجد کے اماموں کو پابند کیا گیا کہ وہ ترک زبان میں اذان دیں، نماز ادا کریں اور خطبہ پڑھیں۔ اسلامی لباس اتروا کر عوام کو یورپی کپڑے پہننے پر مجبور کیا گیا۔ مصطفیٰ کمال پاشا اور اس کے ساتھی نوجوان ترکوں نے ترکی میں اسلام کو کچلنے کے لیے جتنی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا اور مسلمانوں کو جتنا نقصان پہنچایا، اس کی مثال روس اور دیگر کمیونسٹ ملکوں کے علاوہ شاید کہیں نہ ملے۔

خلافت عثمانیہ کے اندرون ملک یہودیوں نے جو سازشی جال پھیلایا تھا، اس کی ایک جھلک دکھلانے کے لیے خلیفہ عبدالحمید کا ایک تاریخی خط پیش کیا جاتا ہے، جو انہوں نے اپنے شیخ ابو الشامات محمود آفندی کو اس وقت لکھا تھا، جب انہیں خلافت سے معزول کر کے سلانیکی میں جلا وطنی اور قید تنہائی پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اس خط کے مندرجات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ کے نظام خلافت کی بیخ کنی کے لیے صہیونی طاقتوں نے کیسی سازشیں کی تھیں اور ان سازشوں میں کون شریک تھا؟ خلیفہ عبدالحمید کے خط کا اردو ترجمہ پیش ہے:

میں انتہائی نیاز مندی کے ساتھ طریقہ شاذلیہ کے اس عظیم المرتبت شیخ ابوالشامات آفندی کی خدمت میں بعد تقدیم احترام عرض گزار ہوں کہ مجھے آپ کا ۲۲ مئی ۱۹۱۳ء کا لکھا ہوا گرامی نامہ موصول ہوا۔

جناب والا! میں یہ بات صاف صاف بتانا چاہتا ہوں کہ میں امت مسلمہ کی خلافت کی ذمے داریوں سے از خود دست بردار نہیں ہوا، بلکہ مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یونینسٹ پارٹی Unionist Party نے میرے راستے میں بے شمار رکاوٹیں پیدا کر دی تھیں، مجھ پر بہت زیادہ اور ہر طرح کا دباؤ ڈالا گیا۔ صرف اتنا ہی نہیں، مجھے دھمکیاں بھی دی گئیں اور سازشوں کے ذریعے مجھے خلافت چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ یونینسٹ پارٹی، جو نوجوانانِ ترک

29 جون: صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں دھماکے سے رینجرز گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار 7 اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے۔

Young Turks کے نام سے بھی مشہور ہے، نے پہلے تو مجھ پر اس بات کے لیے دباؤ ڈالا کہ میں مقدس سرزمین فلسطین میں یہودیوں کی قومی حکومت کے قیام سے اتفاق کرلوں۔ مجھے اس پر مجبُور کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں، لیکن تمام دباؤ کے باوجود میں نے اس مطالبے کو ماننے سے صاف انکار کردیا۔ میرے اس انکار کے بعد ان لوگوں نے مجھے ایک سو پچاس ملین اسٹرلنگ پاؤنڈ سونا دینے کی پیش کش کی۔ میں نے اس پیش کش کو بھی یہ کہہ کر رد کردیا کہ یہ ایک سو پچاس ملین اسٹرلنگ پاؤنڈ سونا تو ایک طرف، اگر تم یہ کرۂ ارض بھی سونے سے بھر کر پیش کرو تو بھی میں اس گھناؤنی تجویز کو نہیں مان سکتا۔ ۳۰ سال سے زیادہ عرصے تک امت محمد یہ علی صاحبھا السلام کی خدمت کرتا رہا ہوں۔ اس تمام عرصے میں، میں نے کبھی اس امت کی تاریخ کو داغ دار نہیں کیا۔ میرے آباؤ اجداد اور خلافت عثمانیہ کے حکمرانوں نے بھی ملت اسلامیہ کی خدمت کی ہے، لہٰذا میں کسی بھی حالت اور کسی بھی صورت میں اس تجویز کو نہیں مان سکتا۔ میرے اس طرح سے صاف انکار کرنے کے بعد مجھے خلافت سے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے سے مجھے مطلع کر دیا گیا اور بتایا گیا کہ مجھے سلانیکی میں جلاوطن کیا جا رہا ہے۔ مجھے اس فیصلے کو قبول کرنا پڑا، کیوں میں خلافت عثمانیہ اور ملت اسلامیہ کے چہرے کو داغ دار نہیں کرسکتا تھا۔ خلافت کے دور میں فلسطین میں یہودیوں کی قومی حکومت کا قیام ملت اسلامیہ کے لیے انتہائی شرم ناک حرکت ہوتی اور دائمی رسوائی کا سبب بنتی۔

خلافت ختم ہونے کے بعد جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہوں اور ہمیشہ اس کا شکر بجالاتا ہوں کہ اس رسوائی کا داغ میرے ہاتھوں نہیں لگا۔ بس اس عرض کے ساتھ اپنی تحریر ختم کرتا ہوں۔ والسلام

ملت اسلامیہ کا خادم : عبدالحمید بن عبدالمجید

۲۲ایلول 1329 (عثمانی کلینڈر کے مطابق) ستمبر ۱۹۱۳ء

خلیفہ عبدالحمید کے اس خط کا بغور مطالعہ کرنے سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں : سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر متزلزل یقین تھا۔ انہوں نے یہودیوں کی اتنی بڑی مادی پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ ملت اسلامیہ کی تاریخ کو اپنے عہد میں داغ دار ہونے سے بچائے رکھا۔ اہل اللہ اور اہل علم سے انہیں گہرا قلبی تعلّق تھا۔ تزکیۂ قلب اور روح کے لیے باقاعدہ سلسلۂ شاذلیہ سے وابستہ تھے۔ یہود اور مغرب کی سامراجی طاقتوں کے سامنے عزم اور استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے۔ اپنے دورِ خلافت میں یہودیوں کو سرزمین فلسطین میں قطعۂ زمین کسی بھی قیمت پر خریدنے کی اجازت نہیں دی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب تک ترکی میں خلافت عثمانیہ قائم رہی، اس وقت تک استعماری قوتوں کا فلسطین میں یہودی مملکت کے قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

مسلمانوں اور یہودیوں کی کشمکش:

مسلمانوں اور یہودیوں کی کشمکش یوں تو بہت پرانی ہے، لیکن نئے انداز میں اس کا آغاز ۱۸۹۷ء میں ہوا، جب یہودی اکابرین نے خفیہ طور پر جمع ہو کر طے کیا کہ خلافت عثمانیہ پر کاری ضرب لگائی جائے، کیوں کہ ان کے عزائم کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ عالم اسلام کی مرکزیت تھی، چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق خلیفہ سلطان عبدالحمید کی خدمت میں ایک عیارانہ درخواست پیش کی گئی کہ ہمیں فلسطین میں ایک خطۂ زمین دیا جائے۔ ہم اس کی بڑی سے بڑی قیمت دینے کے لیے تیار ہیں۔ زیرک سلطان نے یہودیوں کے عزائم کو بھانپ کر ان کی درخواست رد کردی۔ بس پھر کیا تھا، سلطان کے خلاف ملک کے اندر اور باہر زہریلے پروپیگنڈے کی مہم شروع کردی گئی۔ عیسائی حکومتیں پہلے ہی خلافت عثمانیہ سے خار کھائے بیٹھی تھیں۔ ان کی فوجی طاقت اور یہودیوں کی خفیہ سازشوں کے ذریعے مسلمانوں کی مرکزیت ہمیشہ کے لیے ختم کر دی گئی اور ترکی کے اندر مصطفیٰ کمال پاشا کی قیادت میں ایک تنظیم یونینسٹ پارٹی کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس میں زیادہ تر بھولے ترک جوان شامل تھے۔ اس انجمن کے اجتماعات کے لیے فری میسن لاج تھے۔ فری میسن تحریک دراصل یہودیوں کے دماغ کی اختراع ہے، جس میں خاص طور پر ایسے لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے، جن کا تعلّق تو کسی نہ کسی مذہب سے ہونا ضروری ہے، لیکن حقیقت میں وہ مذہب سے بے زار ہوتے ہیں، چنانچہ وہ بڑے بڑے لوگ جن کے بارے میں متعین طور پر معلوم ہے کہ وہ فری میسن تحریک کے سرگرم کارکن تھے، ان میں مصطفیٰ کمال پاشا بھی شامل تھا۔ اس تنظیم کے ہاتھوں خلافت عثمانیہ کا شیرازہ بکھیرا گیا اور استعمال کیا گیا مصطفیٰ کمال پاشا کو۔ پھر عالم اسلام ایک ایسے انتشار کا شکار ہو گیا کہ آج تک بلادِ اسلامیہ کے اتحاد کی تمام تحریکیں بے اثر ثابت ہوئی ہیں۔

خلیفہ عبدالحمید نے اپنے پاؤں کی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''اگر اپنی ساری دولت دے تم لوگ بیت المقدس کی ذراسی مٹی بھی مانگو گے تو ہم نہیں دیں گے''۔

بہرحال ۱۹۲۳ء میں ترکی سے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ یونینسٹ پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔ آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید کو اقتدار سے بے دخل کر کے جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبُور کر دیا گیا۔ ترکی میں دہریوں کا راج ہو گیا۔ مذہب بے زار فوج کا بول بالا ہو گیا۔ اور ٹھیک ۲۵ سال بعد ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں یہودی مملکت اسرائیل کا قیام عمل میں آ گیا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھئے جس خلیفہ نے ہر طرح کی لالچ اور دھمکیوں کے باوجود یہودیوں کو فلسطین کی رتی بھر زمین دینے سے انکار کر دیا تھا، اسی فلسطین میں اسرائیل کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے والا پہلا مسلم ملک کوئی اور نہیں، بلکہ اتاترک کا ترکی تھا۔

☆☆☆☆☆

30 جون: امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان صوبہ ننگرہار ضلع خوبیانی میں شدید لڑائی ہوئی، اس لڑائی میں 8 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ دو امریکی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

مَّن ذَا الَّذِى يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

عبیداللہ غازی

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات:۱۵)

''ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے'' [ترجمہ شیخ الہندؒ]

رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ یعنی دسمبر ۲۰۰۱ء میں جب صلیبی کفر B-52 طیاروں، ڈیزی کٹر بموں اور کروز میزائلوں کے ذریعے افغانستان میں تورا بورا کے پہاڑوں میں موجود چند سو اہل عزیمت کو ملیامیٹ کر دینے کے درپے تھا تو ایسے میں تورا بورا کے مضافات میں ایک چھوٹی سی مسجد کے صحن میں ایک ۸۰ سالہ بوڑھا افغان دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے حسرت سے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ یونہی آسمان کی طرف تکتے ہوئے اُس نے اپنے پاس موجود اپنے پوتے سے کہا ''میری لاٹھی پکڑ واور بندوق کی طرح امریکی جہازوں کی طرف اٹھا کر رکھو تا کہ اگر میرا کوئی اور بس نہیں چلتا تو کم از کم روزِ محشر اپنے رب کو تو یہ کہہ سکوں گا کہ ''اے میرے مالک! میں نے بے بسی کے عالم میں تیرے اور تیرے دین کے دشمنوں کے خلاف اپنی لاٹھی ضرور بلند کی تھی اور میں شدید بے بسی کے عالم میں یہی کر سکتا تھا''۔

جواب دہی کے احساس سے معمور اس بوڑھے نے تو اپنے روزِ محشر کے لیے زادِ راہ اکٹھا کر لیا۔ وہ دن جس کے متعلّق خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ

وَكُلُّهُمْ اٰتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا (مریم:۹۵)

''اور ہر ایک ان میں آئے گا اس کے سامنے قیامت کے دن اکیلا'' [ترجمہ شیخ الہندؒ]

سو ہر ایک کو اُس کے دربار میں اکیلے اکیلے کھڑے ہو کر ہی حساب دینا ہے۔ لہٰذا آج اگر ہر ایک قلبِ مسلم میں اُس ضعیف افغان بزرگ جیسا ایمان اور رب کے حضور جواب دہی کا احساس پیدا ہو جائے تو یہی کامیابی کی کلید اور فلاح کی ضمانت ہے۔ اس احساس کے بیدار ہونے کے بعد ہر مومن کے لیے راہِ عمل ایک ہی رہ جاتی ہے اور وہ ہے منہجِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جہاد و قتال کے میدانوں کا رخ کرنا۔

آج جب کہ عراق، افغانستان، فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور دوسرے مقبوضہ ممالک کی سرزمین خونِ مسلم سے رنگین ہے، قبلۂ اول مسجدِ اقصیٰ آٹھ دہائیوں سے یہود کے ناپاک پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ پاکستان میں بھی مساجد، مدارس اور آبادیوں پر دشمن کے میزائل حملے معصوموں کے چیتھڑے اڑا رہے ہیں اور خلافت کے سقوط کو ایک صدی مکمل ہونے کو ہے...... ایسے میں عالمی تحریک جہاد آج کفر کی عالمگیر یلغار کے بالمقابل، دفاعِ امت کے لیے سینہ سپر ہے۔ امت کے اہلِ عزیمت بیٹے بے سروسامانی کی حالت میں صرف نصرتِ خداوندی اور جذبہ شہادت کے بل بوتے پر دس سال سے افغانستان اور آٹھ سال سے عراق میں دشمن کو ناک رگڑنے پر مجبور کیے ہوئے ہیں۔ آج طاغوت اپنے تمام تر وسائل، گولہ بارود، ٹیکنالوجی اور اپنی نام نہاد تہذیب اور جمہوریت سمیت ذلیل و رسوا ہو کر زخمی سانپ کی طرح خود کو زمین پر پٹخ رہا ہے۔

آج جب کہ ہر مسلمان پر جہاد فرضِ عین ہو چکا ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ میدانِ جہاد کی طرف نکلے۔ میدان میں اتر کر کافروں کا مقابلہ کرے، اُن کی گردنیں مارنے کی سعادت حاصل کرے، پھر اپنی جان بھی اللہ کے سامنے پیش کر دے اور یوں اپنا مقصودِ اصلی یعنی رضائے الٰہی پا جائے۔ امت کے ہر پیر و جواں پر ہر قسم کے حالات میں جہاد کے اس مبارک عمل سے وابستہ ہونا ناگزیر ہے۔ اس جہادی قافلے کی ہم راہی اختیار کرنا ہی ایمان کا اولین تقاضا بھی ہے اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بھی۔ پس آج جہاد میں شرکت کی موثر ترین صورت یہی ہے کہ ہم ان گرم محاذوں کا رخ کریں اور دیگر مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمنانِ دین کا مقابلہ کریں۔

اس صلیبی جنگ میں مجاہدین کے مورچوں کو مضبوط کرنا اور اُن کے لیے وسائل بہم پہنچانا بھی اہم ترین فرائض میں شامل ہے۔ امت کے سکون، چین، راحت، آسودگی، علو اور برتری کے لیے متاعِ جان سمیت ہر طرح کی قربانی پیش کرنے والے ہی ہمارے اموال کے سب سے زیادہ حق دار اور ہمارے وسائل کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ مجاہدین کو تائیدِ الٰہی کے بعد اسباب کے ذیل میں بھی جو دو اساسی چیزیں درکار ہوتی ہیں وہ افرادِ کار اور مالی وسائل ہی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث 'جہاد پر خرچ کرنے' پر ابھارتی ہیں۔ اسی طرح ابن ماجہ کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال بھیجا اور خود گھر میں رُکا رہا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اسی راہ میں مال بھی خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: واللہ یضاعف لمن یشاء ''اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اجر) دو چند کیے دیتا ہے''۔ (ابن ماجہ: ۶/۹۲۶، حدیث رقم: ۲۷۶۱)

مجاہدین کو ساز و سامان فراہم کر کے ان کے برابر اجر کمانے کا یہ دروازہ خواتین کے لیے بھی کھلا ہے۔ وہ غیور اہل ایمان خواتین جن کے دل جہاد میں حصّہ ڈالنے کے لیے تڑپتے ہیں، جو اس عظیم عبادت سے کسی طور محروم نہیں رہنا چاہتیں، (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

یکم جولائی: صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز میں 2 فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار 5 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

جہاد کے لیے صدقہ کرنے کے فضائل

مولانا سید ولی شاہ بخاری

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے نکل گیا!'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تعجب سے فرمایا: ''یارسول اللہ! یہ کیسے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس دو ہی درہم تھے اور اس نے ان میں سے ایک صدقہ کر دیا، جب کہ ایک دوسرا شخص اپنے کُل مال کے ایک چھوٹے سے حصّے کی طرف بڑھا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ کر دیے (چنانچہ پہلا شخص کم دینے کے باوجود آگے نکل گیا)''۔(نسائی: کتاب الزکاۃ، باب جهد المقل)

مسند احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: ای الصدقة افضل ''سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جهد المقل...... ''وہ صدقہ جو کم مال والا تکلیف اٹھا کر دے''۔(ابوداؤد کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصة فی ذلک)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہار والی اونٹنی لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا: هذه فی سبیل الله ''یہ اللہ کی راہ میں (صدقہ) ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لک بها یوم القیامة سبع مائة ناقة کلها مخطومة ''تیرے لیے اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام کی تمام مہار والی ہوں گی''۔(مسلم: کتاب الامارة، باب فضل الصدقة فی سبیل الله وتضعیفها)

حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من انفق زوجین فی سبیل الله دعاه خزنة الجنة، کل خزنة باب: ای فل هلم ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں، اسے جنت کے دربان بلائیں گے، ہر دروازے کے دربان کہیں کہ کہ اے فلاں! ادھر آؤ''۔(بخاری: کتاب الجهاد والسیر، باب فضل النفقة فی سبیل الله)

صحیح مسلم کی ایک حدیث کے آخری ٹکڑے میں ایک صحابیؓ اپنی اہلیہ کو ایک مجاہد کی ضروریات پر مال خرچ کرنے پر ابھارتے ہیں اور فرماتے ہیں...... لاتحسبی عنه شیئا فوالله لاتحسبی منه شیئا فیبارک لک فیه ''اس (مجاہد) کو دینے سے کوئی مال بچا کر نہ رکھنا، اللہ کی قسم اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا تاکہ تمہارے اس مال میں برکت ڈال دی جائے''۔(مسلم: باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب)

اسی طرح ابن ماجہ کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال بھیجا اور خود گھر میں رُکا رہا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اسی راہ میں مال بھی خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: والله یضاعف لمن یشاء ''اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اجر) دوچند کیے دیتا ہے''۔(ابن ماجه: ۲/۹۲۲، حدیث رقم: ۲۷۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کا ساز وسامان پورا کر دیا تو گویا وہ خود لڑا''۔

(بخاری: کتاب الجهاد والسیر، باب فضل من جهز غازیا أو خلفه بخیر)

اس طرح ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ من جهز غازیا فی سبیل الله کان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجر الغازی شیئا ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کا ساز وسامان پورا کر دیا اسے بھی لڑنے والے کے برابر اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اس لڑنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو''۔(ابن ماجه: کتاب الجهاد، باب من جهز غازیا)

ایک اور حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جنت کی بشارت سناتے ہیں جو مجاہد کو وسائلِ جہاد فراہم کرے: ان الله عزوجل یدخل بالسهم الواحد ثلاثة نفر الجنة؛ صانعه الذی یحتسب فی صنعته الخیر، والذی یجهز به فی سبیل الله، والذی یرمی به فی سبیل الله ''بے شک اللہ عزوجل ایک تیر سے تین بندوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ تیر بنانے والا جو اسے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا ہو، اللہ کی راہ میں (کسی مجاہد کو) تیر فراہم کرنے والا، اور اللہ کی راہ میں وہ تیر چلانے والا''۔(مسند احمد: حدیث عقبه بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم)

حضرت ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کپڑا بچھا ہوا ہے جس پر کنگن، بازوبند، پازیب، بالیاں، انگوٹھیاں اور بہت سے زیورات رکھے ہوئے ہیں''۔(ابن عساکر: المجلد الأول)

اس کے برعکس ایک وہ شخص ہے جو کسی طرح بھی مجاہدین کی مدد نہیں کرتا۔ ایسا شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی سخت وعید کا نشانہ بنتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

2 جولائی: مجاہدین نے صوبہ خوست کے اضلاع اور سپیرہ اور نادر شاہ کوٹ میں امریکی اور افغان فوج پر شدید حملے کیے، ان حملوں میں 6 فوجی گاڑیاں تباہ اور 23 امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

دنیا کی ناکام ترین ریاست

سید عاصم محمود

دنیا بھر کے غیر جانب دار ماہرین اور دانش ور امریکہ کے زوال کی پیشین گوئیاں کر رہے ہیں۔ دراصل پروپیگنڈے کے باعث عام امریکی شاید یہ سوچتا ہی نہیں کہ اس کا وطن بھی زوال پذیر ہوسکتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی معاشی قوت ہے، وہ واحد پاور ہے جس کی فوج کرہ ارض پر جہاں چاہے پہنچ سکتی ہے۔ پھر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان بھی یہ یہ سرفہرست ہے، دنیا کے بہترین دماغ امریکی یونی ورسٹیوں کی طرف ہی کھنچتے ہیں۔ امریکہ عالمی ریزروکرنسی رکھنے والا خوش قسمت ملک ہے، اس کا جغرافیہ بھی وسیع ہے اور وہ کئی قدرتی وسائل بھی رکھتا ہے۔

یہ تمام باتیں درست لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ماضی کی تمام سپر پاورز مثلاً روما، بازنطینی، برطانیہ اور آخر میں سوویت یونین بھی درج بالا خصوصیات سے متصف تھیں۔ مگر جب ان کا زوال شروع ہوا تو کوئی خصوصیّت کام نہ آئی اور وہ دس بیس برس میں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ امریکہ کوئی مقدس ریاست نہیں بلکہ پچھلے چند عشروں میں اس نے جو ''کارنامے'' سرانجام دیے ہیں، انہیں دیکھتے ہوئے اس کا زوال کوئی انہونی بات نہیں لگتی۔ ذیل میں وہ عوامل پیش ہیں جن کے باعث عصر حاضر کی یہ ''سپر پاور'' زوال پذیر ہوکر اپنی طاقت اور اثر ورسوخ سے محروم ہوسکتی ہے۔

۱۔اندرونی یا داخلی قرضہ:

امریکی حکومت کا اندرونی یا داخلی قرضہ ۱۴.۳۲ ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے جو اس کی کل خام قومی پیداوار (جی ڈی پی) کے برابر ہے۔ یوں امریکہ رقم کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک بن چکا ہے۔ اس کے بعد جاپان کا نمبر ہے جو دس کھرب ڈالر کا مقروض ہے۔ گویا امریکی حکومت آمدن سے زیادہ خرچ کرتی رہی لہٰذا اس کے قرضے بڑھنے لگے۔ اوباما حکومت کوشش کر رہی ہے کہ کانگریس سے اندرونی قرضے کی حد ۱۶ ٹریلین ڈالر تک کروالے۔

مسئلہ یہ ہے کہ کانگریس نے ۲ اگست تک اندرونی قرضے کی حد ہر صورت بڑھانی ہے ورنہ امریکی حکومت ڈیفالٹ کرجائے گی۔ یوں یہ نیا ''کارنامہ'' انجام دینے کا ''اعزاز'' اوباما حکومت کو حاصل ہوگا۔ اوباما حکومت بہرحال اس کالک سے بچنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ لیکن 'مرتا کیا نہ کرتا' کے مصداق اوباما نے اس کالک کو ملنے کے لیے زمین ہموار کرنی شروع کردی ہے۔ گزشتہ ہفتے اپنے ایک بیان میں اس نے کہا کہ اگر امریکہ دیوالیہ ہوگیا تو اس کی معاشی تباہی تیز تر ہوجائے گی۔ اس لیے اگر کانگریس منظور کرے تو وہ قرض کی حد میں توسیع کردے گا۔

واضح رہے کہ امریکہ کا کل قرضہ ۱۱۴.۳۲ کھرب ڈالر ہے۔ اس میں سے ۱۰۰ کھرب ڈالر وہ ہیں جو مستقبل میں امریکی حکومت نے ہر حال میں سوشل سیکورٹی پر خرچ کرنے ہیں۔ اس رقم کو شمار نہ بھی کیا جائے تو ۱۴.۳۲ کھرب ڈالر کا قرضہ معمولی نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک بن جانا کیا زوال کی علامت نہیں؟ پھر اس داخلی قرضے میں تقریباً چار کھرب ڈالر کا قرضہ چین، جاپان، برطانیہ، خلیجی ممالک، برازیل، روس وغیرہ کا ہے۔ آج یہ حال ہے کہ امریکی حکومت اپنے اخراجات پر جو ایک ڈالر خرچ کرے اس میں ۴۲ سینٹ قرضہ ہوتا ہے۔ گویا امریکی حکومت دوسروں سے رقم لے کر اپنے خرچ پورے کر رہی ہے۔ اسی لیے اب فنڈز کی کمی سے سڑکوں، پلوں، ہوائی اڈوں اور اسکولوں پر مشتمل امریکی انفراسٹرکچر بدحالی کا شکار ہے۔

بعض امریکی ماہرین معیشت کا خیال ہے کہ گو داخلی قرضہ بہت بڑھ چکا لیکن یہ خطرے کی علامت نہیں۔ امریکی حکومت محض ڈالر چھاپ کر بھی اپنا قرضہ اتار سکتی ہے۔ لیکن کئی امریکی ماہرین اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ نوٹ چھاپنے سے افراط زر (یعنی مہنگائی) بڑھے گی۔ پھر اندرونی قرضے میں جتنا اضافہ ہوا وہ امریکی حکومت کی ساکھ کو نقصان پہنچائے گا۔ غیر ملکی حکومتوں سے لے کر افراد تک پھر امریکی حکومت کے جاری کردہ بانڈز لیتے ہوئے گھبرائیں گے اور سرکاری منصوبوں میں سرمایہ کاری بھی نہیں کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ امریکی قرضے میں اتنا ہوشربا اضافہ کیسے ہوا؟ ۱۹۸۰ء میں امریکہ کا داخلی قرضہ ۹۰۹ ارب ڈالر تھا، جو ۲۰۰۰ء میں ۵.۷ ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ جارج بش کے عرصہ اقتدار (۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۸ء) میں یہ عدد ۱۰.۲ کھرب ڈالر تک جا پہنچا۔ اوباما کے دور میں مزید تقریباً چار کھرب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ امریکیوں کا داخلی قرضہ بڑھنے کی یہ بڑی وجوہ ہیں:

۲۔جنگ جوئی:

آج امریکی فوج مختلف محاذوں پر صلیبی جنگ کے عنوان سے سرگرم عمل ہے۔ بش حکومت نے عراق اور افغانستان کی جنگوں میں اربوں ڈالر پھونک ڈالے۔ ان جنگوں سے ظاہراً امریکہ کے صرف ایک مخصوص طبقے کو فائدہ پہنچا، جو اسلحے کی صنعت، افواج اور متعلقہ شعبوں سے منسلک ہے۔ بش حکومت نے غیر ممالک اور بنکوں سے بھی قرضے لیے تاکہ روز بروز کے بڑھتے جنگی اخراجات پورے کیے جاسکیں۔ اندازہ لگائیے آج افغانستان میں ہر امریکی فوجی پر امریکہ کا سات لاکھ پچاس ہزار ڈالر خرچ آ رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ رقم ادھار یا امریکیوں کے ٹیکسوں ہی سے آتی ہے۔ لہٰذا داخلی قرضے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، بش حکومت صلیبی جنگ جویانہ جذبے اور اپنی چودھراہٹ جمانے کے چکر میں سمجھ ہی نہ سکی کہ وہ اپنے ملک کو قرضوں کی دلدل میں اتار رہی ہے۔

خود کو مہذب اور امن پسند کہنے والا امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ اسلحہ بناتا اور

2 جولائی: صوبہ ہلمند کے مختلف اضلاع میں 3 امریکی ٹینک تباہ 16 فوجی ہلاک ہوئے۔

استعمال کرتا ہے۔پچھلے سال امریکہ نے اپنے جنگی اخراجات پر ۶۹۸ارب ڈالر خرچ کیے۔اس جنگی بجٹ کی وسعت کا اندازہ یوں لگایئے کہ دوسرے نمبر پر چین کا بجٹ ۱۱۹ارب ڈالر جبکہ تیسرے پر برطانیہ کا ۵۹.۶ارب ڈالر رہا۔اسی طرح امریکہ نے پچھلے سال ۲۰ارب ڈالر کا اسلحہ دیگر ممالک کو فروخت کیا۔دنیا میں اسلحہ بنانے والی ۱۰۰ بڑی کمپنیوں میں سے ۴۳امریکی ہیں۔دنیا میں امریکہ کے ۸۵۶ جب کہ اپنے وطن میں ۶۰۰۰ فوجی اڈے ہیں۔ امریکہ ان کی سالانہ نگہداشت وانتظام پر ۳۰۰ارب ڈالر خرچ کر رہا ہے۔امریکہ افغانستان میں ماہانہ ۱۰ارب ڈالر خرچ کر رہا ہے،حالت اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ اب ہر ایک امریکی شہری ۴۵،۳۸۵،۶۷اڈالر کا مقروض ہے۔

۳۔آمدن میں عدم مساوات:

امریکہ میں امیر غریب کا فرق بھی تیزی سے بڑا رہا ہے۔صرف پچھلے ایک سال میں تقریباً دس لاکھ کاروبار اور کارخانے کام نہ ہونے کی وجہ سے بند ہوگئے۔یوں ان میں کام کرنے والے لاکھوں امریکی اب بے روزگار پھرتے ہیں۔سرکاری اعداد وشمار کے مطابق اس وقت ایک کروڑ اڑتیس لاکھ کے قریب امریکی بے روزگار ہیں۔مگر غیر سرکاری اندازوں کے مطابق تقریباً ڈھائی کروڑ امریکی ملازمت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ لاکھوں امریکی اب سرکاری امداد پر پل رہے ہیں،ادھر صرف ۴۰۰امیر ترین امریکیوں کی کل دولت ڈیڑھ کھرب ڈالر ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کا یہ خاصہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہوجاتی ہے اور امریکہ میں یہی عمل جاری ہے۔واضح رہے کہ خود امریکی حکومت کے مطابق آج آبادی کا ۱۴.۳افی صد خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

امریکہ میں متوسط طبقہ بھی بڑے برے حال میں ہے۔اس طبقے کی بہت بڑی تعداد نے اپنی جمع پونجی مکانات بنانے میں لگا دی تھی،لیکن مکانات اتنی بڑی تعداد میں بن گئے کہ اب انہیں خریدنے والا مشکل سے ملتا ہے۔یوں ان کی سرمایہ کاری تباہ ہوگئی،حال یہ ہے کہ امریکہ میں مکانات کی قیمتیں مسلسل گر رہی ہیں۔

تجارتی خسارے سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ملک کی معاشی حالت کیا ہے۔اس وقت امریکہ کا تجارتی خسارہ تقریبا ۷۰۰ارب ڈالر ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔یہ بھی ''امریکہ بہادر'' کے زوال کی ایک نشانی ہے۔یعنی امریکہ غیر ملکی ساختہ سامان زیادہ خرید رہا ہے،اپنا کم بیچتا ہے۔

امریکی حکومت اپنے زمین داروں،تاجروں،صنعت کاروں وغیرہ کو سالانہ اربوں ڈالر سبسڈی دیتی ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار خسارے کی وجہ سے بند نہ کریں یا پھر انہیں مالی مدد مل جائے۔امریکی عوام کا مطالبہ ہے کہ یہ سبسڈیاں فوراً ختم کی جائیں کیونکہ انہیں لینے والے خود کروڑ پتی یا ارب پتی ہیں اور سبسڈی کا فائدہ عام لوگوں کو نہیں پہنچتا۔

امریکی حکومت پر قرضے چڑھنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ جب ۲۰۰۸ء میں امریکہ کا ''تعمیراتی بلبلہ'' پھٹا تو کئی بنک اور مالیاتی ادارے دیوالیہ ہوگئے کیونکہ امریکی عوام نے انہی سے قرض لے کر گھر بنائے تھے۔جب گھر بکنا بند ہوگئے تو انہیں کہاں سے رقم ملتی؟امریکی حکومت نے پھر بڑے سرکاری بینکوں اور مالیاتی اداروں کو بچانے کے لیے کئی ارب ڈالر خرچ کیے۔مگر یہ اضافی خرچ مجموعی قرضوں میں اضافہ کر گیا۔

یہ تھیں امریکی زوال کی معاشی و مالی نشانیاں......اخلاقی سطح پر بھی امریکہ کا امیر طبقہ فحاشی،منشیات اور دیگر سماجی برائیوں میں مبتلا ہو چکا ہے۔ثبوت یہ ہے کہ امریکہ میں ۴۳فی صد بچے ناجائز پیدا ہوتے ہیں۔ان حقائق کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ امریکا ناکام ریاست میں بدل چکا ہے جو رفتہ رفتہ اپنے زوال کی جانب گامزن ہے۔اور اسے تاریخ کے گڑھے میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا......وہ گڑھا جہاں ماضی کی عظیم سلطنتیں دفن ہیں۔

امریکہ کی معاشی بدحالی کے جتنے مظاہر اوپر ذکر کیے گئے ہیں یہ امریکی زوال کے اصل اسباب نہیں بلکہ محض اس کے اشارے ہیں۔اصل سبب تو یہ ہے کہ مجاہدین اسلام نے امریکہ کو گزشتہ ایک دہائی سے زائد عرصے سے جس جنگ میں گھسیٹ رکھا ہے اسی نے امریکہ کو اس حال تک پہنچایا ہے۔امریکہ کی اسلام کے خلاف 'صلیبی جنگ' ہی وہ مصیبت ہے جس نے اخراجات میں بے تحاشا اضافے،پیداوار اور آمدن میں کمی اور معاشی ابتری جیسے مسائل پیدا کر کے امریکی معیشت کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے اور اللہ رب العزت کی نصرت کے طفیل وہ دن قریب نظر آرہا ہے جب جہاد کی برکت سے امریکہ بھی تاریخ کے صفحات میں ایک قصۂ پارینہ بن کر رہ جائے گا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ:جہاد کے لیے صدقہ کرنے کے فضائل

''جس گھرانے کا کوئی فرد بھی قتال میں شرکت کے لیے نہ نکلے،نہ ہی دھاگے یا سوئی یا اس کے برابر چاندی سے کسی مجاہد کی تیاری میں مدد کرے اور نہ کسی مجاہد(کی غیر موجودگی میں اس)کے گھر والوں کی اچھی خبر گیری کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے(دنیا ہی میں)اس پر سخت مصیبت مسلط فرما دیتے ہیں''۔(**المعجم الأوسط للطبرانی:باب من بقية من أول اسمه ميم من موسیٰ**)

اسی طرح وہ شخص جو خود صاحبِ مال نہ ہو،وہ بھی اہلِ ثروت حضرات سے مال جمع کر کے یا انہیں جہاد فی سبیل اللہ میں مال خرچ کرنے پر ابھار کر یہ اجر وثواب سمیٹ سکتا ہے۔ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:**ان الدال علی الخیر کفاعله**''بے شک نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خود نیکی کرنے والے کی طرح ہے''۔(**ترمذی:کتاب العلم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم،باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعله**)

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں اپنے جان و مال کے ساتھ شرکت کرنے اور صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

3جولائی:نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع شینڈنڈ میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں 12فیول بھرے ٹینکر بھاری ہتھیاروں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے جب کہ 14سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

کرم ایجنسی میں فوجی آپریشن اور امریکی امداد کی بندش

عبیدالرحمٰن زبیر

جون کے اواخر سے پاکستانی فوج نے کرم ایجنسی میں مجاہدین کے خلاف آپریشن شروع کرنے کا عندیہ دیا اور جولائی کے پہلے ہفتے میں اس آپریشن کا آغاز ہوگیا۔ کرم ایجنسی کی سرحدیں تین دیگر قبائلی علاقوں شمالی وزیرستان، اورکزئی اور خیبر ایجنسی کے ساتھ ملتی ہیں۔ افغانستان تک رسائی کا آسان اور سستا ترین راستہ بھی کرم سے ہی ہوکر گزرتا ہے۔ اس علاقے کی اسی جغرافیائی حیثیت کے پیش نظر مجاہدین کے لیے کرم ایجنسی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ جب کہ دوسری طرف امریکی اتحادی پاکستانی فوج بھی اس اہم علاقے پر اپنی 'رٹ' قائم کرنے کو خاصی اہمیت دے رہی ہے۔ اس علاقے میں پاکستانی فوج کے فطری حلیف وہ روافض قبائل ہیں جو ایک مدت سے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیے ہوئے ہیں۔ عامۃ المسلمین کا قتل عام، اُن کی املاک کو جلانا اور اُنہیں علاقہ بدر کرنا ان روافض کا معمول ہے۔ یہاں کے مسلمان 'روافض کے ظلم وستم اور درندگی کو خوب اچھی طرح سہہ چکے ہیں، ایران کی پشت پناہی میں شیعوں نے اس علاقے میں مسلمانوں پر ایسے مظالم توڑے کہ جو احاطۂ تحریر میں نہیں لائے جاسکتے، مساجد و مدارس کو تباہ کیا گیا.....مجاہدین کے اس علاقے میں اثر ورسوخ سے مسلمانوں کو بھی تحفظ کا احساس ہوا اور مجاہدین نے روافض کے لیے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی پالیسی اپنائی۔

جب مجاہدین کی طرف سے روافض کے خلاف کارروائیاں شروع ہوئیں اور اُنہیں مسلمانوں کے خلاف کھُل کھیلنے کے مواقع سے محروم ہونا پڑا تو پاکستانی فوج بھی حرکت میں آگئی۔ جب تک شیعوں کے دم قدم سے وہاں مسلمانوں کی زندگی اجیرن کی جاسکتی تھی تب تک تو یہ فوج' دور بیٹھی اہل اسلام کی حالتِ زار کے مناظر دیکھتی رہی اور اپنے سینے میں موجود اسلام دشمنی کی آگ کو ٹھنڈی کرتی رہی لیکن جیسے ہی مجاہدین کی طرف سے عملی ردعمل سامنے آیا تو پاکستانی فوج' روافض کے تحفظ اور مجاہدین کے خلاف میدان میں آگئی۔ اس سے پہلے بھی کرم ایجنسی میں مجاہدین کے خلاف فوج کی طرف سے محدود پیمانے پر آپریشنز کیے گئے، ''کامیابی'' کے دعوے بھی کیے گئے لیکن مجاہدین نے صبر واستقامت سے تمام حالات کا مقابلہ کیا.....اب پھر یہاں آپریشن کا ڈول ڈالا جارہا ہے۔

فوج نے اس آپریشن کے اعلان سے پہلے وہی فلاپ ڈرامہ دہرایا جو اس سے قبل جنوبی وزیرستان میں آپریشن سے پہلے رچایا گیا تھا۔ یعنی طالبان کے خلاف مقامی سطح پر بغاوت کے آثار دنیا کے سامنے لانا اور اپنے کٹھ پتلی افراد کو تحریک طالبان پاکستان سے ''علیحدگی'' اختیار کرتے ہوئے دِکھانا۔ قاری زین الدین محسود، ترکستان بیٹنی وغیرہ کی طرح یہاں یہ کردار فضل سعید حقانی کے سپرد کیا گیا۔ اُسے ایک ''معروف طالبان'' کمانڈر کے طور پر پیش کیا گیا اور پھر اس ''معروف طالبان کمانڈر'' نے تحریک طالبان سے علیحدگی اور اپنی نئی تنظیم بنانے کا اعلان کیا۔ جب عقلوں پر اللہ تعالیٰ کی مار پڑ جائے تو ایسے مناظر ہی سامنے نظر آتے ہیں کہ ماضی میں جو مکر وفریب اس فوج کے کوئی کام نہ آسکے، تاحال وہ اُسی نہج پر گھسی پٹی سازشیں تیار کرتی نظر آتی ہے۔ فضل حقانی کا انجام اپنے پیش رووں سے کسی طرح مختلف نہیں ہوگا بس ذرا گرد بیٹھنے کا انتظار کیجیے۔

کرم ایجنسی میں فوجی آپریشن کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ روافض کے تحفظ کے لیے یہ کارروائی کی جارہی ہے۔ ایک دوسرا اور زیادہ اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس آپریشن سے پیش نظر ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' میں صف اول کے اتحادی کی طرف سے اپنے ناراض اور برہم آقا کے حضور ''خصوصی تحفہ'' پیش کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے امریکہ کے لیے افغانستان کی دلدل وہی منظر پیش کررہی ہے جو دریائے نیل نے لشکر فرعون کے لیے کیا تھا.....سو اس غرق ہوتی ''سپر پاور'' کو اس کے غبی اور کور دماغ غلاموں کی طرف سے ''تسلیاں'' دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ''تسلیاں'' کرم، مہمند، باجوڑ، خیبر اور دیر وغیرہ میں ''دہشت گردوں'' کے خلاف آپریشنز کی صورت میں دی جارہی ہیں۔

دوسری طرف امریکہ کسی بھی طرح راضی ہونے کو نہیں آرہا۔ ۴ جولائی کو کرم میں فوجی آپریشن شروع کیا گیا اور ۷ جولائی کو امریکہ نے پاکستان کے لیے ۸۰ کروڑ کی فوجی امداد روک دی۔ اوباما کے چیف آف سٹاف ولیم ڈیلے نے امریکی ٹی وی اے بی سی سے بات کرتے ہوئے کہ ''امریکہ نے پاکستان کی تقریباً ۸۰ کروڑ ڈالر فوجی امداد روکنے کا فیصلہ کیا ہے، پاکستان کے ساتھ تعلقات مشکلات کا شکار ہیں اور پاکستان کو فوجی امداد کے حصول کے لیے مزید اقدامات کرنے ہوں گے تعلقات بہتر ہونے تک فوجی امداد کی رقم جاری نہیں کی جائے گی''۔

فوج کسی بھی طرح اسلام کے خلاف اس جنگ سے ایک لمحہ کے لیے پیچھے ہٹنے پر تیار نہیں، چاہے اسے ''اپنے خرچے'' پر ہی یہ جنگ لڑنا پڑے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ ''اپنے خرچے'' کے لیے ''دھیلے'' تک میسر نہ ہونے کے سبب آئی ایس آئی چیف امریکہ کے دربار میں معافی تلافی کی گزارشات لے کر پہنچ گیا۔

اس سے قبل ۲۳ جون کو امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا کہ ''پاکستان کو پہلے جیسی فوجی امداد حاصل کرنے کے لیے کچھ تبدیلیاں لانا ہوں گی، امریکہ پاکستان کے مسائل حل نہیں کرسکتا، اسے اپنے مسائل خود حل کرنے ہوں گے۔ امریکہ پاکستان کی فوجی امداد موجودہ سطح

3جولائی: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے علاقے دشت ٹوپ میں شیخ آباد کے مقام پر مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔

پر جاری رکھنے کے لیے تیار نہیں'' ۔۱۳ جولائی کو امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا نے کہا'' ہم نے جو اہداف بتائے ہیں پاکستان ان کے خلاف کارروائی کرے گا تو مدد دی جا سکتی ہے، ون وے ٹریفک نہیں چل سکتی، پاکستان کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی، جب تک پاکستان دہشت گردوں کے خلاف پوری قوت سے کارروائی نہیں کرتا اسے ''بلینک چیک'' نہیں دیا جا سکتا۔

نیویارک ٹائمز نے ۳ سینئر امریکی اہل کاروں کے حوالے سے بتایا کہ '' ۷ جولائی کے امریکی فیصلے سے جو امداد متاثر ہوگی اس میں پاک افغان سرحد پر تعینات کیے گئے پاکستانی فوج کے ایک لاکھ اہل کاروں کے اخراجات کی مد میں ۳۰ کروڑ ڈالر، تربیتی پروگرام اور دفاعی آلات کی مد میں بھی امداد شامل ہے''۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ امریکی ایوان نمائندگان نے دفاعی اخراجات کے بل کی منظوری دی تھی، جس کے تحت اس مد میں پاکستان کو دی جانے والی امداد پر پابندیاں عائد کی گئیں تھیں۔ اس بل کے تحت پاکستان کے لیے منظور کی گئی ۱.۱ ارب ڈالر کی امداد کا ۷۵ فیصد حصّہ اس وقت تک جاری نہیں کیا جائے گا جب تک اوباما انتظامیہ یہ رپورٹ نہیں دے گی کہ پاکستان کو دی گئی امداد کہاں خرچ ہوگی۔

اس صورت حال سے اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ سے تمام تر وفاداریاں نبھانے اور اُس کی چوکھٹ پر ہمہ وقت سجدہ ریز رہنے کے باوجود بھی وہ اپنے 'غلام بندوں' پر اعتبار کرنے کو قطعی تیار نہیں۔ کفر کم از کم اپنے مفاد کی حد تک تو 'سیانا' ہوتا ہے کہ جہاں اپنے مفاد پر زد پڑی تو تمام وعدے اور دعوے بھول کر طوطا چشم ہو گئے لیکن ایمان کے راستے کو ترک کرنے اور ارتداد کے تمغے سینے پر سجا لینے والوں کی عقلوں پر اللہ تعالیٰ ایسی مہر ثبت کر دیتا ہے کہ وہ کچھ سوچنے، سمجھنے اور مناسب حال فیصلہ کرنے کے قابل بھی نہیں رہتے۔

ان مرتدین کی حالت ملاحظہ ہو کہ امریکی امداد کی بندش کے بعد ایک طرف ۱۱ جولائی کو پاکستانی وزیر دفاع احمد مختار کہتا ہے کہ '' اگر امریکہ نے پاکستان کی امداد روکی تو افغان سرحد سے فوج ہٹا لی جائے گی۔ پہاڑوں پر زیادہ عرصہ فوج رکھنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ امریکہ کی جانب سے روکی گئی ۸۰ کروڑ ڈالر کی امداد آئندہ جنگ کے لیے نہیں تھی بلکہ پاکستان یہ رقم پہلے ہی دہشت گردی کے خلاف لڑائی پر خرچ کر چکا ہے، اگر امریکہ نے بل ادا نہ کیا تو ہمارے پاس افغان سرحد سے فوج بلانے کے سوا کوئی چارہ نہیں''۔ جب کہ دوسری جانب ۱۲ جولائی کو کور کمانڈر کانفرنس کے اختتام پر کہا گیا کہ '' دہشت گردی کے خلاف جنگ اپنے قومی مفاد کے لیے اپنے وسائل سے لڑی جائے گی''۔ اس سے ایک تو یہ حقیقت واشگاف انداز میں سامنے آتی ہے کہ 'سول' لوگ جو مرضی کہتے رہیں..... فوج کسی بھی طرح اسلام کے خلاف اس جنگ سے ایک لمحہ کے لیے پیچھے ہٹنے پر تیار نہیں، چاہے اسے '' اپنے خرچے'' پر ہی یہ جنگ لڑنا پڑے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ '' اپنے خرچے'' کے لیے '' دھیلے'' تک میسر نہ ہونے کے سبب آئی ایس آئی چیف امریکہ کے دربار میں معافی تلافی کی گزارشات لے کر پہنچ گیا۔

پاکستانی فوج کی طرف سے ایسے اعلانات امریکہ پر فداکاری اور اُس کے آگے ہر حال میں کورنش بجالانے کے مصداق ہیں۔ گویا پاکستانی جرنیل بزبانِ حال امریکہ کے حضور دست بدستہ عرض کر رہے ہیں کہ '' جناب عالی! ہم آپ کے خادم..... آپ کا ساتھ چھوڑنے کا خیال ہی ہمارے لیے سوہانِ روح ہے..... آپ کے در سے دھتکارے گئے تو بھلا ہمارے لیے اور کون سی جائے پناہ میسر ہوگی؟ اس لیے حضور آپ ہمارا حقہ پانی بند کیجیے یا ہمارے سروں پر غلاظت بھرے جوتے برسایئے..... ہم آپ کا در چھوڑنے والے نہیں.....''۔

کور کمانڈرز کانفرنس کے اگلے دن یعنی ۱۳ جولائی کو آئی ایس آئی کا چیف جنرل شجاع پاشا آقا کے چرنوں کو چھونے، '' جان وی دیؤ'' کی عرضی پیش کرنے اور '' روٹھے خدا'' کو منانے امریکہ روانہ ہو جاتا ہے۔ اُس کی روانگی کے چند گھنٹوں بعد ہی پاکستان میں امریکی سفیر کہتا ہے کہ '' شجاع پاشا امریکہ میں ہے اور اہم ملاقاتیں کر رہا ہے۔ امریکہ میں سی آئی اے کے اہم عہدیداروں اور اوباما کے خصوصی مشیر سے اُس کی ملاقات ہو رہی ہیں ہمیں امید ہے کہ جنرل پاشا اچھی خبر لائے گا''۔

شجاع پاشا نے امریکی آقاؤں کے آگے خوب ناک رگڑی..... سی آئی اے کے قائم مقام ڈائریکٹر مائیکل موریل، امریکی قومی سلامتی کے نائب مشیر ڈک لوئٹ اور پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکی نمائندہ خصوصی مارک گراس مین کے حضور الگ الگ حاضری دی، ان ملاقاتوں کے بعد بھی امریکہ اپنے احکامات کی تعمیل پر اڑا رہا۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے مطابق '' تعاون کی بحالی کے طور پر پاکستان نے سی آئی اے کے افسران کے لیے ۸۷ ویزوں کی منظوری دی ہے، جس کے نتیجے میں پاکستان میں خفیہ ایجنسی کا آپریشن معمول پر آجائے گا، جوریمنڈ ڈیوس کی گرفتاری سے متاثر ہوا تھا'' جب کہ امریکی ٹرینرز کو پاکستان واپسی کی اجازت دی گئی، بدلے میں امریکہ کی طرف سے آئی ایس آئی کے قریبی معاون غلام نبی فائی کو گرفتار کر کے آئی ایس آئی کو 'خیر سگالی' کا پیغام دیا گیا۔

اس صلیبی جنگ میں پاکستانی نظام نے اول دن سے صرف اور صرف ڈالروں کے حصول کے لیے کفر کے لشکر میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اہل ایمان کے خلاف اس معرکہ میں کفر کا ہر سطح پر ساتھ دینے کے باوجود بھی آئمۃ الکفر پاکستان سے راضی نہیں ہیں ...... اور پاکستانی فوج ہے کہ سوچنے، سمجھنے اور اپنی خستہ حالی پر رحم کرنے کو تیار ہی نہیں۔ آج اگر چند کروڑ ڈالر بند ہونے سے ان کے حلق خشک اور دل بیٹھ گئے ہیں تو کل جب امریکہ مکمل طور پر افغانستان سے نکل جائے گا اور کفر کے تمام لشکر مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل و رسوائی کا سامان بن کر رہ جائیں گے تب تو پاکستانی فوج کے آقاؤں کا بھی اس حد تک بھرکس نکل چکا ہوگا کہ وہ اسے گھاس کے چند تنکے ڈالنے کو تیار نہ ہوں گے۔ تب بھلا یہ ہوس کے پجاری اور ڈالروں کے عوض ایمان کو بیچ دینے والے مجاہدین کے آگے کس طرح ٹھہر سکیں گے..... وہ مجاہدین جنہوں نے اِن کے کفریہ آقاؤں کو نیست و نابود کر دیا..... وہ ان کٹھ پتلیوں سے بھی پورا انصاف کریں گے اور موجودہ صلیبی جنگ کے پورے عرصہ کے دوران ان کی جانب سے امت مسلمہ کے ساتھ کی گئی ایک ایک خیانت اور ایک ایک غداری کا پورا پورا بدلہ وصول کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

4 جولائی: صوبہ ننگرہار کے ضلع شیرزاد میں مجاہدین نے نیٹو فورسز پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ مقامی افراد کو نشانہ بنا رہے تھے۔ شدید لڑائی کے دوران 30 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔

شمسی ایئر بیس کا ''قضیہ'' اور پاکستان کی دگرگوں حالت

مصعب ابراہیم

آزاد قبائل میں جاری ڈرون میزائل حملوں میں شمسی ایئر بیس کا کردار اب کسی سے مخفی نہیں۔ یہ ایئر بیس بلوچستان کے صدر مقام کوئٹہ کے جنوب میں ۳۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ۲۰۰۶ء میں یہ حقیقت واضح ہو گئی تھی کہ اس بیس کو امریکہ جاسوسی اڈے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ ۲۰۰۸ء کے بعد جب آزاد قبائل میں کیے جانے والے ڈرون حملوں میں اضافہ ہوا تو بھی یہی انکشاف ہوا کہ ڈرون طیارے اسی ایئر بیس سے پروازیں بھرتے ہیں اور یہیں سے انہیں کنٹرول کیا جاتا ہے۔

۲۰۰۱ء میں افغانستان پر صلیبی حملے کے لیے مشرف نے جیکب آباد، پسنی، دالبندین اور شمسی کے ہوائی اڈے امریکہ کے حوالے کیے۔ بعد میں جب ان رازوں سے پردے اٹھنے لگے تو حکومتی حلقوں کی طرف سے یہ بات بااصرار کہی جانے لگی کہ ۲۰۰۵ء کے زلزلے کے بعد مشرف کے حکم پر شمسی ایئر بیس متحدہ عرب امارات کی ایئر فورس کو دیا گیا تا کہ وہاں سے زلزلہ زدہ علاقوں میں امدادی سرگرمیاں شروع کی جائیں۔ اسی بات کی تکرار ۱۳ مئی کو پارلیمنٹ کے مشترکہ بند کمرے کے اجلاس میں پاکستانی فضائیہ کے سربراہ راؤ قمر کی جانب سے کی گئی کہ شمسی ایئر بیس متحدہ عرب امارات کے کنٹرول میں ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شمسی ایئر بیس کو خاموشی سے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔

اسی لیے راؤ قمر کے بیان کے بعد ۱۹ مئی کو متحدہ عرب امارات نے پاکستان کے اس دعویٰ کی تردید کی۔ ۲۰ مئی کو مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبر ملاحظہ ہو:

''متحدہ عرب امارات نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے کہ بلوچستان میں واقع شمسی ایئر بیس اس کے زیر کنٹرول ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق متحدہ عرب امارات کے حکام کا کہنا ہے کہ شمسی ایئر بیس کی تعمیر کے لیے پاکستان کو مدد ضرور فراہم کی تھی لیکن یو اے ای نے کبھی اسے اپنے کنٹرول میں نہیں لیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اب بھی یو اے ای کے شیخ اور دیگر امرا اپنے جہازوں میں اس ایئر بیس میں تفریحی مقاصد جیسے شکار کی مہم وغیرہ کے لیے پاکستانی ایوی ایشن حکام کی منظوری سے اترتے ہیں، مگر یہ بیس کبھی بھی یو اے ای کے کنٹرول میں نہیں رہا'' (روزنامہ جسارت: ۲۰ مئی ۲۰۱۱)

امت مسلمہ پر مسلط حکمران عرب کے ہوں یا عجم کے...... وہ امریکی غلامی اور صلیبی چوکھٹ پر سجدہ ریزی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں مگن رہتے ہیں۔ عرب امارات کے حکمرانوں سے بھی یہ توقع ہرگز نہیں کہ وہ امریکی احکامات کی بجا آوری سے سرِ مو انحراف کریں گے۔ کچھ بعید نہیں کہ امریکہ کے ساتھ پاکستان اور عرب امارات کی مشترکہ وفاداریوں کے نتیجے میں اس ایئر بیس کو امریکہ کے حوالے کیا گیا ہو۔ یہ محض خام خیالی نہیں ہے بلکہ ناقابل تردید حقیقت ہے جس کا اظہار وکی لیکس کے مختلف مراسلوں سے بھی ہوتا ہے اور ان مراسلوں کی تائید امریکی سنٹرل کمانڈ کا سابق سربراہ جنرل ٹومی فرینکس اپنی کتاب میں ان الفاظ میں کرتا ہے کہ ''امریکیوں نے بلوچستان میں واقع شیخ زید کی نجی فضائی پٹی کو استعمال کیا''۔ وکی لیکس نے اس متعلّق جو کچھ طشت از بام کیا اُس کا خلاصہ یہ ہے:

''متحدہ عرب امارات کی حکومت چاہتی ہے کہ اُن کی افغانستان اور پاکستان میں امریکیوں سے تعاون کے بارے میں تفصیلات خفیہ رہیں کیونکہ اِن تفصیلات کے منظر عام پر آنے سے پاکستان میں تعینات متحدہ عرب امارات کے اہل کاروں یا متحدہ عرب امارات کو داخلی طور پر خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے''۔

خیانت اور غداری کے پیکر ان حکمرانوں کے ایسے ہی کرتوتوں کی بدولت کفار آج مسلم سرزمینوں پر ہر جانب دندناتے پھر رہے ہیں اور اُنہیں کسی قسم کی روک ٹوک کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ اِنہی حکمرانوں نے مسلم خطوں کو کفار کی چراگاہ میں بدل دیا، پھر جب کبھی ان کے صلیبی آقا ان کی ''غیر تسلی بخش کارکردگی'' سے ناخوش ہو کر ''دانہ پانی'' بند کرتے ہیں تو اِنہیں جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ تب ان کی ''قومی سلامی اور داخلی خودمختاری'' جو کئی دہائیوں سے محو استراحت بلکہ مدفون حالت میں پڑی ہوتی ہے' اچانک انگڑائی لیتی اور کفن جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ پھر منظر نامہ کیا ہوتا ہے اور صلیبی آقاؤں کی طرف سے جواب الجواب کس صورت میں دیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

۳۰ جون کو پاکستانی وزیر دفاع احمد مختار نے کہا کہ ''امریکہ سے شمسی ایئر بیس خالی کرنے کا کہہ دیا ہے، جب وہ لوگ وہاں ہوں گے ہی نہیں تو ڈرون حملے بھی بند ہو جائیں گے''۔ یہ اعلان گویا سرکاری سطح پر اس بات کی تصدیق ہے کہ ڈرون حملے پاکستان کی سرزمین سے ہی کیے جاتے ہیں۔ اس سے اگلے ہی روز پاکستانی فوج کا ترجمان اطہر عباس کہتا ہے کہ ''بلوچستان کی شمسی ایئر بیس سے امریکی انخلا کے باعث یہ اب آپریشنل نہیں ہے''۔ یعنی امریکی' پاکستانیوں کے اس قدر فرماں بردار ہو گئے ہیں کہ ایک دن اُنہیں ایئر بیس خالی کرنے کو کہا گیا اور چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے کہ اُنہوں نے اپنا بوریا بستر سمیٹا اور ایئر بیس کی چابیاں اُس کے ''اصل مالکوں'' کے حوالے کر کے چلتے بنے...... فوجی ترجمان کے اس بیان پر سوائے قہقہوں کی زبان کے اور کس انداز میں تبصرہ کیا جا سکتا ہے!!!

لیکن حقیقی دنیا میں معاملہ اس کے بالکل برعکس نظر آیا، جب فوجی ترجمان کے بیان سے چند گھنٹے بعد ہی امریکہ نے شمسی ایئر بیس چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ گویا امریکی آقاؤں نے پاکستانی غلاموں کو کھلے الفاظ میں بتا دیا کہ تمہاری ''داخلی خودمختاری'' یہ ہمارے بوٹوں تلے پڑی ہے، ہم موجود ہیں اور موجود رہیں گے...... برطانوی خبر رساں

4 جولائی: صوبہ غزنی کے دارالحکومت غزنی شہر میں مجاہدین نے امریکی ملٹری سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے جب کہ 12 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

ادارے 'رائٹرز' سے بات چیت کرتے ہوئے امریکی حکام نے کہا کہ "شمسی ایئربیس خالی نہیں کیا، ایسا کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی پاکستان کے مطالبہ پر غور کیا جائے گا، شمسی ایئربیس پر سی آئی اے کے اہل کار اور جاسوس طیارے موجود ہیں، شمسی بیس کو ڈرون حملوں کے لیے استعمال کرتے ہیں اور مستقبل میں ڈرون حملے جاری رکھنے کے لیے اس بیس کو استعمال کیا جائے گا، پاکستان میں امریکی انسداد دہشت گردی آپریشن کے لیے شمسی ایئربیس مکمل طور پر آپریشنل رہے گا"۔

جدید ریاست کے بنیادی تصورات میں 'ریاست کی حاکمیت اعلیٰ' اہم ترین تصور ہے، اگر ریاست اپنی حاکمیت اعلیٰ کو برقرار نہ رکھ سکے تو اُسے کسی بھی صورت میں 'آزاد اور خود مختار' ریاست متصور نہیں کیا جاتا۔ امریکہ کے اس صریح انکار کے بعد تو پاکستانی ریاست کی 'حاکمیت اعلیٰ' کی نا صرف خوب مٹی پلید ہوئی ہے بلکہ اُس کے اپنے آقا نے اُس کے وجود پر کاری ضرب لگائی ہے۔

اپنی اسی خفت اور شرمندگی کو مٹانے کے لیے وزیر دفاع اور افواجِ پاکستان کے ترجمان کے بیانات کا رد کرنے کے لیے وزیر اطلاعات فردوس عاشق اعوان سرگرمی دکھاتی ہے اور کہتی ہے کہ "شمسی ایئربیس امریکا سے خالی کروانے اور اس ضمن میں امریکی انکار سے متعلق خبریں صرف اخبارات کی سطح پر ہوئی ہیں حکومتی سطح پر ایسی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے"۔ آخر کو مستقل طور پر آقاؤں کی ناراضی کیونکر مول لی جا سکتی ہے، اسی لیے "شیر مردوں" کی "دھاڑوں" کے جواب میں بظاہر "صنف نازک" دِکھائی دینے والی فردوس عاشق کو کھڑا کیا جاتا ہے کہ مائی باپ امریکہ کا غصہ کچھ تو ٹھنڈا ہو۔

پاکستان کی محبت سے سرشار، وطنیت کے اسیر اور حبِ وطن کے دعوے داروں کو اب تو یہ بات سمجھ ہی لینی چاہیے کہ اُن کی "محبتوں کے مرکز" پر نا صرف یہ کہ پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے بلکہ محبتوں کا یہ مرکز امریکی قبضہ میں جانے کے بعد اس کی حیثیت جہاد، مجاہدین اور امت مسلمہ کے خلاف محاذ کی قیادت کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ وطن اور قومیت کے زہر کو تریاق سمجھنے والوں کے منہ پر امریکیوں کی طرف سے رسید کیا جانے والا یہ تازہ ترین طمانچہ ہے، جس کے بعد بھی امید یہی ہے کہ یہ قبیلہ گال سہلاتے ہوئے دوبارہ پاکستانیت کی چھتری تلے کھڑا "ہم زندہ قوم ہیں" جیسے فضول اور لایعنی فلسفوں میں الجھا رہے گا۔ لیکن اہل دل اور اہل عقل وفہم کے لیے یہ تمام صورت حال بہت کچھ سوچنے اور فکر و تدبر کی دعوت دے رہا ہے کہ یہ قوم امریکہ کی غلامی اور اُس کی جی حضوری کا قلادہ کب تک گردنوں میں ڈالے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برسرِ پیکار رہے گی اور کب تک ذلت اور درماندگی کی تصویر بنے اپنا ہی منہ چڑاتی رہے گی؟؟؟

☆☆☆☆☆

مسلمانوں کی پوری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جہاں مسلمان خواتین نے اپنا سب کچھ لٹا کر جہاد کو تقویت بخشی۔ غزوہ تبوک میں جب کہ مسلمانوں کا مقابلہ اس وقت کی سب سے بڑی سلطنت سے تھا اور مسلمان مالی تنگی کا سامنا کر رہے تھے، صحابیات رسول نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مجاہدین کو سامان فراہم کرنے میں حصّہ ڈالا۔ حضرت ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کپڑا بچھا ہوا ہے جس پر کنگن، بازوبند، پازیب، بالیاں، انگوٹھیاں اور بہت سے زیورات رکھے ہوئے ہیں"۔ (ابن عساکر: المجلد الأول)

یہ محض ماضی بعید کے قصے ہی نہیں، آج بھی الحمدللہ امت میں ایسی مائیں بہنیں موجود ہیں جن کی قربانیاں اسلام کی یاد تازہ کر دیتی ہیں۔ شیشان میں شہید ہونے والے قائد ابوجعفر یمنی رحمہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہوں نے اپنا سارا زیور بیچ کر اپنے بھائی کا اسلحہ و دیگر ضروری سامان پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ پھر سے اس امت کو حضرت خنساء رضی اللہ عنہا جیسی مائیں اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا جیسی بہنیں عطا فرمائے۔ آمین

موجودہ صلیبی جنگ میں مجاہدین تو اللہ کی نصرت اور تائید سے کامیابی سے ہم کنار ہو چکے ہیں۔ عراق کے بعد افغانستان سے صلیبیوں کی پسپائی کا آغاز ہو چکا ہے۔ مجاہدین اس دس سالہ جنگ میں سرخرو ہوئے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں اُن کے شامل حال ہیں...... وہ اپنی منزلوں کی جانب بلاخوف وجھجک بڑھ رہے ہیں...... کفر دَم سادھے عساکر اسلام کی پیش قدمی دیکھ رہا ہے اور خوف سے اندر ہی اندر گھُل رہا ہے...... ایسے میں جسے اس نفع بخش سودے میں اپنا حصّہ ڈالنا ہے، ڈال دے...... اللہ تعالیٰ غنی عن العالمین ہے...... اُس نے نانِ جویں کھا کر پیٹ بھرنے والے ضعفا کے ہاتھوں دنیا کے فراعین کو نیچا دکھایا ہے...... ان غربا اور اجنبیوں کے لیے تو اُس نے جو مراتب مقرر کر رکھے ہیں...... یہ اپنی جانیں وار کر اُن فضیلت والے مراتب کو پا رہے ہیں...... مسئلہ تو پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے وسائل اور جان و مال بچا بچا کر رکھتے ہیں یا اُنہیں راہِ خدا میں لُٹا کر منعمین کی رفاقت کے حق دار قرار پاتے ہیں۔

پس آج مَّن ذَا الَّذِی يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا کی صدا پر لبیک کہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور مغفرتیں منتظر ہیں۔ مجاہدین اللہ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں اور امت مسلمہ سے بجا طور پر یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جان و مال سے اُن کی نصرت کے فریضے پر توجہ دیں۔ جو بہترین مال آپ اپنے لیے پسند کرتے ہیں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اور یہ ادائیگی بھی صرف ایک بار کر دینا کافی نہیں بلکہ جہاد کے لیے اپنی آمدن میں سے ایک حصّہ مستقلاً مقرر کر لیں اور اس کو مجاہدین تک پہنچائیں۔ اللہ ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں اپنے جان و مال کے ساتھ شرکت کرنے اور صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: مَّن ذَا الَّذِی يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

انہیں چاہیے کہ اپنے مال و اسباب مجاہدین فی سبیل اللہ پر لٹا کر اس عظیم اجر کو حاصل کریں۔

5 جولائی: صوبہ ارزگان میں مقامی پولیس کمانڈر نے 10 سپاہیوں سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

مہمند میں اجتماعی قتل اور میڈیا کی بے بسی

حامد میر

معروف صحافی حامد میر کے شائع شدہ کالم سے اقتباسات......مضمون نگار کے دیگر خیالات سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں۔

جب گُلاچی کی کارروائی ٹی وی چینلز پر دکھائی جارہی تھی تو قبائلی علاقوں سے تعلّق رکھنے والے کئی اراکین پارلیمینٹ نے اس خاکسار سے رابطہ قائم کیا۔ان صاحبان نے شکوہ کیا کہ پاکستان کا میڈیا کراچی اور کوئٹہ میں سیکورٹی اداروں کے ہاتھوں بے گناہوں کا قتل تو دکھا دیتا ہے اور کولاچی جیسے دوردراز علاقے میں جاری پولیس کی کارروائی بھی دکھا دیتا ہے لیکن جو کچھ قبائلی علاقوں میں ہورہا ہے اس کا ایک فیصد بھی نہیں دکھایا جاتا۔

یہ بالکل درست ہے کہ پچھلے چند سالوں سے قبائلی علاقوں میں پاکستان کے آزاد میڈیا کی پہنچ کو بالکل ختم کردیا گیا ہے۔قبائلی علاقوں کی خبریں صرف آئی ایس پی آر کے ذریعہ سامنے آتی ہیں اور آئی ایس پی آر صرف اپنے قابل اعتماد صحافیوں کو مخصوص علاقوں میں لے کر جاتی ہے۔اگر کوئی صحافی اپنی جان داؤ پر لگا کر خود کسی قبائلی علاقے میں چلا جائے اور تصویر کے دونوں رخ دکھانے کی کوشش کرے تو انتہائی ناپسندیدہ عناصر کی فہرست میں شامل کردیا جاتا ہے۔میں نے شکوے شکائتیں کرنے والے اراکین پارلیمنٹ سے کہا کہ آپ قومی اسمبلی اور سینٹ میں یہ مطالبہ کیوں نہیں کرتے کہ میڈیا کو قبائلی علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے؟ اس سوال پر باجوڑ سے تعلّق رکھنے والے پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی اخونزادہ چٹان فرمانے لگے کہ ہم تو خود اپنے علاقوں کی پولیٹکل انتظامیہ کے سامنے بے بس ہیں۔پولیٹکل ایجنٹ اپنے علاقوں کے منتخب اراکین پارلیمینٹ کی کوئی بات نہیں سنتے بلکہ کئی مرتبہ وہ ہمارے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کرکے عسکریت پسندوں کے اس موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ جمہوریت کسی مسئلے کا حل نہیں۔اخونزادہ چٹان نے بتایا کہ پچھلے دنوں باجوڑ میں گورنر خیبر پختونخواہ مسعود کوثر دورے پر آئے تو پولیٹکل ایجنٹ نے ان کے سامنے میری بے عزتی کی۔مسئلہ یہ ہے کہ قبائلی علاقوں کے اراکین پارلیمنٹ اسلام آباد میں بیٹھ کر قانون سازی میں حصّہ تو لیتے ہیں لیکن اس قانون کا اطلاق قبائلی علاقوں پر نہیں ہوتا وہاں فوجی افسران اور پولیٹکل ایجنٹ کی مرضی چلتی ہے اور اسی لیے دس سال گزرنے کے باوجود قبائلی علاقوں میں حالات کنٹرول نہیں ہورہے پاکستان کا میڈیا کراچی میں رینجرز کے ہاتھوں ایک نوجوان کا قتل تو دکھا سکتا ہے لیکن شمالی وزیرستان اور باجوڑ میں ڈرون حملوں میں مارے جانے والے بے گناہوں کا المیہ نہیں دکھا سکتا۔شمالی وزیرستان سے ملحقہ کرم کے علاقے میں کئی سڑکیں کافی عرصہ سے بند ہیں۔یہاں روزانہ ظلم وستم کے نئے ریکارڈ قائم کیے جاتے ہیں لیکن میڈیا یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔پچھلے پانچ سالوں میں درجنوں صحافیوں کو قبائلی علاقے چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا۔قبائلی علاقوں میں آئے روز ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو میڈیا کے ذریعہ منظر عام پر آجائیں تو عام پاکستانیوں کو احساس ہوگا کہ ان کے ملک پر جو عذاب آیا ہے اس کی اصل وجوہات کیا ہیں لیکن بہت سوچ سمجھ کر قبائلی علاقوں میں میڈیا کی پہنچ ختم کردی گئی ہے جس کا نقصان یہ ہورہا ہے کہ قبائلی عوام صرف میڈیا سے نہیں بلکہ پاکستان سے بھی مایوس ہوتے جارہے ہیں۔۱۰ جون کو سینٹ میں مہمند کے سینیٹر حافظ محمد رشید اور سینیٹر پروفیسر ابراہیم نے ایک دل دہلا دینے والے واقعے کا ذکر کیا جس میں مہمند کی تحصیل لکڑے شیخ بابا میں سیکورٹی فورسز نے ۳۸ بے گناہ افراد کو ایک قطار میں کھڑا کرکے قتل کردیا۔گیارہ اپریل کے دن ان افراد کو محض اس لیے قتل کردیا گیا کہ وہ اپنے گاؤں کے ایک عسکریت پسند کا سراغ بتانے میں ناکام رہے۔قتل کے بعد ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر دفن کردیا گیا لیکن مقامی اسکاؤٹس سے برداشت نہ ہوا اور انہوں نے مرنے والوں کے رشتہ داروں کو اصل صورت حال بتادی۔جب عوامی ردعمل کا خطرہ پیدا ہوا تو رشتہ داروں کو تمام لاشیں علیحدہ علیحدہ قبروں میں دفنانے کی اجازت مل گئی اور پھر ہر مرنے والے کے لواحقین کو ۳ لاکھ روپے دے کر خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔مرنے والوں میں ۱۲ سال کا ممتاز اور اس کا ۴۳ سالہ باپ محمد صدیق بھی شامل ہے۔اکثر مرنے والے ایک دوسرے کے قریبی عزیز تھے۔سینیٹر پروفیسر ابراہیم نے چیئرمین سینٹ کو ان ۳۸/افراد کے نام، ولدیت، عمریں اور ایڈریس فراہم کردیے ہیں تاکہ اس اجتماعی قتل کی انکوائری کروائی جاسکے لیکن آپ دیکھیں گے کہ جب اس اجتماعی قتل کی انکوائری کا مطالبہ ہوگا تو کچھ لبرل فاشسٹ مطالبہ کرنے والوں کو طالبان کا ہمدرد قرار دے دیں گے۔یہی وہ رویہ ہے جس نے دہشت گردی کے شکار پاکستان کو اندر سے تقسیم کررکھا ہے۔سچ یہ ہے کہ گیارہ اپریل کو مہمند میں ۳۸/افراد کو قتل کرنے والے بھی انسانیت کے دشمن تھے۔ان کا احتساب ہونا چاہیے اگر ان کے احتساب سے صرف نظر کرکے یہ جنگ جاری رکھی گئی اور یہ ہماری جنگ، یہ ہماری جنگ کا شور مچایا گیا تو پھر تمہاری یہ جنگ کبھی ختم نہ ہوگی اور جنگ کی آگ ہم سب کو جلا ڈالے گی۔

☆☆☆☆☆

5 جولائی: صوبہ نورستان کے ضلع کمدیش میں مجاہدین نے افغان فوج کی چوکیوں پر حملہ کرکے 11 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

فرعونِ عصر کی افغانستان میں غرقابی

کاشف علی الخیری

۲۲ جون ۲۰۱۱ء کو اوباما نے افغانستان سے مرحلہ وار انخلا کا اعلان کیا، جس کے مطابق رواں سال امریکی فوج کے ۱۰ ہزار سپاہی افغانستان سے واپس جائیں گے...... یہ واپسی ۲۰۱۴ء میں مکمل ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید ہی تو ہے کہ افغانستان میں برپا 'معرکہ روح و بدن' میں 'تہذیبی درندوں' نے مات کھائی ہے۔ 'یامردِ مومن' نے 'یورپ کی مشینوں' کو اٹھا کر ایسا پٹخا ہے کہ اُن کا انجر پنجر بکھر کر رہ گیا۔ اللہ کے کمزور و ناتواں مجاہد بندوں نے اُس کے باغی، سرکش اور 'ٹیکنالوجی کے ہمالہ' کو پاؤں تلے ایسا روندا کہ وہ **کعصف ماکول** دکھائی دینے لگے۔

افغانستان سے بھاگ نکلنے کا اعلان اوباما نے واشنگٹن میں امریکی خارجہ پالیسی کے حوالے سے اپنے خطاب میں کیا، اپنے اس خطاب کے دوران اُس نے کھلے الفاظ میں اپنی شکست بھی تسلیم کی۔ ہزیمت اور بے چارگی میں گندھے ہوئے الفاظ میں وہ کہہ رہا تھا ''امریکہ خون ریزی سے بھرپور تاریخ رکھنے والی افغان قوم کے ملک میں قیامِ امن کے لیے مزید کردار ادا نہیں کرسکتا۔ امریکی فوجیوں کی واپسی کے بعد افغانستان میں مسائل پیدا ہوسکتے ہیں اور پائیدار امن قائم کرنے میں کچھ تاخیر ہوسکتی ہے، جولائی میں افغانستان سے ۱۰ ہزار امریکی فوجیوں کے انخلا ہوگا جبکہ مزید ۲۳ ہزار فوجیوں کا انخلا آئندہ موسم گرما میں ہوگا جو ۲۰۱۴ء میں اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سیکورٹی کی تمام ذمہ داری افغان فورسز نہیں سنبھال لیتیں۔ پچھلی دہائی میں جنگوں میں کھربوں ڈالر لاگت آئی، اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے لوگوں کی بھلائی پر رقم لگائیں اور قومی ترقی پر توجہ دیں''۔

اس سلسلے میں ۱۷ جولائی سے نیٹو فورسز نے افغانستان کے مختلف علاقوں کی سیکورٹی ذمہ داریاں افغان فورسز کو سونپنا شروع کردی ہیں۔ انخلا کا یہ عمل جن سات علاقوں سے شروع ہو رہا ہے اُن کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

۱۷ جولائی سے بامیان سے نیٹو فورسز انخلا کا آغاز ہوا۔ بامیان ایساف کی مشرقی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے جس کی قیادت امریکہ کے پاس ہے۔ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام سے ۱۹ جولائی کو انخلا ہوا، مہترلام ایساف کی مشرقی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے جس کی قیادت امریکہ کے پاس ہے۔ جنوبی افغانستان کے صوبے ہلمند کے صدر مقام لشکرسے ۲۰ جولائی سے نیٹو فوجوں کا انخلا شروع ہوا، یہ علاقہ ایساف کی جنوب مغربی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے جس کی قیادت امریکہ کے پاس ہے۔ ہرات سے ۲۱ جولائی سے انخلا شروع ہو چکا ہے، ہرات ایساف کی مغربی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے اور اس کمان کی قیادت اٹلی کے پاس ہے۔ مزار شریف سے صلیبی فوجوں کا انخلا ۲۳ جولائی سے شروع ہوا، مزارِ شریف ایساف کی شمالی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے اور اس کمان کی قیادت جرمنی کے پاس ہے۔ پنجشیر سے صلیبیوں کا انخلا ۲۴ جولائی سے شروع ہوا، پنجشیر ایساف کی مشرقی کمان کے دائرۂ کار میں آتا ہے جس کی قیادت امریکہ کے پاس ہے۔ کابل بھی اُن علاقوں میں شامل ہے جہاں سے نیٹو فورسز کو نکلنا ہے، لیکن یہاں سے انخلا کی واضح تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ یہاں ترکی ایساف کی ریجنل کمانڈ کی قیادت کر رہا ہے اور اس کے نو ہزار فوجی یہاں تعینات ہیں۔ اس کے علاقہ صوبہ پروان سے بھی ۶۵۰ امریکی فوجیوں کا دستہ ۱۵ جولائی کو امریکہ واپس لوٹ گیا۔ افغانستان میں امریکی فوج کے ترجمان میجر مائیکل وون کے مطابق رواں ماہ ۱۸۰۰ امریکی فوجی واپس چلے جائیں گے۔

اوباما کے اعلان واپسی کے بعد نیٹو ممالک نے بھی بوریا بستر باندھنا شروع کردیا ہے۔ برطانیہ، جرمنی، کینیڈا اور فرانس نے بھی اپنی افواج کی واپسی کا شیڈول جاری کردیا ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے بھی اپنے دورۂ کابل کے دوران ۶ جولائی کو برطانوی افواج کی افغانستان سے واپسی کا اعلان کیا۔

افغانستان میں مجاہدین نے لمبے عرصے سے صلیبی افواج کا ناطقہ بند کررکھا ہے۔ امریکی کی زیر قیادت نیٹو افواج نے دس سال تک کسی نہ کسی طرح یہ نقصانات برداشت کیے لیکن اب کفر کی فوجوں کی ہمت بالکل جواب دے چکی ہے، وہ جلد از جلد افغانستان سے نکلنا چاہتی ہیں۔ اس سلسلے میں اُن کے لیے امید کی واحد کرن افغان نیشنل آرمی اور افغان پولیس ہی ہے، جو اُن کے مطابق نیٹو افواج کی واپسی کے بعد امن و امان کی صورت حال کو سنبھالیں گے۔ لیکن افغان فوج اور پولیس کی اپنی حالت زار کیا ہے اس کا اندازہ برطانوی اخبار سنڈے انڈیپنڈنٹ کی ماہ جون میں شائع کی گئی ایک رپورٹ سے ہوتا ہے، جس کے مطابق ''قبضے اور افغان فوج کی تربیت کو ۱۰ سال مکمل ہونے کے باوجود آج بھی افغانستان کی قومی فوج یا پولیس کا ایک بھی یونٹ ایسا نہیں جو غیر ملکی افواج کے نکلنے کے بعد قیامِ امن کا فرض ادا کرنے کے قابل ہو۔ ناقص تربیت، افرادی قوت کی کمی، کرپشن اور ناخواندگی نے افغانوں کو اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ وہ اپنے ہی ملک کی دیکھ بھال کرسکیں''۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ ۲۰۰۱ء سے اب تک افغان فوج اور پولیس کو جدید اسلحے و تربیت کی فراہمی پر ۲۵ ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے۔ اس وقت افغان فوج کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۶۴ ہزار ہے جب کہ پولیس اہل کاروں کی تعداد ایک لاکھ ۲۶ ہزار ہے۔ افغان فوجیوں کی تربیت کے ذمہ دار نیٹو فوج کا لیفٹیننٹ جنرل ولیم بی کوڈویل کہتا ہے کہ ''ہر ۱۰ میں سے ۹ افغان فوجی جاہل اور اجڈ ہیں، جس کے نتیجے میں اب تک کی گئی تربیت اور عالمی کوششیں رائیگاں ہوسکتی ہیں''۔

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

6 جولائی: مجاہدین نے صوبہ وردک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 سپلائی گاڑیاں اور 20 آئل ٹینکرز مکمل طور پر تباہ ہو گئے، 6 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

افغانستان میں بھاگتے امریکیوں کی بنتی درگت

عبدالہادی

افغانستان میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں نے مئی ۲۰۱۱ء کا آغاز صلیبیوں پر جان لیوا کارروائیوں کو آپریشن 'بدر' کا نام دیتے ہوئے کیا۔ اپریل کے آخری ہفتے میں ۱۰۰ مجاہدین کمانڈروں سمیت ۵۴۱ مجاہدین کی قندھار جیل سے سرنگ کھود کر رہائی کے بعد ہرات جیل سے بھی درجن بھر مجاہدین کو چھڑایا گیا۔

امارت اسلامیہ کی مجلس شوریٰ نے صلیبیوں اور ان کے حواری مقامی مرتدوں کے خلاف آپریشن بدر کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ امارت اسلامیہ اپنے دین اور ملک کے دفاع کو اپنا دینی فریضہ اور جائز حق سمجھتی ہے اور اسی جائز حق کے حصول کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنے مجاہد عوام کی تائید سے تمام قابض افواج کے خلاف جہاد جاری رکھے گی۔ بدر آپریشن یکم مئی ۲۰۱۱ء سے افغانستان بھر میں شروع کر دیا جائے گا۔

بدر آپریشن کے آغاز میں امارت اسلامیہ کے فدائین نے ۸ مئی کو دو پہر ایک بجے اہم سرکاری املاک گورنر ہاؤس، انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ، میونسپل کارپوریشن، قندھار اور میرویس مینہ میں پولیس اکیڈمی پر ایک ہی وقت میں حملے شروع کیے، جو تیس گھنٹے تک مسلسل جاری رہے۔ کارروائی میں 116 سکیورٹی و سرکاری اہل کار ہلاک وزخمی ہونے کے علاوہ 19 فوجی اور سپلائی کی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

افغانستان میں صلیبی فوجوں سے نفرت کا گراف روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور اب اس کی تازہ لہر نام نہاد ملی اردو (افغان نیشنل آرمی) اور پولیس کے صفوں تک پہنچ گئی ہے۔

مجاہدین کے ذرائع کے مطابق ۱۲ مئی کی شام ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب سینٹرل جیل کے علاقے میں واقع نظم عامہ کے مرکز میں افغان پولیس اہل کار نے امریکی اور مقامی مرتد فوجوں پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ سے ۸ امریکی اور ۵ مقامی مرتد فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ یہ حملہ فدائی مجاہد (سابقہ پولیس اہل کار) محمد نے کیا۔ جو کچھ عرصہ قبل ہی مجاہدین کی مقامی قیادت کے پاس آ کر تائب ہو چکے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ کب پولیس کے سپاہی کے بہروپ میں صلیبیوں پر حملہ آور ہوں۔ حال ہی میں ۱۱ جولائی کو پنج شیر میں ایک مقامی پولیس افسر نے ۴ امریکیوں کو قتل اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ بعد ازاں مذکورہ مجاہد بھی امریکی فوج کی جوابی فائرنگ سے شہادت کے منصب کو پا گئے ان شاء اللہ۔ یاد رہے یہ مقامی افسر بھی تائب ہو کر مجاہدین سے آ ملے تھے۔ ادھر کابل میں کابل ایئرپورٹ پر قائم امریکی افواج کے اڈے میں امریکی اعلیٰ افسروں کی جانب سے اسلام کے خلاف تضحیک آمیز زبان استعمال کرنے پر افغان ایئرفورس کے ملازم میں بہروپ میں موجود مجاہد عزیز اللہ نے فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۱۴ اعلیٰ افسروں سمیت ۱۹ امریکی فوجی واصل جہنم ہو گئے۔ امریکی خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق کسی مقامی اہل کار کی جانب سے فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے اب تک یہ سب سے اعلیٰ امریکی عہدے دار ہیں۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنی واضح شکست کے بعد ایک بار پھر مذاکرات کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ کبھی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ طالبان سے مذاکرات کا عمل شروع ہو چکا ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ مذاکرات کے نتیجے میں طالبان مجاہدین اپنا سفارتی دفتر کسی تیسرے ملک میں کھول رہے ہیں۔ اس حوالے سے امارت اسلامیہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ مجاہدین' کفار اور ان کے حواریوں سے مذاکرات کے پراپیگنڈے کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ طالبان کو کہیں بھی اپنا دفتر کھولنے کی خواہش نہیں اور ہم اللہ کی مدد ونصرت سے فتح کی جانب تیزی سے گامزن ہیں۔

۶ جولائی کو کرزئی کے سوتیلے اور سب سے چھوٹے بھائی احمد ولی کرزئی کو اس کے محافظ سردار محمد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ طالبان نے حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے بتایا کہ سردار محمد دراصل مجاہدین ہی کے ایک ساتھی تھے اور عرصہ دراز سے مجاہدین کے ساتھ رابطے میں تھے۔

۲۹ جون کو ۹ طالبان مجاہدین نے کابل کے انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ۹۰ سے زائد امریکی اور افغانی حکومتی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ حملہ آور مجاہدین بیس گھنٹے تک ہوٹل میں امریکی، دیگر اتحادی اور مقامی اہل کاروں کا نشانہ بناتے رہے۔ حملے کے آغاز میں تین فدائی حملے کیے گئے، بعد ازاں باقی مجاہدین ہوٹل میں داخل ہو گئے۔ یاد رہے ہوٹل میں اس وقت درجنوں امریکی اور مقامی حکومتی عہدے دار موجود تھے جنہیں اگلے دن فوجی اور سول عہدوں کی افغانی کٹھ پتلی حکومت کو منتقلی کے اجلاس میں شریک ہونا تھا۔

۲۹ جون کو مجاہدین نے فرانس کے 'تھری ٹی وی چینل' کے دو نمائندوں کو رہا کر دیا۔ ان دو فرانسیسی شہریوں کو مجاہدین نے تقریباً اٹھارہ ماہ قبل ۳۰ دسمبر ۲۰۰۹ء کو صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کی رہائی کی بابت گفتگو کرتے ہوئے امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ

> ''ان قیدیوں کے رہائی کے بارے میں امارت اسلامیہ نے کئی بار فرانسیسی حکومت کے سامنے شرائط رکھیں، لیکن فرانسیسی حکومت مجاہدین کی شرائط ماننے کے بجائے طاقت کے بل بوتے پر قیدیوں کی رہائی پر تلی ہوئی تھی۔ اسی مقصد

6 جولائی: صوبہ پروان کے ضلع غوربند میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔

کے لیے صلیبی فوجوں نے متعدد بار وسیع آپریشن بھی کیے، جو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امارت اسلامیہ کی بہتر تدبیر کے نتیجہ میں ناکام ثابت ہوئے، اور ورد شمن کو بھاری نقصانات اٹھاتے ہوئے پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کیا، آخر کار فرانسیسی حکومت نے مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور امارت اسلامیہ کی شرائط منظور کر کے مجاہدین کے بعض قائدین کی رہائی کے بدلے تبادلہ کے لیے آمادگی ظاہر کی اور جو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ۲۹ جون کو امارت اسلامیہ کے اسیر قائدین کے بدلے میں دونوں فرنچ شہریوں کو رہائی ملی''۔

امریکی جریدے وال اسٹریٹ جنرل، بی بی سی، الجزیرہ، دار اپسی جیل اور کرسچن سائنس مانیٹر جیسے اہم اخبارات وجرائد کا کہنا ہے کہ'' فرانسیسی حکومت نے طالبان کی قید سے اپنے قیدی طاقت کے بل پر رہا کروانے میں ناکامی کے بعد اس نکتے کو اچھی طرح جان لیا کہ وہ طاقت کے بل پر کبھی بھی طالبان سے اپنے یرغمالی رہا نہیں کرو اسکیں گے، اس لیے ان کی جانب سے طالبان کے ساتھ ڈیل پر راضی ہونا پڑا اور فرانسیسی صحافیوں کے بدلے ۲۵ طالبان کمانڈروں کو رہا کیا گیا''۔

۶ جولائی کو کرزئی کے چھوٹے بھائی احمد ولی کرزئی کو اس کے محافظ سردار محمد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ طالبان نے حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے بتایا کہ سردار محمد دراصل مجاہدین ہی کے ایک ساتھی تھے اور عرصہ دراز سے مجاہدین کے ساتھ رابطے میں تھے۔ بعد ازاں سردار محمد کو کرزئی کے محافظوں نے جوابی فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ احمد ولی کرزئی افغانستان کے جنوب میں صلیبی فوجوں کا سب سے قریبی اور قابل اعتماد شخص تصور کیا جاتا تھا۔ وہ قندھار کی صوبائی کونسل کا سربراہ تھا۔ اس نے امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے ساتھ افغانستان کے جنوب مغربی علاقوں کے کنٹرول میں طویل عرصہ تک حق غلامی ادا کیا۔ ان علاقوں میں کفار کے انٹیلی جنس نیٹ ورک کو پھیلانے میں کلیدی کردار ولی کرزئی کا ہی تھا۔ دوسری جانب ایک فدائی مجاہد نے ولی کرزئی کے لیے ہونے والے تعزیتی جلسے پر اپنی پگڑی میں چھپے بم کے ذریعے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں صوبائی علما کونسل کا سربراہ صفت اللہ صفت اور دیگر متعدد افراد ہلاک وزخمی ہو گئے۔

۷ جولائی کو مجاہدین نے کابل پارلیمنٹ کے قریب رہائش پذیر کرزئی کے سینئر مشیر جان محمد خان کے گھر پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں جان محمد اور ارزگان سے پارلیمنٹ کا ممبر ہاشم طنوال ہلاک ہو گئے۔ جان محمد' کرزئی کے قریبی ساتھیوں میں سمجھا جاتا تھا وہ ارزگان کا گورنر اور مقامی ملیشیا کا سربراہ بھی رہ چکا تھا۔

ادھر امریکی دفاعی ادارے پنٹا گون نے ایک نیا انکشاف کیا ہے کہ ان کے فوجیوں کا مورال بری طرح متاثر ہے۔ پنٹا گون کے نفسیاتی معالج لیفٹیننٹ جنرل ایرک بی کا کہنا ہے کہ امریکہ کا ہر پانچ میں ایک فوجی شدید نفسیاتی عوارض میں مبتلا ہے۔ فوجیوں کے نفسیاتی حالات جاننے کے لیے کیے گئے ایک سروے کے اعداد وشمار کے مطابق فوجیوں کی ذہنی حالت بری طرح متاثر ہو چکی ہے اور امریکی معاشرے کو اس کی انتہائی خوفناک قیمت چکانا پڑے گی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فرعون عصر کی افغانستان میں غرقابی

کفر کی افواج جب افغانستان میں داخل ہوئی تھیں تو اُس وقت کی تصاویر ذرا اپنے اذہان میں مستحضر کیجیے......ائمۃ الکفر کے لب ولہجہ میں کیسا تکبر اور کیسی رعونت ٹپک رہی تھی......صلیبی افواج کس طمطراق اور کبر ونخوت کی تصویر بنے افغانستان کے کوہ وبیاباں پر آتش وآہن کا مینہ برسایا......'' طالبان کو ختم کر دیں گے، القاعدہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گے، صلیبی جنگ شروع ہو چکی ہے، ہم افغانستان کو جمہوریت اور آزادی دلائیں گے'' جیسے نعرے لگاتے صلیبی لشکر کابل پر قابض ہوئے۔ اُس وقت ظاہری اسباب پر نظر رکھنے والے کور نگاہ اور مغربی سائنس وٹیکنالوجی کے اسیر'ناصحانہ مشوروں' کی پٹاریاں کھولے مجاہدین کو امریکہ کی ہیبت سے ڈرانے اور اُس کے آگے سجدہ ریز ہو جانے کی نصیحتیں کر رہے تھے۔ لیکن مجاہدین نے کامل ۱۰ سال تک صلیبی عفریت کا پوری استقامت سے مقابلہ کیا اور بالآخر اُسے نحیف ونزار حالت میں خاک چاٹنے پر مجبور کیا۔ بلاشبہ یہ فتح، نصرت اور کامیابی' میرے رب کی عطا کردہ ہیں۔ اُسی نے اپنے ناتواں بندوں کے بازوؤں میں وہ قوت پیدا کی کہ عصر حاضر کے لات ومنات اُن کی ضربوں سے اوندھے منہ گرے جاتے ہیں۔ آج امریکہ اور اُس کے تمام کافر اور مرتد اتحادی مرتے ہوئے انسان کی سسکتی ہوئی سانس کی طرح رخصت ہو رہے ہیں۔

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی عبدیت کا اظہار فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بھی یہ کلمات ادا ہو رہے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنہی کلمات کے دہرانے کا حکم دیا **لا اله الا اللّٰه وحده لا شريک له صدق وعده ونصر عبده و اعز جنده وهزم الاحزاب وحده** '' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اُس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی، اپنی فوج کو عزت (ورفعت) سے نوازا اور تنہا تمام لشکروں کو شکست دی'' (سیرت ابن ہشام)۔

بلاشبہ آج مجاہدین کو حاصل ہونے والی یہ فتح بھی محض ایک اللہ کی عطا ہے۔ اُسی ایک اللہ نے مجاہدین دنیا بھر کے کفار کے سامنے استقامت سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائی، اُن کے قدموں میں جماؤ پیدا کیا، اُن کی ضربوں میں قوت اور اُن کی منصوبہ بندیوں میں اپنی برکت شامل حال رکھی، تب ہی یہ ممکن ہوا کہ ہبل عصر آج زمین بوس ہونے کے قریب ہے، بے شک تمام کی تمام تعریفوں کا سزاوار صرف ایک اللہ ہی ہے......لہٰذا مجاہدین بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اُنہی الفاظ میں بیان کرتے ہیں جو ناطق وحی صلی اللہ علیہ وسلم کی لسانِ مبارک سے ادا ہوئے **لا اله الا اللّٰه وحده لا شريک له صدق وعده ونصر عبده و اعز جنده وهزم الاحزاب وحده**۔

☆☆☆☆☆

7 جولائی: صوبہ پکتیکا کے ضلع میں مجاہدین کے حملے میں 11 امریکی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ ان کے 3 ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

کمانڈر الیاس کشمیری شہید رحمہ اللہ......امت مسلمہ کے ماتھے کا جھومر

سید عمیر سلیمان

''اگر بالفرض کشمیر کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے تب کیا آپ اور آپ کے ساتھی ہتھیار رکھ دیں گے؟'' انہوں نے کہا، ''اس کے بعد ہم نے حیدر آباد دکن لینا ہے''۔ پوچھا گیا اگر وہ بھی مل گیا تو؟ فرمایا ''اس کے بعد جونا گڑھ منادر کی باری ہے اگر وہ بھی مل گئے تب بھی جہاد تو ختم نہیں ہوگا۔ دنیا بھر میں جہاد کہیں نہ کہیں جاری رہے گا ہم وہاں چلے جائیں گے''۔

تحریک جہاد کی حقیقت کے غماز یہ تاریخی الفاظ جہاد کشمیر کے عظیم قائد اور تنظیم القاعدۃ الجہاد کے مایہ ناز رہنما الیاس کشمیریؒ کے ہیں جو انہوں نے ایک صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہے۔ روس کے خلاف افغانستان میں جنگ ہو یا بھارت کے زیرِ انتظام کشمیر اور ممبئی میں حملے کرنا ہوں، سابق صدر پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ ہو یا یورپی ممالک میں جہادی کارروائیاں' الیاس کشمیریؒ کا نام سب میں نظر آتا ہے۔

الیاس کشمیریؒ دس فروری ۱۹۶۴ء کو آزاد کشمیر کے سماہنی سیکٹر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد بی ایس سی انجینئرنگ کی۔ وہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ماس کمیونیکیشن کے پہلے سال میں تعلیم حاصل کر رہے تھے جب افغانستان پر روسی یلغار کے بعد روس کے خلاف جہاد شروع ہوا، وہ تعلیم چھوڑ کر جہاد میں شرکت کے لیے چلے گئے۔ اُنہوں نے انیس سو اسی میں مولوی نبی محمدی کی حرکۃ الجہاد الاسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ افغان جنگ میں بھرپور حصّہ لیا جہاں ان کی ایک آنکھ اور ایک اُنگلی ضائع ہو گئی تھی، وہ میران شاہ میں مجاہدین کو بارودی سرنگیں بچھانے کی تربیت دیتے۔ حرکۃ الجہاد الاسلامی کے عرب مجاہدین سے گہرے روابط تھے۔ انہوں نے انیس سو نناوے میں اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ انہوں نے افغانستان میں متحرک عرب مجاہدین سے سب کچھ سیکھا ہے جن میں فلسطینی اور مصری مجاہد شامل تھے۔ خداداد بصیرت اور جنگی مہارت کی وجہ سے وہ جلد ہی تنظیم کے راہنماؤں میں شمار ہونے لگے۔

افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلا کے بعد الیاس کشمیریؒ نے کشمیر کے جہاد کی طرف توجہ مبذول کی۔ حرکۃ الجہاد الاسلامی کے بریگیڈ ۳۱۳ کی قیادت کرتے رہے، کوٹلی سے ۱۷ کلومیٹر دور فلگوش بستی کے قریب ان کا جہادی کیمپ ''معسکر محمود غزنوی'' تھا۔ یہ گروپ منصوبہ بندی میں ماہر سمجھا جاتا ہے۔ محاصرے توڑ کر اپنے ساتھیوں کو بحفاظت واپس لانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ خود الیاس کشمیریؒ جذبہ جہاد سے سرشار مجاہد تھے۔ اکثر چھاپہ مار کارروائیوں کی قیادت خود کرتے تھے۔

۱۹۹۰ء میں انہیں بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں نصر اللہ منصور لنگڑیال کے ہمراہ پونچھ سے گرفتار کر لیا تھا۔ انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ دو برس تک انہیں مختلف جیلوں میں رکھا گیا اور بالآخر وہ جیل سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۹۹۴ء میں انہوں نے غازی آباد میں ایک پولیس افسر کو قتل کیا جس کی وجہ سے وہ بھارت کو انتہائی مطلوب افراد کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے دہلی سے کچھ غیر ملکیوں کو اغوا کیا اور اس کے بدلے اپنے مطالبات پیش کیے لیکن بھارتی فوج غیر ملکیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی البتہ مجاہدین محفوظ راستے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے ایک جہادی قائد کو بھارت کی تہاڑ جیل سے چھڑوانے کی منصوبہ بندی بھی کی تھی مگر کامیابی نہ ملی۔ ۲۰۰۰ء میں آزاد کشمیر لنجوٹ کے واقعہ میں ان کی بے مثال بہادری نے ان کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ۲۵ فروری ۲۰۰۰ کی ایک رات آزاد کشمیر میں لنجوٹ کے مقام پر بھارتی فوج کے خصوصی کمانڈو گروپ بلیک کیٹ نے ایک پاکستانی گاؤں کے بے خبر سوتے ہوئے نہتے افراد پر بزدلانہ حملہ کر دیا۔ اس آپریشن میں بھارتی کمانڈوز نے ساری رات اس گاؤں میں گزاری اور اگلی صبح واپس چلے گئے۔ انہوں نے تین لڑکیوں کے گلے کاٹے اور ان کے سر اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ دو مقامی لڑکیوں کو بھی اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ اگلی صبح بھارتی فوج نے اغوا کی گئی لڑکیوں کے سر پاکستانی فوجیوں کی جانب پھینک دیے۔ اس ظالمانہ قتل عام کے اگلے ہی دن ۲۶ فروری ۲۰۰۰ کو الیاس کشمیریؒ نے نکیال سیکٹر میں بھارتی فوج کے خلاف چھاپہ مار آپریشن کیا، انہوں نے اپنے ۳۱۳ بریگیڈ کے ۲۵ سرفروشوں کے ساتھ لائن آف کنٹرول پار کی۔ انہوں نے بھارتی فوج کے ایک بنکر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے اندر گرنیڈ پھینکے۔ اس کارروائی میں اُن کے ایک ساتھی شہید ہوئے اور وہ ایک زخمی بھارتی فوجی افسر کو حراست میں لینے میں کامیاب رہے، انہوں نے گرفتار شدہ بھارتی افسر کا گلا کاٹ دیا۔ بھارتی فوجی افسر کا سر اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے ان کی تصاویر اس وقت کے بہت سے پاکستانی اخبارات میں چھپیں جس کے بعد کشمیریؒ مجاہدین میں بہت اہمیّت اختیار کر گئے۔

صلیبی اور صیہونی افواج کا ساتھ دینے، وزیرستان اور دیگر علاقوں میں مجاہدین کو نشانہ بنانے اور پورے پاکستان سے مجاہدین اور محبّ اسلام لوگوں کو چن چن کر ڈالروں کے بدلے امریکہ کے حوالے کرنے کی بنا پر الیاس کشمیریؒ نے پاکستان میں فوج کو نشانہ بنایا، حال ہی میں مہران بیس والی کارروائی میں بھی ان کا نام آتا ہے۔

ممبئی حملوں کی منصوبہ بندی میں وہ بھی شامل تھے۔ ان حملوں نے بھارتی حکومت کے طاقت کے زعم کو خاک میں ملا دیا اور ایسا نقصان پہنچایا کہ بھارتی حکومت ابھی تک زخم چاٹنے پر مجبور ہے۔

7 جولائی: صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 سپلائی ٹرک تباہ ہو گئے۔ حملے میں درجنوں سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

گیارہ ستمبر کے حملوں کے بعد مشرف نے ان کے بریگیڈ ۳۱۳ کو کالعدم قرار دے دیا۔ دسمبر ۲۰۰۳ء میں مشرف پر قاتلانہ حملے کے بعد انہیں گرفتار کیا گیا اور تفتیش کے دوران ان پر بدترین تشدد بھی کیا گیا۔ مجاہدین کے دباؤ پر انہیں فروری ۲۰۰۴ء میں رہا کر دیا گیا۔ پاکستانی اداروں کی اصلیت اُن کے سامنے آنے کے بعد اب اُن کے لیے ممکن نہیں تھا کہ وہ ان طاغوتی اداروں سے تعامل کی راہیں تلاشیں......وہ ان خائنین سے قطعی بےزار تھے لیکن جہاد کے راستے کو چھوڑنا اُن کے لیے ناممکن تھا۔ اسی لیے اُنہوں نے رہائی کے فوراً بعد ارضِ جہاد و رباط وزیرستان کی جانب ہجرت کی۔

جولائی ۲۰۰۷ء میں لال مسجد کے آپریشن نے الیاس کشمیریؒ کو مکمل طور پر تبدیل کر ڈالا، شمالی وزیرستان کا خطہ ان کے دوستوں اور ہمدردوں سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے ۳۱۳ بریگیڈ کو دوبارہ سے منظّم کیا اور طالبان کے ساتھ اتحاد کر لیا۔ وہ القاعدہ کے مسئول بلادِ خراسان شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہیدؒ کے قریبی ساتھی تھے۔ انہوں نے بہت سے سابق پاکستانی فوجیوں کو اپنی جانب متوجہ کیا، شمالی وزیرستان میں ۳۱۳ بریگیڈ کی افرادی قوت ۳ ہزار کے قریب ہے، اس کے زیادہ تر مجاہدین کا تعلّق پنجاب، سندھ اور آزاد کشمیر سے تھا۔ انہوں نے راولپنڈی میں میجر جنرل (ر) فیصل علوی کے قتل سمیت پاکستان کے مختلف علاقوں میں حملے کیے۔ علوی کا تعلّق ایس ایس جی سے تھا اور اس نے ۲۰۰۴ء میں شمالی وزیرستان میں ہونے والے پہلے فوجی آپریشن کی قیادت کی تھی۔ شمالی وزیرستان کے طالبان کی خواہش پر اُنہوں نے علوی کے قتل کی منصوبہ بندی کی۔

ان کی زندگی کا بڑا حصّہ جہادی کارروائیوں کی منصوبہ بندی میں ہی گزرا ہے۔ وہ جہاد میں علاقائی تقسیم کے قائل نہ تھے بلکہ جہاں کہیں بھی کفار کا غلبہ ہوتا اور مسلمانوں کی نصرت کی ضرورت ہوتی جتنا ممکن ہوتا وہ اپنا حصّہ ضرور ڈالتے۔ ان کے تیار کردہ مجاہدین چیچنیا، بوسنیا، افغانستان اور پاکستان میں سرگرم رہے اور ہیں، مجاہدین کے حلقوں میں وہ 'حرب المدن' کے ماہر استاد کے طور پر خاص معروف تھے۔

فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم اور اسلام دشمن کارروائیوں کی وجہ سے وہ اسرائیل کو اپنا بڑا دشمن خیال کرتے تھے۔ شیخ مصطفیٰ ابو یزیدؒ فرماتے ہیں:

''میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ گزشتہ فروری میں ہند کی کاروائی (عملیۂ ہند) جس کا ہدف درحقیقت انڈیا کے دارالحکومت کے مغربی حصّے میں واقع جرمن بیکری کے علاقے میں یہودیوں کے ایک ٹھکانہ تھا۔ اور جس میں بیس کے قریب یہودی مردار ہوئے جن میں سے اکثریت کا تعلّق ان کی نام نہاد مختصر سی ریاست اسرائیل سے تھا۔ اس کارروائی کا شہسوار ''کتیبہ جنود الفدا'' کا صرف ایک سپاہی تھا۔ یہ کتیبہ کشمیر کے قاعدۃ الجہاد کے کتیبوں میں سے ایک ہے۔ جو کہ کمانڈر الیاس کشمیری حفظہ اللہ کے زیرِ قیادت ہے''۔

دسمبر ۲۰۰۹ء میں سی آئی اے پر حملہ کر کے بھاری نقصان پہنچایا۔ صلیبی اور صیہونی افواج کے خلاف جہاد کی وجہ سے امریکہ اور اتحادیوں نے انہیں دہشت گرد قرار دیا اور امریکہ کے اشاروں پر چلنے والی پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت اور فوج نے بھی ان کی گرفتاری کی کوشش شروع کر دی۔ امریکہ کی جانب سے پاکستان کو مبینہ طور پر فراہم کی گئی پانچ انتہائی مطلوب افراد کی فہرست میں الیاس کشمیریؒ بھی شامل تھے اور وہ پاکستان کی وزارتِ داخلہ کی جانب سے مطلوب افراد کی فہرست میں چوتھے نمبر پر تھے۔ امریکی وزیرِ خارجہ ہیلری اور امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن کے پاکستان کے دورے کے دوران پاکستان کو پانچ انتہائی مطلوب افراد کی فہرست فراہم کی گئی اور پاکستان سے کہا گیا کہ وہ ان کے بارے میں خفیہ معلومات فراہم کرے یا شمالی وزیرستان ایجنسی میں بڑا فوجی آپریشن شروع کرے۔ ان پانچ افراد میں الیاس کشمیریؒ بھی شامل تھے۔

صلیبی اور صیہونی افواج کا ساتھ دینے، وزیرستان اور دیگر علاقوں میں مجاہدین کو نشانہ بنانے اور پورے پاکستان سے مجاہدین اور محبِّ اسلام لوگوں کو چن چن کر ڈالروں کے بدلے امریکہ کے حوالے کرنے کی بنا پر الیاس کشمیریؒ نے پاکستان میں فوج کو نشانہ بنایا، حال ہی میں مہران بیس والی کارروائی میں بھی ان کا نام آتا ہے۔

کفار کے خلاف ان کی کارروائیوں میں شدت اس وقت آئی جب ڈنمارک نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی پر ان کی دینی حمیت بھڑک اٹھی اور انہوں نے تمام صلیبی اور صیہونی دشمنوں سے اس ناپاک جسارت کا بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔

اس سلسلے میں انہوں نے ایک امریکی اخبار کو نشانہ بنایا جس کے بعد امریکہ نے ان کے سر کی قیمت پچاس لاکھ ڈالر مقرر کر رکھی تھی۔ انہوں نے اس کے بعد کی ہر کارروائی کو ''کفار سے گستاخی کا انتقام'' کا نام دیا۔ اس ناپاک جسارت کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے وہ دشمن کو خود بلادِ کفر میں نشانہ بنانا چاہتے تھے تاکہ کفر پر کاری ضرب لگے اور آئندہ کوئی بدبخت ناموسِ رسالت ﷺ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کرے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے یورپی ممالک میں حملوں کی منصوبہ بندی کی لیکن اکثر ساتھی منصوبہ مکمل ہونے سے پہلے ہی گرفتار ہو گئے، اس میں بھی اللہ کی حکمت کارفرما ہے۔ انسان کی منصوبہ بندی تو درحقیقت ایک کوشش ہے کامیابی تو اللہ کے حکم ہی سے ہوتی ہے۔ وہ کبھی ارادوں کی تکمیل کر کے کفار کو رسوا کرتا ہے تو کبھی وقتی ناکامی کے ذریعے مومنوں کے ایمان کو آزماتا ہے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ تو ہر حال میں اللہ ہی کی رضا کے تابع ہیں۔

الیاس کشمیریؒ کی شہادت کی خبریں کفار کے میڈیا سے آئے روز نشر ہوتی رہتیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے جو کام لینا تھا اُس کی انجام دہی سے پہلے بھلا یہ مردِ مجاہد کس طرح ابدی جنتوں کو سدھار سکتے تھے۔ بالآخر اللہ کے اس سپاہی کا بھی وقت مقررہ آ پہنچا اور وہ جنوبی وزیرستان میں صلیبی ڈرون حملے کے نتیجے میں شہادت جیسے بلند ترین رتبے پر فائز ہو گئے، نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ۔

☆☆☆☆☆

8 جولائی: صوبہ پکتیا کے ضلع سار ہوازہ میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں کم از کم 3 نیٹو اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ لڑائی میں دشمن کی ایک رینجر گاڑی اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

جنوبی سوڈان......نئی صلیبی ریاست

سید معاویہ حسین بخاری

۹ جولائی کے دن دنیا کے نقشے پر موجود براعظم افریقہ کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا اور عالم اسلام کا اس لحاظ سے دوسرا بڑا ملک ٹوٹ گیا اور دنیا میں ایک نئی عیسائی ریاست ''جنوبی سوڈان'' کے نام سے معرض وجود میں لائی گئی۔ سال رواں کے ماہ جنوری میں اس کے لیے باقاعدہ ریفرنڈم ہو چکا ہے جس میں ۹۸۸۳ لوگوں نے ''آزادی'' کے حق میں ووٹ ڈال دیا ہے۔ سوڈان کے صدر عمر البشیر نے نتائج کو تسلیم کر لیا۔ 'جوبا' جنوبی سوڈان کا دارالحکومت قرار پایا۔ یہ دنیا کی ۱۹۹ ویں ریاست ہے۔ اس سے قبل مشرقی تیمور کے معاملے میں بھی یہود و نصاریٰ گٹھ جوڑ یہی نتائج حاصل کر چکا ہے۔

جنوبی سوڈان معاشرتی ،معاشی صورت حال:

جنوبی سوڈان معاشرتی اور معاشی لحاظ سے انتہائی پسماندہ ملک ہے۔ آبادی بہت تھوڑی اور منتشر ہے۔ متمدن شہروں اور بڑی آبادیوں کا کوئی تصور نہیں۔ معاشی پسماندگی کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ پورے جنوبی سوڈان میں اگر کوئی اچھی پختہ سڑک ہے تو وہ چند کلومیٹر کا ٹکڑا ہے جو ایئر پورٹ کے ساتھ منسلک ہے وگرنہ چند سو کلومیٹر کی ایک سڑک کے سوا باقی ملک میں کچی اور ٹوٹی پھوٹی پگڈنڈیاں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ مستقل کہیں گھر بنا کر نہیں رہتے۔ ان کی کوئی بستیاں نہیں، کوئی شہر نہیں اور زندگی گزارنے کا کوئی مستقل انداز نہیں۔ پورے جنوبی سوڈان میں مجموعی طور پر تین ایئر پورٹس ہیں۔

جنوبی سوڈان میں پکے گھر نہیں پائے جاتے۔ اب اقوام متحدہ کے زیرنگرانی دارالحکومت جوبا میں جگہ جگہ ایک منزلہ اور دو منزلہ مختلف عمارتیں اور سیکڑوں پختہ گھر زیرتعمیر ہیں لیکن باقی سارے جنوبی سوڈان کی طرح یہاں بھی ایئر پورٹ کے آس پاس جنگلی بانسوں، سرکنڈں اور لکڑیوں سے بنی جھونپڑیاں' جنہیں وہاں Tukul ٹوکل کہا جاتا ہے' پائی جاتی ہیں۔ لوگ انہی ٹوکلوں میں رہتے ہیں، ان جھونپڑی نما گھروں کی زیادہ سے زیادہ عمر دو سال کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ اس کے بعد یہ بوسیدہ ہو کر گر جاتی ہیں اور یہ لوگ پھر سے کسی اور جگہ نئے ٹوکل بنا لیتے ہیں، انہیں بنانا بھی آسان ہوتا ہے اور ان میں رہنا بھی۔ جب یہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو عموماً پورے کا پورا قبیلہ ہی حرکت کرتا ہے اور یوں ہمارے ہاں کے پہاڑی چرواہوں کی طرح چلتے پھرتے زندگی گزار دیتے ہیں۔ اس خطے کے لوگوں کی جہالت اور پسماندگی کا اندازہ ایک صحافی بیان کردہ ان واقعات سے ہوتا ہے جن کا مشاہدہ اُس نے جنوبی سوڈان کی آزادی کی تقریبات میں شرکت کے لیے سفر کے دوران کیا۔ وہ لکھتا ہے:

''میں اپنے دوست کے ساتھ اپنے خیمے میں بیٹھا تھا اچانک جنگل میں زبردست آگ بھڑک اٹھی، ہم پریشان ہو گئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ فوراً اپنے ایک ساتھی کو روانہ کیا کہ پتہ کرو کہ کیا ہوا؟ تھوڑی دیر بعد پتہ چلا کہ مقامی لوگ خوراک کے حصول کے لیے خرگوش کا شکار کر رہے ہیں اور خرگوش کو پکڑنے کے لیے انہوں نے سارے جنگل کو آگ لگا دی ہے کیونکہ اس طرح خرگوش جنگل سے ضرور نکل کر باہر آئے گا اور شکار ہو جائے گا۔ ہم یہاں کے لوگوں کی اس جہالت پر تو شروع میں حیران تھے لیکن بعد میں یہ حیرانی دور ہوتی گئی کیونکہ یہاں کا تو سارا نظام زندگی ہی ایسے ہی چلتا ہے۔ کھانے کے لیے گوشت، جنگلی سبزیوں اور پھلوں کا استعمال ہوتا ہے لیکن ان لوگوں کو ہمارے ہاں کی طرح کھانے پکانے کی کوئی تمیز نہیں، یہاں کے کھانے نے تو ہماری پریشانی دو چند کر رکھی تھی کیونکہ یہاں جو کچھ بھی ہے اسے پانی میں ڈالو، ابالو اور نمک مرچ مل گیا تو ٹھیک وگرنہ ویسے ہی کھاؤ اور وقت گزارو۔ یہاں نہ روٹی کا تصور ہے نہ دیگر عمومی کھانوں کا، جنگلوں میں سے یہ لوگ ناریل قسم کا ایک پھل کھود کر نکال لیتے ہیں۔ اسے توڑتے ہیں پھر اس میں آٹے جیسا برادہ نکال کر اسے بھونتے ہیں پھر بھگو کر اس کی گولیاں بناتے ہیں اور پھر سالن نما شوربا بنا کر اس میں بھگو بھگو کر اسے کھاتے ہیں۔ اسے یہاں ''کساوہ'' کہا جاتا ہے''۔

سکول، ہسپتال یا کوئی اور ضرورت زندگی کی بنیادی چیز یہاں موجود نہیں ہے۔ پورے جنوبی سوڈان میں مجموعی طور پر ملا کر چھوٹے بڑے اب بھی بمشکل پانچ ہسپتال ہوں گے اور انہیں بھی ہسپتال تکلفاً ہی کہنا پڑتا ہے۔ ۲۰۰۵ء سے پہلے یہاں خرطوم کی جانب سے پورے خطے کے لیے ڈاکٹروں کی صرف دو پوسٹیں تھیں لیکن یہ ڈاکٹر بھی ڈیوٹی پر کبھی نہیں آئے تھے کیونکہ وہاں علاج کرانے والا کوئی ہوتا ہی نہیں تھا۔ یہاں لوگ اپنے طور پر ہی اپنے کسی سیانے سے کوئی جنگلی جڑی بوٹیوں کی دوائی لے کر علاج کرتے ہیں۔ جنوبی سوڈان میں ہر قبیلے اور ہر قوم اور ہر علاقے کی اپنی اپنی الگ الگ زبان ہے اور سارے خطے میں کوئی ایک مشترکہ یعنی باہمی رابطے کی زبان موجود ہی نہیں۔

سوال یہ ہے کہ جس خطے کی آبادی منتشر ہے، باہمی رابطے کی مشترکہ زبان تک موجود نہیں نہ ہی آمد و رفت اور مواصلات کا مناسب نظام ہے وہاں ریفرنڈم کیسے منعقد ہو کر ''کامیاب'' بھی ہو گیا۔ کیسے اتنا بڑا انقلاب آ گیا کہ ۹۹ فیصد لوگوں نے متفقہ طور پر ووٹ ڈال کر صرف اور صرف ''آزادی'' کو پسند کیا ہے۔ یہ کیسے ہوا اور کیسے یہ سب لوگ ایک ہی بات پر متحد و متفق ہو گئے؟ ایسا ریفرنڈم تو شاید دنیا کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اور یہ کہ یہاں کے لوگ آخر سوڈان سے اتنے تنگ کیوں آئے ہوئے تھے۔

8 جولائی: صوبہ غزنی کے ضلع قراباغ میں مجاہدین اور پولیس کے درمیان شدید لڑائی کے نتیجے میں ایک پولیس آفیسر اور 6 سپاہی ہلاک ہو گئے۔ فائرنگ کے تبادلے میں دو مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

جنوبی سوڈان کی تحریک آزادی کا پس منظر:

جنوبی سوڈان میں اس وقت سلوا کیر میرادت کی حکمرانی ہے۔سلوا کیر سے پہلے یہاں کا صدر ڈاکٹر جان گرانگ تھا جو یہاں کی باغی تحریک سوڈان پیپلز لبریشن آرمی SPLA کا بانی بھی تھا۔ان دونوں کا تعلق جنوبی سوڈان کے سب سے طاقتور قبیلے ''ڈنکا Dinka'' سے ہے۔اول روز سے جنوبی سوڈان میں مکمل اثر ورسوخ اور اختیارات اسی قبیلے کے پاس ہیں۔سوڈان کے خلاف سازشوں کا آغاز تو اس وقت سے ہی ہو گیا تھا جب ۱۹۵۶ء میں سوڈان نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی تھی لیکن مغرب اور امریکہ کی سازشوں کا اصل سلسلہ ۱۹۷۸ء میں اس وقت شروع ہوا جب جنوبی سوڈان کے علاقہ بنتیو سے تیل کے وسیع ذخائر کی دریافت ہوئی۔

تیل کے ذخائر اتنے زیادہ تھے کہ مغربی ممالک کی رال ٹپکنے لگی،انہوں نے اسے ہتھیانے کے لیے طرح طرح کی ترکیبیں سوچنا شروع کیں اور پھر مغربی اداروں،این جی اوز اور مشنریز نے سوڈان کے پڑوسی ممالک یوگنڈا اور کینیا میں پڑاؤ ڈال کر باقاعدہ کام شروع کیا۔یوگنڈا عیسائی ملک ہے یہاں سے باقاعدہ مشنری افراد نے جنوبی سوڈان کا رخ کیا اور وہاں کے لوگوں کو بہلانا پھسلانا شروع کیا۔یوگنڈا اور سوڈان کی باقاعدہ سرحد ہی نہیں ہے،اس خطے کے تمام ممالک کی سرحدیں صرف نقشوں پر ہیں اور عملاً ان کا کوئی وجود نہیں کیونکہ آبادی نہ ہونے کے برابر اور رقبے انتہائی وسیع ہیں۔ایک صحرا،سطح مرتفع یا جنگل سینکڑوں کلومیٹر تک طویل ہے اور بیچ میں کوئی آبادی نہیں تو سرحد کا تعین ممکن ہی نہیں اور دوسرا ان ممالک کی آبادی صرف مخصوص علاقوں میں ہے باقی سب جنگلی مخلوق ہے جدھر آیا ادھر کو چل دیے۔اس لیے یوگنڈا اور کینیا سے لوگوں کو سوڈان میں داخلے کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔مشنریز کو اندازہ ہوا کہ یہاں کا سب سے طاقتور قبیلہ ''ڈنکا'' ہی ہے اسے دام میں لایا جائے لیکن وہ تو عیسائی نہیں تھے کیونکہ یہاں عیسائیت کا تو نام ونشان بھی نہیں تھا لیکن اس کا حل یوں نکالا گیا کہ ان لوگوں کو چند چرچ تو بنا کر دیے گئے لیکن مذہب چھوڑنے کی پابندی لگانے کی بجائے ان کو اپنے بچوں کے نام عیسائیوں کے ناموں پر رکھنے کی ترغیب دی گئی۔پھر انہیں سوڈان کے خلاف ابھارا گیا،روپیہ پیسہ دیا گیا۔اسلحہ کے انبار لگائے گئے اور ڈنکا قبیلہ اور دیگر جنگلی لوگوں کو معاوضہ دے دے کر کینیا اور یوگنڈا میں قائم جنگی تربیتی مراکز میں لایا گیا اور پھر میدان میں اتارنے کا سلسلہ شروع ہوا۔

جس زمانے میں یہ سازش روبہ عمل تھی اس وقت سوڈان کی حکومت انتہائی کمزور تھی اور جنوبی علاقوں میں تو صورتحال بالکل کمزور تھی۔سرحدوں کی حفاظت،آنے جانے والوں کی چیکنگ تو آج بھی ممکن نہیں اس وقت کہاں ہو سکتی تھی۔سو یہ کھیل بڑی آسانی سے جاری رہا۔اس سارے کھیل کا سب سے اہم کردار جنوبی سوڈان کا اولین باغی رہنما جان گرانگ تھا،جس نے افریقہ کے کئی ممالک کے علاوہ امریکہ میں بھی تعلیم حاصل کی اور پھر اس کا ذہن وہیں سے سوڈان کے خلاف تیار کیا گیا۔اس نے امریکہ سے واپسی پر فوج میں شمولیت اختیار کی اور ترقی کرتا ہوا لیفٹیننٹ کرنل بن گیا۔

اسے فوج کی تربیت پر مامور کیا گیا۔فوج میں چونکہ جنوبی سوڈان کے بھی ہزاروں نوجوان شامل تھے۔دوران تربیت جان گرانگ انہیں ''مخصوص سبق'' پڑھاتا تھا اور پھر ۱۹۸۳ء میں ''عدیس ابابا'' کے ایک معمولی معاہدے (جو خرطوم اور جنوبی سوڈان کے ایک لیڈر جوزف لاگو کے درمیان ہو رہا تھا) کی ناکامی کا بہانہ بنا کر اس نے اچانک علم بغاوت بلند کر دیا۔جان گرانگ نے اس سے پہلے ہی جنوبی سوڈان سے تعلّق رکھنے والے کئی فوجی افسران کو ساتھ ملایا ہوا تھا جن میں سے ایک موجودہ صدر سلوا کیر میرادت بھی تھا جو اس وقت کیپٹن تھا۔

جان گرانگ اور اس کے حامی افسران کی افواج جنوبی سوڈان کے علاقوں بور، پاشیدا اور ایود میں متعین تھیں انہوں نے وہیں سے باغیانہ کارروائیوں کا آغاز کرتے ہوئے علاقوں کا کنٹرول سنبھال لیا جن کی بیخ کنی کے لیے خرطوم کی افواج نے پیش قدمی شروع کی۔

سوڈان کی افواج تو تنہا تھیں جبکہ جان گرانگ کی تنظیم سوڈان پیپلز لبریشن آرمی SPLA کو دنیا بھر سے حمایت مل رہی تھی حتیٰ کہ لیبیا کا معمر قذافی بھی اس کا حامی تھا سو یہاں جنگ طویل تر ہوتی چلی گئی۔یوگنڈا،کینیا اور ایتھوپیا سے تو باغیوں کو ہر طرح کی مدد مل رہی تھی ان کے مظالم کے خلاف جنوبی سوڈان کے مسلمان بھی اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ وہ مسلمانوں کو نہیں بخشتے تھے۔سو قتل وغارت گری بڑھتی گئی۔اس عرصے میں SPLA اس قدر طاقتور ہو گئی کہ اس کے پاس ٹینک اور ہوائی جہاز تک آ گئے اور یوں یہ دنیا کی ایسی باغی تحریک بن گئی جس کے پاس فضائیہ بھی تھی۔اب ایک طرف سوڈان تھا اور دوسری طرف ساری غیر مسلم دنیا کی حمایت سے کھڑی باغی تحریک۔میڈیا تو کئی دہائیوں سے مغربی ہاتھوں میں ہے سو انہوں نے بھی قتل عام اور جلاؤ گھیراؤ کا خوب واویلا کیا اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ دنیا بھر میں اس حوالے سے ایک ہی رٹ لگائی جاتی ہے کہ یہاں ۱۹۸۳ء سے ۲۰۰۵ء تک ۲۰ لاکھ انسان قتل ہوئے اور قتل ہونے والے تقریباً سبھی جنوبی سوڈان کے رہائشی تھے جنہیں خرطوم کی افواج قتل کر رہی تھیں ۲۰ لاکھ انسان یعنی تقریباً سالانہ ایک لاکھ،ماہانہ ساڑھے ۸ ہزار اور روزانہ کے حساب سے ۲۸۳ سے زائد۔انسانوں کا قتل کوئی معمولی بات تو نہیں کہ جسے اتنا عرصہ دنیا برداشت کرتی۔

اس کا تھوڑا سا موازنہ مقبوضہ کشمیر سے کریں جہاں گزشتہ ۲۲ سال سے ۱۰ لاکھ ہندو افواج جدید ترین کیل کانٹے سے لیس قتل عام میں مصروف ہیں لیکن ۶۵ لاکھ آبادی رکھنے والی مقبوضہ وادی میں سے اب تک ایک لاکھ کشمیریوں کا شکار کر سکی ہیں جبکہ سوڈان کی کل فوج مقبوضہ کشمیر میں متعین بھارتی فوج کا عشر عشیر بھی نہیں تھی اور یہاں اب بھی سڑکوں اور بنیادی سہولیات کا نام ونشان نہیں تو ایسی صورتحال میں ۲۰ لاکھ انسان کہاں قتل ہوئے۔کیسے قتل ہو گئے؟ یہ سب ایسا جھوٹ تھا جو آج بھی چل رہا ہے،دنیا ''ہاں میں ہاں'' ملائے جا رہی ہے اور اس کی حقیقت پر غور کرنے کی کوشش کوئی بھی نہیں کرتا۔

دوسری طرف مغرب اور امریکہ جنوبی سوڈان کے عیسائی ہونے کے تاثر کو پھیلانا چاہتے تھے،جس کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا لیکن اس حقیقت کو تو ساری دنیا مانتی ہے کہ جنوبی سوڈان میں سوائے اس وقت کے حکمران ڈنکا قبیلے کے کہیں بھی عیسائیت کا کوئی وجود نہیں اور ڈنکا قبیلہ کے بھی لگ بھگ صرف ۳۰ فیصد لوگ عیسائی ہیں اس کا ثبوت جنوبی سوڈان

11 جولائی: صوبہ پنجوائی ضلع زنگاوت میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

میں موجود چرچ بھی ہیں۔ مغربی اداروں اور مشنریز نے آج کے دارالحکومت جوبا میں ایک آدھ چرچ بنایا اور ڈنکا قبیلے کے علاقے جسے بحرالغزل کہا جاتا ہے یہیں چند چرچ تعمیر کیے لیکن کسی کو چرچوں کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ آج بھی یہاں چرچ سوائے چند مقامات کے کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ یہاں رہنے والے سبھی لوگ ہزاروں سال پہلے کی جنگلی مخلوق ہے جنہیں کسی مذہب کا کوئی علم نہیں۔ وہ بدروحوں، آگ، پتھر، بارش، جنات اور نجانے کس کس کی پوجا کرتے ہیں۔ باقی دنیا انہیں روح پرست کہتی ہے لیکن انہیں روح پرستی کا بھی کوئی علم نہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ پورے جنوبی سوڈان میں اس وقت بھی صرف چند سکول تعمیر کیے جاسکے ہیں اور وہاں بھی پڑھنے والا کوئی نظر نہیں آتا حالانکہ اقوام متحدہ اور مغربی این جی اوز اور مشنریز جگہ جگہ دندناتی پھرتی ہیں۔

بہرحال جنگ چلتی رہی دنیا پراپیگنڈہ کرتی رہی اور سوڈان کی معیشت ڈانواں ڈول ہوتی رہی حتیٰ کہ سوڈان کے ایک اور علاقے دارفور میں بھی بغاوت شروع ہوگئی۔ دارفور میں لڑنے والے مسلمان ہی ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو غیر عرب سمجھتے ہیں۔ انہیں بنیادی طور پر بھڑکانے میں لیبیا کے معمر قذافی کا بھی ہاتھ ہے جو عرب دنیا کا واحد لیڈر بننے کے لیے ہر طرح کے کھیل کھیل رہا تھا اور اس کی کوشش تھی کہ اس کی شرارتوں سے تنگ آکر سوڈان اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور پھر جب براعظم افریقہ کا یہ ملک اس کے سامنے سرنگوں ہو جائے گا تو اس کا افریقہ پر بادشاہت کا خواب پورا ہو سکے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا کیونکہ عمر البشیر نے اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔ دوسری طرف ملک کی صورت حال اتنی پتلی ہوئی اور سوڈان کو امریکہ نے دہشت گرد قرار دے کر اقوام متحدہ کے ذریعے پابندیاں لگوا دیں اور پھر ۱۹۹۸ء میں وہاں بل کلنٹن نے میزائلوں سے حملہ بھی کر دیا۔ سوڈان نے تنہا رہ کر ۲۲ سال تک ساری دنیا کا مقابلہ کیا حتیٰ کہ کرتے کرتے ۲۰۰۵ء کا زمانہ آ گیا، آخرکار سوڈان کے صدر عمر حسن البشیر نے سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کے سربراہ جان گرانگ سے پڑوسی ملک یوگنڈا میں مذاکرات کیے اور چھ سال بعد جنوبی سوڈان کے حوالے سے ریفرنڈم کے فیصلے پر اتفاق کیا۔ اس سے قبل عمر حسن البشیر نے جان گرانگ اور اس کے ساتھیوں کو راضی کرنے کے لیے ملک کا نائب صدر تک بنا دیا تھا لیکن وہ باز نہیں آرہے تھے۔ سو عمر البشیر نے ان کا آخری مطالبہ بھی مان ہی لیا۔

معاہدہ ہوتے ہی جان گرانگ نے جنوبی سوڈان کا عملاً سارا کنٹرول سنبھال لیا اور پھر خرطوم کی فوجیں جنوبی سوڈان سے مکمل طور پر نکل گئیں۔ خرطوم کی افواج کے ملک چھوڑنے کے بعد چونکہ سارا کنٹرول جان گرانگ، اس کی تنظیم اور اس کے قبیلے کے پاس تھا اس لیے اس نے اب اگلے مرحلے کی تیاری شروع کی کہ وہ اس خطے کو سوڈان سے مکمل طور پر علیحدہ کر لے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کے حامی تو بکھرے ہوئے تھے اور آبادی کا نہ تو کوئی حساب تھا اور نہ کوئی ترتیب۔

یہاں کے لوگوں کے پاس نہ شناختی کارڈ ہیں اور نہ کوئی دوسری شناختی دستاویزات، کیونکہ یہاں تو عام دنیا کی طرح زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ جنوبی سوڈان کی آبادی ۷۰ لاکھ سے زائد ہے یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ یہاں آج تک کبھی تاریخ میں مردم شماری نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔ جان گرانگ نے ان حالات میں ریفرنڈم کو کامیاب بنانے کے لیے شاطرانہ حکمت عملی تشکیل دی۔ اس نے صرف ان چند علاقوں میں جہاں آبادی کسی حد تک اجتماعی طور پر موجود تھی، لوگوں کے نام لکھوانا شروع کیے اور فہرستیں تیار ہونا شروع ہوئیں۔

سب سے زیادہ نام اور فہرستیں حکمران ڈنکا قبیلے کی تھیں۔ جان گرانگ ایک کامیاب ریفرنڈم کی تیاریوں میں تھا اور آزاد ملک پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہا تھا کہ ۳۰ جولائی ۲۰۰۵ء کو وہ جوبا آتے ہوئے ہلاک ہوگیا۔ وہ اپنے طویل مدت کے دوست اور اہم ترین اتحادی یوگنڈا کے صدر یووری موسوینی سے اس کے ملک میں مل کر آ رہا تھا۔ وہ اس وقت یوگنڈا کے صدر کے ہی ہیلی کاپٹر میں سوار تھا، جب اس کا ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا۔ اگرچہ وہ ملک کا نائب صدر تھا لیکن ہمیشہ کی طرح وہ اس مرتبہ بھی صدر حسن البشیر کو یہ تک بتا کر نہیں گیا تھا کہ وہ یوگنڈا جا رہا ہے کیونکہ وہ اول روز سے اپنے آپ کو عمر حسن البشیر سے بہتر سمجھتا تھا۔ اس کے ساتھ مرنے والے اس کے ۱۶ اہم ترین ساتھی بھی تھے۔

اس کی ہلاکت کے بعد سوڈان میں نسلی فسادات ہوئے جن میں کم از کم ۸۶ لوگ مارے گئے، بھاری اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ اس کی ہلاکت کے بعد اس کے اہم ترین ساتھی اور موجودہ صدر سلوا کیر لیرادت نے ملک کی کمان سنبھال لی اور سلسلہ آگے بڑھانا شروع کیا۔

سلوا کیر نے بھی وہی پالیسی جاری رکھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ۹۹.۸ فیصد لوگ کس طرح آزادی کے حامی بن گئے۔ چھ سال کے دوران سوڈان پیپلز لبریشن آرمی ریفرنڈم کی تیاری کرتی رہی ہے اور ریفرنڈم کے لیے صرف ان لوگوں کے نام لکھے گئے جن سے پہلے یہ ضمانت حاصل کر لی گئی تھی کہ وہ ہر صورت علیحدگی کے حق میں ووٹ دیں گے اور اگر کسی نے اس سے انکار کیا تو اس کا نام لکھا ہی نہ گیا۔

سارے خطے میں چونکہ حکومت اور اختیار SPLA کا تھا اس لیے انہوں نے جو چاہا وہی کیا۔ دوسرے یہ بات بھی تھی کہ ریفرنڈم تو صرف ان چند علاقوں میں ہونا تھا جہاں کچھ اجتماعی آبادیاں تھیں وگرنہ عام لوگوں کو ریفرنڈم کا سرے سے علم ہی نہیں تھا کہ یہ کیا بلا ہوتی ہے۔ ریفرنڈم کے حوالے سے دنیا بھر میں جو بھی تصاویر، ویڈیوز یا رپورٹس نشر ہوئیں وہ صرف اور صرف دارالحکومت جوبا کی تھیں۔ جن لوگوں کو ریفرنڈم کی کامیابی کے بعد اور پہلے جشن مناتے دکھایا گیا وہ بھی صرف اور صرف جوبا کے محدود علاقے میں ہی تھے اور ان کی تعداد سینکڑوں میں بھی نہیں تھی۔ چونکہ سارے ریفرنڈم کا انعقاد بھی سوڈان پیپلز لبریشن آرمی نے خود ہی کیا تھا اس لیے انہوں نے اپنے من پسند نتائج حاصل کرنے کے لیے وہی کیا جو انہوں نے چاہا، پھر حتمی رپورٹ بھی خود ہی جاری کر دی۔ خرطوم حکومت نے دھاندلی کا شور مچایا اور ثبوت دیے جو آج بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں لیکن امریکی صدر اوباما نے ایسی دھمکیاں جاری کیں کہ خرطوم حکومت کو خاموش رہنا پڑا۔ ریفرنڈم کے وقت اوباما نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد سوڈان کا نام عالمی دہشت گرد ممالک کی فہرست سے نکالا جائے گا یعنی ان کا مشن کامیاب ہو رہا تھا۔ ساتھ ہی اوباما نے سخت نتائج کی بھی دھمکی جاری کر رکھی تھی۔ سوڈان کے اس عظیم سانحے پر خرطوم سمیت سارے

11 جولائی: ایک مجاہد نے جو کہ حال ہی میں سیکیورٹی فورسز میں بھرتی ہوئے تھے 2 سیکورٹی اہلکاروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

ملک میں خاموشی تھی اور کہیں سے بھی کوئی مخالف آواز بلند نہ ہوئی اور نہ ملک کا اتنا بڑا حصّہ علیحدہ ہونے کی مخالفت ہوئی سوال یہ ہے کہ آخر عوام کیوں سو گئے اور سبھی کیوں خاموش ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مغرب اور امریکہ نے سوڈان کے عوام اور حکومت کو ملک کا اتنا بڑا حصّہ علیحدہ ہونے پر خاموش رکھنے کے لیے خرطوم میں بے پناہ پیسہ بہایا۔ بڑی بڑی عمارتیں خصوصاً شاپنگ پلازے اور وسیع وعریض اور جدید ترین شاپنگ مال بنوائے۔ حالانکہ سارے سوڈان کی آبادی ساڑھے چار کروڑ بیان کی جاتی ہے۔ اتنی ترقی کی وجہ یہ تھی کہ خرطوم کی افواج جنوبی سوڈان سے واپس آئیں تو حکومت وعوام کو یہ باور کرایا جا سکے کہ جنوبی سوڈان تو نری مصیبت تھی جنوبی سوڈان کی جنگ کی وجہ سے ان کی معیشت تباہ حال تھی اور اب انہوں نے جنگ بندی کر کے فوج واپس بلائی ہے تو وہ پیسہ اب ملک کی ترقی پر خرچ ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے ہر طرف ترقی ہی ترقی ہے۔ یہ بات سوڈان کے عوام اور مقتدر طبقے میں ایسی راسخ ہوئی کہ وہ مکمل خاموش رہنے میں ہی اپنی بہتری وبقاء سمجھتے ہیں۔ مغرب کی اور امریکہ کی ایک کے بعد دوسری چال کامیاب ہو چکی ہے۔

اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کی سرگرمیاں:

جنوبی سوڈان کی علیحدگی کا اقوام متحدہ اور مغربی ممالک نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔ کیونکہ یہ درحقیقت انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس موقع پر یورپی یونین کی خارجہ امور کی نگران عہدیدار کیتھرین ایشٹن نے کہا کہ جنوبی سوڈان میں ریفرنڈم کے نتائج ایک تاریخی لمحے کی نشاندہی کرتے ہیں اور یورپی یونین وہاں وجود میں آنے والی نئی خودمختار ریاست کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ کیتھرین ایشٹن نے کہا سوڈان میں تمام تر مشکلات کے باوجود عوامی رائے دہی کے قابل اعتماد عمل کی کامیاب تکمیل قابل ستائش ہے اور برسلز کی کوشش ہوگی کہ مستقبل میں جنوبی سوڈان کی نو آزاد ریاست کے ساتھ طویل المدتی اشتراک عمل کو یقینی بنایا جائے۔

اقوام متحدہ نے جنوبی سوڈان میں امن فوج اور پولیس کی تعیناتی کی منظوری دی ہے۔ قرارداد کے مطابق ۷۰۰۰ امن فوج اور ۹۰۰ پولیس اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔

''جوبا'' چونکہ مستقبل کا دارالحکومت ہے اور مغرب اس نئے ملک کے قیام کے لیے بھرپور دلچسپی لے رہا ہے اس لیے وہ ہی اس کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ جوبا چند سال پہلے زیادہ سے زیادہ ایک بڑے گاؤں جتنا علاقہ تھا۔ لیکن اب وہاں سڑکیں اور عمارتیں بنائی جا رہی ہیں اور گزشتہ چھ سال (چھ سال سے مراد وہ عرصہ ہے جب شمالی سوڈان نے جنوبی سوڈان کے باغی رہنماؤں سے امن مذاکرات کیے اور چھ سال بعد ریفرنڈم کا وعدہ کیا تھا) سے وہاں پر تعمیراتی کام جاری ہے۔ اقوام متحدہ کا ذیلی ادارہ یو این ڈی پی یعنی یونائیٹڈ نیشن ڈویلپمنٹ پروگرام یہاں تیزی سے تعمیر وترقی کا کام کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ مزید ایئر پورٹ بنانے کا سوچ رہی ہے اور ایک دو کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ جوبا کی طرح دوسرے علاقوں کا بھی انتخاب کر کے وہاں بھی ترقیاتی وتعمیراتی کام جاری ہیں۔

جنوبی سوڈان میں بہت گھنے ساگوان اور مہاگنی کی لکڑی کے جنگلات ہیں۔ جوبا سے یوگنڈا اور کینیا کے علاقوں کی طرف کچے راستوں پر بھاری ڈمپر ٹرکوں کے ذریعے ساگوان اور مہاگنی کے جنگلات کاٹ کاٹ کر یورپ اور امریکہ لے جائے جا رہے ہیں۔ ساگوان اور مہاگنی کی لکڑی دنیا میں قیمتی ترین لکڑی شمار ہوتی ہے۔ جنوبی سوڈان کے وسائل کی لوٹ مار کو روکنے والا کوئی بھی نہیں کیونکہ یوگنڈا اور کینیا کو روکا ہی نہیں جا سکتا اسی لیے کہ یہیں سے تو آزادی کی ساری تحریک چلی تھی اور اب بھی سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کے مراکز وہیں ہیں اور دوسرا اس کو روکنے کے لیے کوئی فورس یا حکومت بھی موجود نہیں۔

لکڑی کے علاوہ مغرب کی سب سے زیادہ دلچسپی سوڈان کے تیل میں ہے اور وہ ابیی کا علاقہ جہاں تیل کے ذخائر ہیں اور جہاں سے پائپ لائنوں کے ذریعے خرطوم حکومت تیل ساحل پر لے جا کر فروخت کرتی ہے اب جنوبی سوڈان کو دینے کے لیے کام جاری ہے۔ اقوام متحدہ سب سے زیادہ ابیی میں ہی متحرک ہے۔ ابیی میں ریفرنڈم الگ سے کروایا جانا تھا کہ وہ جنوب کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں یا شمال کے ساتھ۔ لیکن ابھی اس کا تنازعہ باقی ہے اور لگ یہی رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس علاقے کا مشترکہ کنٹرول اقوام متحدہ سنبھالے گی اور پھر وہ جو چاہیں گے وہی کریں گے۔

جنوبی سوڈان کو عیسائی ریاست کے طور پر علیحدہ کرنے کا جہاں ایک مقصد وسائل خصوصاً تیل پر قبضہ ہے وہاں ایک بڑا مقصد اسلامی ملک کو تقسیم کرنا اور کمزور کرنا بھی ہے۔ علیحدگی کے بعد یقینی طور پر مغربی کمپنیاں خرطوم سے اپنا کاروبار سمیٹ کر پیسہ نکال لیں گی اور تیل بھی چھن جائے گا تو سوڈان کے مزید حصّے بکھرے ہو جائیں گے۔ عالم کفر کی تین دہائیوں پر پھیلی سازش بظاہر کامیابی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

مغربی ممالک اور اقوام متحدہ تیزی کے ساتھ جنوبی سوڈان میں سرگرم عمل ہیں۔ ان کی یہ محنت اور بے پناہ وسائل کا خرچ سوڈان کے پسماندہ عوام کی ترقی کے لیے نہیں بلکہ افریقہ میں ایک مضبوط صلیبی گڑھ بنانے کے لیے ہے۔ اس نئی صلیبی ریاست کے استحکام سے افریقی مسلمانوں کی سلامتی مزید خطرات سے دوچار ہو جائے گی اور صلیبیوں کے لیے ان کو ہدف بنانا مزید آسان ہوگا۔

عالمی کفر مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے ہمہ جہت کوششوں میں مصروف ہے جبکہ مسلمان ممالک غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ لیکن امت کے نگہبان مخلصین، مجاہدین فی سبیل اللہ جو اس راز کو پا چکے ہیں کہ صلیبی اور صیہونی سازشوں سے نمٹنے کا واحد راستہ جہاد ہے۔ وہ کفار کی ان سازشوں کے خلاف ہر محاذ پر بند باندھے ہوئے ہیں، کفار کو بھی خوف صرف جہاد کے میدانوں میں شکست کا ہے کہ جہادی تحریک کے پھیلاؤ اور قبول عام کے بعد وہ کس طرح دیگر ملکوں پر کنٹرول قائم رکھ سکیں گے۔ مغرب کی ان سازشوں کا قلع قمع افغانستان میں ہو چکا ہے۔ اور براعظم افریقہ میں بھی صلیبی منصوبوں کے تار و پود بکھیرنے کو صومالیہ میں الشباب کے مجاہدین مسلسل پیش قدمی کر رہے ہیں۔ اب مسلم ممالک کے پاس اپنے بچاؤ کے لیے راستہ یہی ہے کہ وہ جہاد کو اپنائیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے، اللہ کی نصرت کے ساتھ عالم کفر کو شکست دیں اور امت مسلمہ کو اس کا کھویا ہوا وقار واپس دلائیں۔

☆☆☆☆☆

12 جولائی: قندھار صوبائی کونسل کے لیڈر اور مرتد حامد کرزئی کے چھوٹے بھائی احمد ولی کرزئی کو اس کے گارڈ سردار محمد نے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ سردار محمد مجاہدین سے رابطے میں تھے۔

عالم اسلام کے سونے والو!!!

افضل ندیم

عالم اسلام کے سونے والو، آرام کا یہی وقت ہے!

ابھی اپنی بہت زمین پڑی ہے، تسلی رکھو؛ کافر بدبخت اس کو لیتے لیتے تھک جائیں گے!

یہ تو صرف میڈیا نے پردہ ڈال رکھا ہے، ورنہ عالم اسلام پورے کا پورا اس وقت برائے فروخت ہے۔ اکیلا عالم اسلام اور پورے چالیس چور! چالیس، یا پھر چالیس ہزار، یا نہ جانے کتنے! زِیَادَةُ الْخَیْرِ خَیْرٌ! ویسے کبھی آپ نے پورے عالم اسلام کے وزیروں مشیروں کی تعداد گننے کی کوشش کی؟ مصیبت تو یہ ہے کہ آپ ایک ہی ملک کے وزیروں مشیروں کی تعداد دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں، آپ کبھی پورے عالم اسلام کو بھی دیکھا تو کریں!

آپ ہی بتائیں عالم اسلام کو کیا کبھی بیک وقت اتنے زیادہ حکمران نصیب ہوئے تھے جتنے آج ہمیں ملے ہوئے ہیں!؟ اور ہم ہیں کہ پھر بھی خوش نہیں! یہاں تو پوری ایک فوج ہے! خدا نے ایک ایک منہ دیا ہے تو دو دو ہاتھ بھی تو ہیں!

ٹیکس دے دے کر پوری نہیں پڑتی تو دو دو چار چار بیگھے زمین بیچتے رہیں! اسلاف نے اتنی زمین پیچھے چھوڑی ہے، کہاں ختم ہوتی ہے! اور ایسا سادہ اور آسان حل نکل آنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے! سودے دھڑا دھڑ ہو رہے ہیں تو اس میں نہ سمجھ آنے والی آخر کون سی بات ہے!؟ جس جس چیز کے پیسے ملیں، جس جس چیز کا گاہک لگے، اونے پونے بھی بکے، اس کو بیچنے کے لیے ایک نہیں کئی کئی وکالت نامے حاضر! چوری کے تھان، لاٹھیوں کے گز! موکل سویا ہوا اور وکیل چست..... عراق بیچ دیا گیا۔ سوڈان بیچا جا رہا ہے۔ مشرقی تیمور کو تو ہم نے اقوام متحدہ کی تالیوں کی گونج میں صلیبیوں کو نذر کیا جاتا دیکھا۔ صومالیہ کے سودے ہو رہے ہیں، کم از کم کوشش پوری ہے۔ یمن پر بارگیننگ جاری ہے۔ کشمیر کا سودا کوئی کہتا ہے ہو گیا، کوئی کہتا ہے پراسیس میں ہے، کوئی کہتا ہے بنیا پیسے کم دیتا ہے، کوئی کہتا ہے بنیا پیسے دے ہی نہیں رہا کہتا ہے آزاد کشمیر میں سے کاٹ لو اور باقی ماندہ دے کر جاؤ، کوئی کہتا ہے بنیا بے اعتبار ہے استصواب گول کر گیا ہے تو پیسے بھی دبا جائے گا، ورنہ سودے کے لیے ہم تو تیار ہیں۔ چیز وہ بیچو جس کے پیسے نقد ملیں، تھوڑے ملیں لیکن موقعہ پر ملیں!

فلسطین اور بیت المقدس تو ہم بیچ کر ہی بھولے ہوئے تھے، مگر خدا کا کرنا، اس کی رجسٹری ہونے سے رہ گئی تھی اور اس وجہ سے معاملہ بیچ میں لٹکا رہ گیا! بیت المقدس کی تو زمین ہی اتنی مہنگی ہے اور گاہک بھی ایسا شاندار ہے کہ اس کی تو رجسٹری بھی بے حد نقد آور ہو گی! پورا ایک ملک بیچ کر اتنے پیسے نہیں نکلیں گے جتنے بیت المقدس کا ایک مرلہ بیچ کر نکل آئیں گے۔ لہٰذا ایک نہایت شاندار سودا سمجھو ابھی پورے کا پورا پڑا ہے! ابھی ایک شور اور پڑے گا اور شاید یہ جھٹکا بھی کسی وقت ہو ہی جائے۔ ایک کڑوا گھونٹ، اور پھر ہر ہر مسلم ملک کے میڈیا مائیکروفونز اور ان کے رحمان ملک..... فکر نہ کریں، معاملہ پوری طرح کنٹرول ہے! سر جی! آپ ہمارے سر پر ہیں تو ہمیں فکر ہے ہی کس بات کی، آپ دیکھ نہیں رہے ہم کس سکون سے سوتے ہیں، ہم تو حیران ہیں عالم اسلام آپ جیسوں کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو اس کا بنتا کیا.....؟ ہم بے فکر اور بے حس ہوئے تو آپ جیسے ہمارے نصیب میں آئے!

ابھی پچھلے سالوں میں ہم نے خطۂ بلقان بیچا تھا؛ خلافت عثمانیہ کے کچھ اثاثے جو براعظم یورپ میں رہ گئے تھے اور ہماری آج کی ضرورت کے لحاظ سے زائد تھے! بوسنیا اور کوسوو بھلا ہماری کون سی ضرورت پوری کر رہے تھے؟! چیچنیا بھی ہوتے ہوتے کہیں کنارے لگ ہی گیا۔ فلپائن بھی جاتا بنا۔ برما کے اراکانی مسلم بھی سمجھ دار ہیں، صبر کر لیں گے۔ ویسے تو ہند بھی پورا دے کر ہی ہمیں یہ تھوڑا سا پاکستان ملا تھا! اور کاشغر اور مشرقی ترکستان کا تو سوال اٹھانا بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ تو واردات ہی بہت پرانی ہے!

یہ اریٹریا کا بھی بہت سنا کرتے تھے! یہاں کے مسلمانوں کو بھی امید ہے سکون آ ہی گیا ہوگا! اوگاڈین کے مسلمانوں کو بھی حقائق پڑھنا آ ہی گیا ہوگا۔

اور افغانستان تو اگر کہیں بک جائے تو اس کے اتنے پیسے ملیں گے کہ سب کے وارے نیارے ہو جائیں! ایک ایک مجاہد اتنا مہنگا بکتا ہے، تصور کریں اگر پورے ملک کا سودا ہو جائے!

عالم اسلام کا ایک بہت بڑا ملک عراق ابھی حال ہی میں بکا، کیا کسی کے کان پر جوں رینگی؟ یہ تک پوچھنے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی کہ ہمارا صدیوں کا خلافت کا یہ پایۂ تخت بیچا کس نے؟ یہاں کا کٹھ پتلی ٹولہ جو امریکی منصوبوں کی تکمیل کا ذریعہ بنا ہوا ہے، کیا رافضی نہیں ہے؟ کیا یہی ٹولہ سقوطِ بغداد سے لے کر آج تک حکمران چلا نہیں آ رہا؟ ایران کے ''اسلامی'' انقلاب کے ساتھ کیا اس کی گاڑھی نہیں چھن رہی؟ کیا یہ بات سچ نہیں ہے کہ رافضی اس ہزار سالہ پیش رفت پر پھولے نہیں سما رہے؟ وہ کام جو آلِ بویہ نہیں کر سکے وہ آخر ان کو تاتاریوں نے کر کے دیا تھا اور یا پھر آج جا کر امریکیوں نے کر کے دیا۔ آلِ برمک اپنے زورِ بازو سے کیا کبھی بغداد لے سکتے تھے؟! منصورؒ اور رشیدؒ کا پایۂ تخت ہلاکو کے بعد دوسری بار صفویوں کے پاس، شیطانِ بزرگ کا کوئی فائدہ تو ہوا!

عربوں کی جان بخشی کر دی جائے، آلِ سعود کا تخت محفوظ رہے، تو بس یہی آپ اپنی ذات میں اتنی بڑی پیش رفت ہے کہ اس کے عوض میں سب کچھ دیا جا سکتا ہے! عراق امریکیوں کے پاس جائے یا صفویوں کے پاس، اپنا اقتدار تو محفوظ ہے! (بقیہ صفحہ ۶۴ پر)

13 جولائی: صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں شرین آغا نامی مرتد کمانڈر کے گھر پر فدائی حملہ کیا گیا، حملے کے وقت وہاں فرانسیسی فوج کے اعلیٰ عہدیدار میٹنگ میں مصروف تھے۔ 11 فرانسیسی عہدیدار ہلاک اور 9 زخمی ہو گئے۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.alemarah-iea.net اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جون

☆ صوبہ سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر کے قریب نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں کارروائی کی گئی جس کے نتیجے میں 12 فیول بھرے ٹینکر، 4 ٹریلر اور 2 آئل ڈپو تباہ ہو گئے۔ 22 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک جبکہ 35 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے شہر پل عالم میں گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 3 امریکی بکتر بند گاڑیاں تباہ، 9 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

17 جون

☆صوبہ فراہ کے ضلع گلستان میں قندھار ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا گیا۔دو گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 20 سیکورٹی اہل کار ہلاک 8 زخمی ہوئے جب کہ 18 فیول بھرے ٹینکر بھی جل کر تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیا کے اضلاع زرمت اور سید کرم میں جھڑپوں اور دھماکوں سے 5 امریکی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 11 امریکی فوجی بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔کارروائی میں ایک مجاہد بھی شہید ہوگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

☆ضلع ہلمند کے شہر لشکر گاہ کے مختلف علاقوں میں بم دھماکوں کے نتیجے میں 16 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

18 جون

☆ کابل شہر کے وسط میں واقع پولیس اسٹیشن پر 3 فدائین نے کارروائی سرانجام دی۔دو فدائی دو بدو لڑائی میں مصروف رہے جب کہ ایک نے استشہادی حملہ کیا۔اس کارروائی کے نتیجے میں 38 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک جب کہ 20 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہرات کے سرحدی شہر تورغنڈئی میں نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں 10 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوئیں اور 15 اہل کار بھی مارے گئے۔

19 جون

☆صوبہ قندوز سے آمدہ اطلاعات کے مطابق صوبائی دارالحکومت قندوز شہر کے قریب سدرک کے مقام پر مجاہد شہید مدثر نے اپنی سرف گاڑی جس میں 550 کلوگرام دھماکہ خیز مواد نصب تھا اس وقت صلیبی فوجیوں کے قافلے سے ٹکرادی جب وہ علاقے سے گزر رہے تھے۔جس کے نتیجے میں 12 صلیبی فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوئے جبکہ 3 بکتر بند گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ پکتیا کے شہر گردیز کے قریب مرتد افغان فوج کا 20 گاڑیوں پر مشتمل کاروان علاقے سے گزر رہا تھا جس پر مجاہدین نے گھات کی صورت میں حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 3 رینجرز گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 4 فوجی ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

20 جون

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے اضلاع لجہ منگل اور شواک میں امریکی فوجی کارواں اور افغان فوج کی چوکی پر حملے کیے۔جن کے نتیجے میں 3 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔افغان چوکی کو نقصان پہنچا جبکہ اس میں تعینات 1 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

21 جون

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع اورگون میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جن کے نتیجے میں 30 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے اس دوران لاشوں اور زخمیوں کو منتقل کرنے کے لیے امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ گئے جن میں سے ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے نشانہ بنا کر مار گرایا اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پروان میں امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید ارشد خان نے صوبائی گورنر پر ایسے وقت پر حملہ کیا جب وہ صوبائی دارالحکومت چاریکار شہر میں گاڑی پر سوار ہو رہا تھا۔اس کارروائی میں گورنر عبد البصیر سالنگی شدید زخمی ہو گیا جبکہ اس کا ڈرائیور اور دو سیکورٹی اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے۔

22 جون

☆ مجاہدین نے صوبہ جوزجان کے ضلع قوش تپہ کے علاقے تراغلی قریہ میں افغان فوج کا محاصرہ کر کے ان پر شدید حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 12 فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ ایک گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔

23 جون

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ لوگر ضلع محمد آغہ میں امریکی فوجی کارواں پر حملہ کیا۔گھات لگا کر کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 3 امریکی ٹینک تباہ ہو گئے جب کہ ان میں سوار 4 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

25 جون

☆امریکی فوج نے صوبہ قندھار ضلع بولدک میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا جس میں ان کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔تقریباً12 گھنٹے جاری رہنے والی اس لڑائی میں ایک رینجرز گاڑی اور 7 امریکی ٹینک تباہ ہو گئے اور ان میں سوار 35 فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔مندرجہ بالانقصان اٹھانے کے بعد امریکی فوج نے پسپائی اختیار کر لی۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع احمد خیل میں مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی طویل وقت تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 3 امریکی ٹینک مکمل تباہ جب کہ 3 کو نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ 7 قابض امریکی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

26 جون

☆صوبہ غزنی ضلع انڈر کے علاقے ریکتو میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال عمل میں لایا گیا اس حملے کے نتیجے میں 2 سپلائی اور 3 سیکورٹی کی سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔8 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع وٹہ پور میں کٹما گمبیر کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امریکی فوجی اتارے گئے جن پر مجاہدین نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی جو کہ اگلے دن سہ پہر تک جاری رہی۔اس لڑائی کے دوران 13 امریکی اور 2 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔اس کے علاوہ مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو بھی مار گرایا اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ کاپیسا ضلع تاگ میں مجاہدین نے ڈرون جاسوس طیارہ مار گرایا۔ذرائع کے مطابق طیارہ جنگل کے علاقے میں پرواز کر رہا تھا جسے مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ گن سے نشانہ بنایا، طیارے کو جزوی نقصان پہنچا، مجاہدین نے اس کو قبضے میں لے لیا۔

27 جون

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے افغان فوج کے کاروان پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 6 فوجی رینجرز گاڑیاں جل کر خاکستر ہو گئیں ذرائع کے مطابق شدید لڑائی میں 6 افغان فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

28 جون

☆امارتِ اسلامیہ کے 8 فدائین نے کابل شہر کے وسط میں واقع کابل انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل پر حملہ کیا۔حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب ہوٹل میں 300 کے لگ بھگ ملکی اور غیر ملکی مندوبین ایک اہم اجلاس کے لیے جمع تھے۔حملے میں 90 سے زائد صلیبی اور مرتدین ہلاک ہوئے جن میں اکثریت افسران کی ہے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع گلستان میں قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔گھات کی صورت میں کیے جانے والے اس حملے میں سیکورٹی فورسز کی تین گاڑیاں تباہ جب کہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ ضلع خاص کنڑ میں مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

29 جون

☆صوبہ قندھار کے مذہبی امور کے ڈائریکٹر کو مجاہدین نے قندھار شہر میں قتل کر دیا۔

☆صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں دھماکے سے رینجرز گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار 7 اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے۔

30 جون

☆امریکی فوج اور امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے درمیان صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں شدید لڑائی ہوئی جو کہ کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ذرائع کے مطابق اس طویل المدت لڑائی میں 8 امریکی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ دو امریکی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع انڈر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، گھات کی صورت میں کیے جانے والے حملے میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا۔حملے کے نتیجے میں 17 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔جبکہ سیکورٹی فورسز کی 7 اور 2 سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔

یکم جولائی

☆صوبہ نورستان کی سرحد کے قریب مجاہدین اور صلیبی و افغان فورسز کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی۔جس کے نتیجے میں 19 صلیبی اور 18 افغان فوجی ہلاک جب کہ 13 زخمی ہوئے اس کے علاوہ مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ گن کے ذریعے ایک ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ بھی مار گرایا۔لڑائی کے دوران صلیبیوں کے فضائی حملے کے نتیجے میں 13 مجاہدین اور 23 مقامی افراد شہید جب کہ 10 مجاہدین زخمی بھی ہوئے۔انّا للہ و انّا الیہ راجعون

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز میں 2 فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار 5 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

2 جولائی

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ خوست کے اضلاع سپیرہ اور نادر شاہ کوٹ میں امریکی اور افغان فوج پر شدید حملے کیے،مختلف مقامات پر کیے گئے حملوں میں 6 فوجی گاڑیاں تباہ اور 23 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆افغان فوج کے 3 کمانڈروں نے 30 فوجیوں سمیت صوبہ سرپل ضلع کوہستان میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔مجاہدین نے سرنڈر کرنے والوں کو امارتِ اسلامیہ کے قواعد وضوابط کے مطابق ہر قسم کے جانی و مالی تحفظ کا یقین دلایا۔

☆صوبہ ہلمند کے مختلف اضلاع میں 3 امریکی ٹینک تباہ 16 فوجی ہلاک ہوئے۔

03 جولائی

☆نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع شینڈنڈ میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں 12 فیول بھرے ٹینکر بھاری ہتھیاروں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے۔گھات کی صورت میں کیے

گئے اس حملے کے نتیجے میں 14 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے علاقے دشت ٹوپ میں واقع فوجی مرکز پر میزائلوں سے حملہ کیا، اس دوران ایک امریکی جاسوس طیارے نے علاقے پر پرواز شروع کر دی جسے مجاہدین نے شیخ آباد کے مقام پر ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

04 جولائی

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع شیرزاد میں مجاہدین نے نیٹو فورسز پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ مقامی افراد کو نشانہ بنا رہے تھے۔ شدید لڑائی کے دوران 30 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔ لڑائی میں 13 مجاہدین اور 7 مقامی افراد بھی شہید ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے دارالحکومت غزنی شہر میں مجاہدین نے امریکی ملٹری سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے، اس کے علاوہ دشمن کی 12 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

05 جولائی

☆صوبہ نورستان کے ضلع کمدیش میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے افغان فوج کی چوکیوں پر حملہ کر کے 11 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ مجاہدین نے 4 چوکیوں پر قبضہ کر لیا جہاں سے مجاہدین کو بڑی تعداد میں مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا جس میں 14 کلاشنکوف اور ہیوی مشین گنز، 3 مارٹرز، 5 راکٹ لانچرز اور دیگر سامان شامل ہے۔

06 جولائی

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ وردک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 سپلائی گاڑیاں اور 20 آئل ٹینکرز مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ حملے کے دوران 6 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پروان کے ضلع غوربند میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر کو اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ علاقے پر نچلی پرواز کر رہا تھا۔

07 جولائی

☆صوبہ پکتیکا میں مجاہدین کے حملے میں 11 امریکی اہل کار ہلاک جب کہ ان کے 3 ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 سپلائی ٹرک تباہ ہو گئے۔ حملے میں درجنوں سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

08 جولائی

☆صوبہ پکتیا کے ضلع سارہوازہ میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں کم از کم 3 نیٹو اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ لڑائی میں دشمن کی ایک رینجر گاڑی اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قراباغ میں مجاہدین اور پولیس کے درمیان شدید لڑائی کے نتیجے میں ایک پولیس آفیسر اور 6 سپاہی ہلاک ہو گئے۔

11 جولائی

☆صوبہ پنجوائی ضلع زنگاوت میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے 3 رائفلز اور مشین گن کے ایمونیشن کے 8 ڈبے بطور غنیمت حاصل کر لیے۔

☆ایک مجاہد نے جو کہ حال ہی میں سیکورٹی فورسز میں بھرتی ہوئے تھے 2 سیکورٹی اہل کاروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور 3 رائفلز، 1 آر پی جی، 1 پی کے مشین گن اور گاڑی سمیت مجاہدین سے آملے۔

12 جولائی

☆قندھار صوبائی کونسل کے لیڈر اور مرتد حامد کرزئی کے چھوٹے بھائی احمد ولی کرزئی کو اس کے گارڈ سردار محمد نے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ذرائع کے مطابق سردار محمد مجاہدین سے رابطے میں تھے ان کو کرزئی کے دوسرے گارڈز نے شہید کر دیا۔

13 جولائی

☆ننگرہار کے رہائشی شہید مجاہد مراد علی نے صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں شرین آغا نامی مرتد کمانڈر کے گھر پر اس وقت فدائی حملہ کیا جب وہاں فرانسیسی فوج کے اعلیٰ عہدیدار میٹنگ میں مصروف تھے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں 11 فرانسیسی عہدیدار ہلاک اور 9 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ وردک ضلع سید آباد میں بہادر مجاہد شہید عبداللہ نے اپنے 4000 کلوگرام بارود سے بھرے ٹرک کو دشتِ توپ کے علاقے میں موجود امریکی بیس سے ٹکرا دیا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں درجنوں امریکی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے اس کے علاوہ کئی امریکی گاڑیاں اور ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ بدخشاں کے ضلع وردج میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 10 فوجی ہلاک ہوئے۔ جب کہ 30 فوجیوں کو مجاہدین نے ان کے اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا۔

14 جولائی

☆صوبہ پکتیکا کے ارگون ضلع میں امریکی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم 9 امریکی و افغان فوجی ہلاک اور 12 شدید زخمی ہو گئے۔

15 جولائی

☆صوبہ پکتیا کے صوبائی دارالحکومت میں مجاہدین کے ساتھ دو بدو لڑائی میں 11 افغان اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے جب کہ ان کی 3 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع شوالی کوٹ میں مجاہدین نے امریکی فوج کے ایک بڑے کارگو جہاز کو نشانہ بنا کر مار گرایا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر امت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۶ جون: ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے صدر تھانے پر مجاہدین نے فدائی حملہ کیا، اس حملے کے نتیجے میں ۱۰ پولیس اہل کاروں کی ہلاکت اور ۱۲ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی جب کہ تھانے کی عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

۴ جولائی: باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقہ میں افغانستان سے آنے والے مجاہدین نے فوج کی چیک پوسٹ پر حملہ کر دیا، سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۴ جولائی: مہمند ایجنسی میں حلیم زائے امن کمیٹی کے سربراہ محمد علی حلیم زائے پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا، محمد علی حملے میں محفوظ رہا جبکہ اُس کے دو محافظ شدید زخمی ہوگئے۔

۴ جولائی: پشاور صدر سے متصل گلبرگ کے علاقہ محلّہ زرگران میں مجاہدین نے پولیس پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار خان گل ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوگیا۔

۴ جولائی: شانگلہ کے علاقے کروڑا میں چکیسر روڈ پر پولیس چوکی پر مجاہدین کے حملے میں اے ایس آئی سمیت ۳ پولیس اہل کار ہلاک اور ایک شدید زخمی۔

۵ جولائی: میران شاہ دتہ خیل روڈ پر سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ۳ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۶ جولائی: شمالی وزیرستان میں میران شاہ سے دتہ خیل جانے والے سیکورٹی قافلے پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا گیا، سیکورٹی ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۵ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷ جولائی: دیر بالا کے علاقے نصرت آباد کے علاقے میں مجاہدین اور امن لشکر کے درمیان جھڑپوں میں امن لشکر کے ایک رضا کار کی ہلاکت ہوئی۔

۸ جولائی: دیر بالا میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن کمیٹی کے دو رضا کار ہلاک ہوگئے۔

۹ جولائی: کوہاٹ میں ایف آر جواکئی کے علاقہ جموں میں مجاہدین نے امن لشکر کے افراد کی گاڑی پر فائرنگ کی جس سے امن لشکر کے ۵ /افراد ہلاک ہوگئے۔

۱۱ جولائی: پشاور کے نواحی علاقہ ارمڑ میں پولیس وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں دو پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور سات کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ جولائی: جنوبی وزیرستان کے علاقے مکین میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۳ فوجیوں کی ہلاکت اور ۲ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۵ جولائی: پشاور کے علاقے متنی میں پولیس پر فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ایک پولیس اہل کار شدید زخمی ہوا۔

۱۷ جولائی: صوابی میں پولیس وین پر فائرنگ سے ایک ہیڈ کانسٹیبل کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی جب کہ گاڑی کا ڈرائیور شدید زخمی ہوگیا۔

۱۷ جولائی: مہمند کی تحصیل صافی کے علاقہ قندارو میں بارودی سرنگ دھماکے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۱۸ جولائی: محسود کے علاقے رزمک کیمپ میں واقع اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ عبیداللہ شاہ کے دفتر پر مجاہدین نے میزائل حملہ کیا جس سے دفتر مکمل طور پر تباہ ہوگیا جبکہ اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کے ۲ محافظ شدید زخمی ہوئے۔

۱۹ جولائی: جنوبی وزیرستان میں تیارزہ کے علاقے میں سیکورٹی فورسز اور مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں دو سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰ جولائی: کرم ایجنسی میں مجاہدین کی مقامی امن لشکر سے جھڑپیں ہوئیں امن لشکر کے ۶ / افراد شدید زخمی ہوگئے۔

۲۰ جولائی: پشاور کے علاقہ متنی میں واقع لا دور میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا، سرکاری ذرائع کے مطابق اس حملے میں ایک پولیس اہل کار ہلاک ہوا۔

۲۰ جولائی: کرم ایجنسی میں مجاہدین سے جھڑپ کے دوران ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی جب کہ میجر سمیت ۱۱ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

۲۷ جون: جنوبی وزیرستان کے علاقہ درہ نشتر میں امریکی ڈرون نے ایک ٹرک پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ٹرک میں سوار ۱۲ /افراد شہید اور ۳ شدید زخمی ہوگئے۔

۲۷ جون: جنوبی وزیرستان کے علاقہ مندوئی میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے، جس سے ۱۶ /افراد شہید ہوگئے۔

۶ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں امریکی ڈورن حملے میں ۶ /افراد شہید اور ۵ زخمی ہوگئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

مجاہدین کی طرف سے نیٹو رسد پر ہونے والی کارروائیاں

اپریل ۲۰۱۱ء تا جولائی ۲۰۱۱ء..... چار ماہ کی عملیات کی کارگزاری

۲۴ اپریل: مچھ کے قریب موٹر سائیکل پر سوار مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کر دی جس سے ٹینکر تباہ ہو گیا۔

۳۰ اپریل: پشاور میں کارخانو مارکیٹ کے قریب مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر کو آگ لگا دی۔

۲ مئی: ضلع اٹک میں فتح جنگ پنڈی گھیب روڈ پر مجاہدین نے ۲۳ نیٹو آئل ٹینکروں کو تباہ کر دیا۔

۳ مئی: جمرود کے علاقے علی مسجد میں نیٹو آئل ٹینکر پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر تباہ ہو گیا۔

۱۱ مئی: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینرز پر حملہ کر کے دو کنٹینرز کو آگ لگا دی جس کے نتیجے میں دونوں کنٹینرز جل کر خاکستر ہو گئے۔

۱۳ مئی: خیبر ایجنسی میں طورخم بارڈر کے قریب مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۱۵ سے زائد آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۱۶ مئی: پنڈی گھیب سے ۲۲ کلومیٹر دور کھوڑ کے مقام پر مجاہدین نے ۲ نیٹو آئل ٹینکر نذرِ آتش کر دیے۔

۱۷ مئی: نوشہرہ میں خٹ کلے کے قریب نیٹو آئل ٹینکر پر راکٹ سے حملہ کیا گیا، آئل ٹینکر تباہ ہو گیا۔

۲۰ مئی: طورخم ٹرمینل اور لنڈی کوتل بائی پاس پر نیٹو آئل ٹینکروں پر حملوں میں ۵ آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۲۱ مئی: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل بائی پاس پر نیٹو ٹرمینل میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں ۲۰ آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۲۹ مئی: شکار پور سے کوئٹہ جانے والا نیٹو آئل ٹینکر مجاہدین کی فائرنگ سے تباہ ہو گیا۔

۲۹ مئی: مچھ کے علاقے پیر پنج میں نیٹو آئل ٹینکر کو مجاہدین نے نذرآتش کر دیا۔

۳۱ مئی: خیبر ایجنسی میں طورخم سرحد کے قریب نیٹو ٹرمینل میں دھماکے سے ۵ آئل ٹینکروں میں آگ لگ گئی، جس سے وہ مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

۳۱ مئی: کوئٹہ کراچی شاہراہ پر وڈھ کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو کے ۲ کنٹینروں کو آگ لگا دی، جس سے وہ تباہ ہو گئے۔

۳۱ مئی: طورخم میں نیٹو فورسز کو تیل سپلائی کرنے والے آئل ٹینکروں کی پارکنگ میں دھماکے سے ۵ آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

۳۱ مئی: خضدار کے علاقے وڈھ میں ۲ نیٹو کنٹینروں پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔

۵ جون: سبی میں کمبڑی پل کے مقام پر ۳ مجاہدین نے فائرنگ کر کے نیٹو آئل ٹینکر تباہ کر دیا۔

۹ جون: لنڈی کوتل میں نیٹو آئل ٹینکر کو بم دھماکے کے بعد آگ لگ گئی، جس سے ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

۱۵ جون: سبی کے قریب قومی شاہراہ پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۲ نیٹو کنٹینرز تباہ کر دیے۔

۷ جون: خیبر ایجنسی میں دھماکے سے ۸ نیٹو آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۸ جون: اٹک میں گوندل گاؤں کے قریب نیٹو آئل ٹینکر کو نذرآتش کر دیا گیا۔

۱۳ جون: خیبر ایجنسی، طورخم سرحد پر واقع نیٹو ٹرمینل میں دھماکہ ہوا، اس دھماکے میں ۵ آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۱۶ جون: نصیر آباد میں نوتال کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو کے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر دی جس سے دونوں آئل ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۷ جون: کوئٹہ کے نواحی علاقے پرناخیل آباد میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر تباہ اور اُس کا ڈرائیور میر وخان ہلاک ہو گیا۔

۱۹ جون: کوئٹہ مستونگ روڈ پر مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کی، جس سے آئل ٹینکر میں آگ بھڑک اٹھی، واقعے میں آئل ٹینکر کا ڈرائیور جمعہ شیر ہلاک ہو گیا۔

۲۰ جون: بھکر میں محمود والا کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو کے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر دی جس سے دونوں آئل ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔

۲۳ جون: ڈھاڈر بائی پاس پر مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کر دی، ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہو گیا جب کہ ڈرائیور اور کلینر ہلاک ہو گئے۔

۲۶ جون: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو ٹینکر پر فائرنگ کر دی، جس سے آئل ٹینکر تباہ ہو گیا۔

۲۹ جون: نوشہرہ میں چوکی ممریز اٹاپ پر نیٹو آئل ٹینکر کو بارودی مواد کے دھماکے کے ذریعے تباہ کر دیا گیا، جبکہ نوشہرہ ہی میں جی ٹی روڈ پر اضاخیل اسٹاپ پر کھڑے نیٹو ٹینکر کو بھی بارودی مواد سے اڑا دیا گیا۔

۸ جولائی: کوئٹہ سے ۴۰ کلومیٹر دور علاقے دشت میں کری ڈھور کے مقام پر ۵ نیٹو آئل ٹینکروں کو آگ لگا دی گئی۔

۱۰ جولائی: کوئٹہ سے ۴۰ کلومیٹر دور علاقے دشت میں نیٹو فورسز کے لیے ایندھن لے جانے والے ٹینکر کے ڈرائیور کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ فائرنگ سے ٹینکر کو بھی نقصان پہنچا۔

۱۱ جولائی: کوئٹہ کے علاقے نیو سریاب میں مغربی بائی پاس کے قریب مجاہدین نے فائرنگ کر کے نیٹو آئل ٹینکر کو تباہ کر دیا، جب کہ ٹینکر کا ڈرائیور بھی مارا گیا۔

۱۷ جولائی: دشت اور پرانا مچھ میں ۲ نیٹو کنٹینرز اور ایک آئل ٹینکر کو تباہ کر دیا گیا جب کہ ایک ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔

۱۷ جولائی: نوشہرہ بائی پاس پر نیٹو ٹینکر کو نذرآتش کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

13 جولائی: صوبہ وردک ضلع سید آباد کے علاقے کودشتِ توب میں بارودی ٹرک کو امریکی بیس سے ٹکرا دیا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں درجنوں امریکی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے، امریکی گاڑیاں اور ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مزید اقدامات کرنے ہوں گے: لیون پنیٹا

نامزد امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں تیزی لانے کے لیے مزید اقدامات کرنے ہوں گے۔ یہ بات اہم ہے کہ پاکستان اپنے وعدے پورے کرے۔

پاکستان تعاون کرے یا نہ کرے افغانستان میں کامیابی ممکن ہے: گیٹس

حال ہی میں فارغ ہونے والے امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ پاکستان خواہ پوری طرح تعاون کرے یا نہ کرے، افغانستان میں کامیابی کا امکان ہے۔ گیٹس نے کہا کہ پاکستان کچھ اقدامات کر رہا ہے میرے خیال میں جو تصویر بنتی ہے وہ ملی جلی ہے۔

یہ ہے مطلب '**ولن ترضی عنک الیھود لن النصاریٰ حتی تتبع ملتھم**' کا کہ یہ یہود اور نصاریٰ تم سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے، یہاں تک کہ تم اُن کی ملت کا اتباع نہ کرلو۔ یعنی جب تک تم نام سے بھی یوسف کی بجائے جوزف اور اشفاق پرویز کی بجائے لارنس پیٹر نہیں بن جاتے اُس وقت تک یہ تم سے راضی نہیں ہوسکتے۔ تم نے تو اپنا سب کچھ اُن پر واردیا حتیٰ کہ ایمان بھی لیکن وہ ہیں کہ مانتے نہیں بنتے۔ اسے کہتے ہیں **خسر الدنیا والآخرۃ**، دنیا اور آخرت کا خسارہ!

افغانستان اب بھی عالمی دہشت گردوں کے لیے پناہ گاہ ہے: پیٹر یاس

حال ہی میں امریکی فوج کی کمانڈ سے ریٹائر ہو کر سی آئی اے چیف بننے والا پیٹر یاس دس سال میں اربوں ڈالرز اور ہزاروں فوجیوں کی قربانی کے بعد بھی یہ اعتراف کر رہا ہے کہ "اگر نیٹو فورسز کا افغانستان سے انخلا کا عمل تیز کر دیا جائے تو القاعدہ دنیا کی دہشت گرد تنظیموں میں نمبر ون ہوگی جو افغانستان کو غیر مستحکم کرنے کی پوری کوشش کرے گی"۔

اس حقیقت کے ادراک کے بعد بھی وہ اپنی دمڑی اور چمڑی بچانے کے لیے افغانستان سے فرار ہونے ہی میں عافیت خیال کررہے ہیں۔ انہیں اس حقیقت کا تو علم نہیں کہ یہ بندوں سے بندوں کی لڑائی نہیں بلکه الله تعالیٰ اپنے کمزور اور ضعیف بندوں کی نصرت فرما رہے ہیں جس کی وجہ سے ساری دنیا کی ٹیکنالوجی اور فوجیں شکست کھا رہی ہیں۔

امریکہ کی خواہش ہے کہ بھارت ایشیا میں قائدانہ کردار ادا کرے: ہیلری کلنٹن

امریکہ بھارت سٹریٹیجک مذاکرات کے بعد امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے کہا ہے کہ "امریکہ کی خواہش ہے کہ ایشیا میں بھارت قائدانہ کردار ادا کرے، امریکہ اس کی بھرپور حوصلہ افزائی کرے گا تا کہ وہ چین کے سامنے مضبوط معاشی طاقت ثابت ہو اور خطے میں بھی اس کے سیاسی اثر ورسوخ میں اضافہ ہو، امریکی فوج کے افغانستان سے انخلا پر بھارتی تشویش سے آگاہ ہیں، ہم خطے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہیں"۔ پاکستان کو متنبہ کرتے ہوئے ہیلری نے کہا کہ "وہ مزاحمت کاروں پر افغانستان میں مفاہمت کے عمل میں شریک ہونے کے لیے دباؤ ڈالے اور اپنی سرزمین کو افغانستان اور بھارت کے خلاف حملوں کے لیے استعمال نہ ہونے دے"۔

ایک عشرے سے صلیبی جنگ میں شرکت اور قربانیوں کا پاکستان کو یہ صلہ دیا گیا کہ بھارت کو اس خطے کے چودھری کے روپ میں دیکھنے کی دلی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ سوائے افسوس اور ندامت کے اور کچھ بھی تو ہاتھ نہیں آیا، دین تو ہاتھ سے گیا ہی تھا اب تو دنیا بھی ہاتھ سے جاتی محسوس ہورہی ہے۔ مجاہدین کا تو شروع دن سے یہی موقف تھا اور اب بھی اُسی پر پوری استقامت سے ڈٹے ہوئے ہیں کہ کامیابی اور فلاح صرف اور صرف دین سے وابستہ ہونے کے نتیجے میں ہی ہے۔ غیر الله کو اپنا آقا جان کر نظام پاکستان نے اپنی عزت و آبرو اس پر قربان کردی اور نتیجتاً اُس نے پاکستانی قربانیوں کو پرِکاہ کی بھی حیثیت نہیں دی کہ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے پیسے دے کر کام کروایا ہے اس پر شکرگزاری والی کون سی بات!!!

پاکستان اور امریکہ کے مقاصد یکساں ہیں: امریکی نائب وزیر خارجہ

امریکی نائب وزیر خارجہ ٹامس آر نائیڈز نے پاکستان کے دورے کے دوران میں کہا کہ "باہمی تعلقات میں حالیہ رخنے کے باوجود واشنگٹن اور اسلام آباد کے مقاصد ایک ہی ہیں اور وہ دہشت گردی کو شکست اور پاکستانی معیشت کی بحالی ہے۔ میرے دورے کا مقصد ان تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔ میں نے یہاں جس شخص سے بھی ملاقات کی اس کا خیال تھا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط ہیں اور ان کو پائیدار بنانے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے"۔

☆☆☆☆☆

13 جولائی: صوبہ بدخشاں کے ضلع وردج میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی، اس لڑائی میں 10 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ 30 فوجیوں کو مجاہدین نے ان کے اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا۔

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

امریکہ، مجاہدین کے ایک ڈالر کے بدلے ۱۵ لاکھ ڈالر خرچ کر رہا ہے

مجاہدین کے ایک ڈالر کے بدلے امریکہ ۱۵ لاکھ ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ امریکہ نے نائن الیون کے حملے کے بعد سے شیخ اسامہؒ کی شہادت تک ملٹری آپریشن پر ایک ٹریلین ڈالر خرچ کر دیے۔ ایف پی آئی کے ذرائع کے مطابق ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں میں مجاہدین نے ۴ لاکھ ڈالر خرچ کیے۔ جب کہ اس سے قبل بڑی کارروائیوں میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ۱۹۹۳ء میں ہونے والے حملے، کینیا اور تنزانیہ کے سفارت خانوں پر ۱۹۹۸ء میں ہونے والے بم حملے، ۲۰۰۰ء میں یو ایس ایس کول پر ہونے والا حملہ، ۲۰۰۳ء میں ریاض کے بم حملے میں مجاہدین نے ۵۰ ہزار ڈالر سے زیادہ خرچ نہیں کیے۔ اس کے مقابلے میں کانگریشنل ریسرچ رپورٹ کے مطابق امریکہ نے عراق پر ۸۰۶ ارب ڈالر، افغانستان پر ۴۴۴ ارب ڈالر، سیکورٹی اقدامات پر ۲۹ ارب ڈالر اور نامعلوم اخراجات پر ۶ ارب ڈالر خرچ کیے۔

حملوں کے باعث پشاور میں نیٹو ٹرمینل بند ہونا شروع ہو گئے:

پشاور رنگ روڈ پر چودہ ٹرمینلز میں سے سات ٹرمینل مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے باعث دیگر ٹرمینلز بھی بند ہونے کو ہیں اور کنٹینرز اور آئل ٹینکرز کے مالکان کو بھی مرحلہ وار آگاہ کرنا شروع کر دیا گیا کہ ان کی تعداد میں بھی کمی لائی جائے گی۔ دوسری طرف پینٹا گون کے عہدیدار جنرل ولیم ایم فریسر نے سینٹ کی آرمڈ سروسز کمیٹی کو بتایا کہ ''ہماری پاکستان سے سپلائی صرف ۳۵ فی صد رہ گئی ہے جو کہ پہلے ۷۰ فیصد سے زائد تھی اور آنے والے مہینوں میں اس میں مزید کمی متوقع ہے''۔ الحمدللہ مجاہدین کے حملوں سے اللہ نے یہ دن دکھایا ہے۔

شیخ اسامہؒ کے گھر میں جعلی ویکسین کی آڑ میں آنے والا ڈاکٹر شکیل آفریدی گرفتار:

امریکی سی آئی اے کے ساتھ کام کرنے والا ڈاکٹر شکیل آفریدی جس نے ایبٹ آباد کے علاقے میں جعلی ویکسین مہم چلا کر شیخؒ کے گھر کے بچوں سے خون کے نمونے حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی، یاد رہے کہ شیخؒ کی شہادت کے بعد سے اب تک ۵۰ سے زائد فوجی اہل کار، فوج نے گرفتار کیے ہیں جو بیک وقت پاکستانی فوج اور سی آئی اے سے تنخواہ لے رہے تھے۔

فوجی اداروں میں چھپن ارب روپے کی کرپشن:

۲۳ جولائی کے اخبارات میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے حوالے سے یہ بات آئی ہے کہ فوجی اداروں میں ۵۶ ارب روپے سے زائد کی کرپشن سامنے آئی ہے۔ یہ رپورٹ قومی اسمبلی میں بھی پیش کر دی گئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ صرف پانچ ارب دس کروڑ روپے فراڈ اور چوری کی مد میں استعمال کیے گئے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل سے اب تک فوج ہی وہ واحد ادارہ ہے جو اسلامیانِ پاکستان کے وسائل کی مسلسل ڈکیتی میں مصروفِ عمل ہے اور اس کے کور کمانڈروں کو پہلے 'کروڑ کمانڈرز' کہا جاتا تھا لیکن اب تو یہ ارب بلکہ کھرب کمانڈر بن چکے ہیں۔ صلیبی جنگ کی مد میں امریکہ سے اینٹھے گئے ڈالرز کو بھی ان فوجی افسران نے اپنے پلاٹوں اور فیکٹریوں میں اضافے کے لیے ہی استعمال کیا ہے اور آڈیٹر جنرل یہ کی رپورٹ اس دیگ کا ایک چاول ہی ہے وگرنہ پوری فوج کی کرپشن پر تو کئی جلدوں پر مشتمل کتاب کی ضرورت ہے!

سی آئی اے کے ۸۷ اہل کار آئی ایس آئی کی اجازت سے پاکستان میں داخل!

پاشا کی حالیہ امریکہ حاضری کے دوران میں ستاسی سی آئی اے اہل کاروں کی میزبانی کا وعدہ آئی ایس آئی کی طرف سے کیا گیا۔ ان کی اکثریت پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں آ گئی ہے۔ آئی ایس آئی کے ''گلے کا چھچھوندر'' یہ اہل کار امریکی قونصلیٹ کے علاوہ ڈیفنس اور لاہور کے دیگر علاقوں میں بھی مقیم ہیں۔ کینٹ اور ڈیفنس میں غیر ملکیوں پر نظر رکھنے کے لیے بورڈ بھی لگائے گئے ہیں جب کہ رہائشیوں کو کہا گیا ہے کہ وہ متعلقہ تھانے کی منظوری سے ہی کسی غیر ملکی کو گھر دیں۔ یہ عجب طُرفہ تماشا ہے کہ اُن کو بلایا بھی خود اور اب خود ہی ان سے خائف ہیں! یہ ہے صلیبی جنگ میں اُن کا ساتھ دینے کا انجام!!!

امریکہ شکست کے روایتی ہتھکنڈوں پر اتر آیا...... طالبان ترجمان کے فون ہیک کر کے امیر المومنین کی شہادت کی خبر نشر کر دی:

اللہ کی نصرت سے امریکہ شکست سے دوچار ہوا اور اب جب کہ وہ مرحلہ وار فوج نکال رہا ہے پھر بھی شکست کے بعد شکست خوردہ فریق جن ہتھکنڈوں پر اترتے ہیں امریکہ بھی وہی چالیں چل رہا ہے۔ گذشتہ دنوں طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد اور قاری یوسف احمدی کے فون ہیک کر کے اُن کے نمبروں سے امیر المومنین کی شہادت کا ایس ایم ایس میڈیا کو جاری کر دیا، جس کی بروقت اطلاع ہونے پر طالبان نے اس مکر کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

افغانستان میں امریکی افواج کا مورال متاثر ہو رہا ہے: پینٹا گون

پینٹا گون نے انکشاف کیا ہے کہ افغانستان میں امریکی فوجیوں کا مورال بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ ہر پانچ میں سے ایک فوجی شدید نفسیاتی مسائل کا شکار ہو رہا ہے۔ پینٹا گون کے نفسیاتی معالج لیفٹیننٹ جنرل ایرک بی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ مسلسل لڑائی کے باعث افغانستان میں امریکی فوجیوں کا مورال بری طرح تباہ ہو گیا ہے، جنگ میں فوجیوں کی ذہنی حالت بری طرح تباہ ہوئی ہے اور اس کی انتہائی خوف ناک

14 جولائی: صوبہ پکتیکا کے ارگون ضلع میں امریکی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم 9 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور 12 شدید زخمی ہو گئے۔

نفسیاتی قیمت چکانا پڑ رہی ہے۔

تین چوتھائی اخراجات برداشت کرنے کی وجہ سے پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے: گیٹس

سابق امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے اپنی وزارت کے آخری ایام میں خبردار کیا کہ ''اگر نیٹو کے رکن ممالک نے اپنے وعدوں کے مطابق دفاعی اخراجات میں اضافہ نہ کیا تو ممکن ہے کہ امریکہ مستقبل میں اس اتحاد میں شامل نہ رہ سکے، دفاعی اتحاد کے تین چوتھائی اخراجات برداشت کرنے کی وجہ سے امریکی قانون سازوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے، نیٹو رکن ممالک کی عدم دلچسپی یا جنگ میں حصّہ نہ لینے سے معذرت کے باعث افغانستان میں بھی دہشت گردی کے خلاف فوجی کارروائیاں متاثر ہو رہی ہیں جہاں وہ بمشکل اپنے ۴۵ ہزار فوجی بھیج سکے ہیں۔ اگر اس ۶۰ سال پرانے اتحاد کے دیگر رکن ممالک اپنے حصّے کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام رہے تو ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں امریکہ اس کے اخراجات برداشت نہ کرنے کے بارے میں سوچے''۔

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے میں قومِ لوط کے پیروکاروں کا میلہ:

اخلاقی بے راہ روی اور جنسی آوارگی جیسے الفاظ امریکہ کی غلاظت اور گندگی کے سامنے بہت ہیچ ہیں۔ ۲۶ جون کو اسلام آباد کے امریکی سفارت خانے میں ہم جنس پرستوں کی تقریب ہوئی، جس میں ۷۵ افراد شریک ہوئے۔ قائم مقام امریکی سفیر نے کہا کہ ''امریکہ دنیا بھر میں ہم جنس پرستوں کے حقوق کی حمایت کرتا ہے''۔ پاکستان میں ان گندوں نے ویب سائٹ کے ذریعے آپس میں رابطہ بھی رکھا ہے اور اس کے ذریعے گندگی بھی پھیلاتے ہیں۔ ''گے لاہور ڈاٹ کام'' کے نام سے یہ سائٹ کام کر رہی ہے۔ امریکہ کی صلیبی جنگ میں پاکستان نے 'فرنٹ لائن اتحادی' کا جو کردار ادا کیا ہے اور کر رہا ہے یہ بھی اسی کا شاخسانہ ہے کہ ایسی نجس حرکات، جن سے انسان کی طبع فطری بھی گھن کھاتی ہے' کو یہاں جدید کفر اپنی تہذیب کی فخریہ پیش کش کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ اس ننگِ انسانیت فعل کے مرتکب افراد، تہذیب، اُس تہذیب کو اپنانے اور اُس پر فخر کرنے والے اور اُس تہذیب والوں کے ساتھ ہو کر اسلام کے خلاف جنگ کرنے والے' عذابِ قومِ لوط ہی کے منتظر ہیں۔ قرآن مجید میں القہار اور الجبار نے قومِ لوط پر نازل ہونے والے عذاب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍO فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍO مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ (ھود: ۸۱۔۸۳)

''ان سے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے۔ اور کیا صبح کچھ دور ہے؟ تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں۔ جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کیے ہوئے تھے''۔

ان بدفطرت لوگوں کے لیے بھی دنیا اور آخرت کا رسوا کر دینے والا عذاب تیار ہے اور الٰہی فرستادوں کی آواز ان کا ہر دم پیچھا کر رہی ہے کہ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ..........

امریکہ اور پاکستان......رومانس ختم ہو رہا ہے:

امریکہ نے شجاع پاشا کی حاضری پر اُسے کچھ ہدایات دی تھیں جن میں سے کچھ کو تو اُس نے فوری طور پر قبول کر لیا اور کچھ کے بارے میں سوچنے کا وقت لیا۔ اب امریکہ کے افغانستان سے جانے کے بعد پاکستان کا نظام بہت پریشان ہے کہ افغانستان اُس کے لیے مستقل دردِ سر رہے گا۔ دوسری طرف امریکہ نے بھی پاکستان میں ڈیرے ڈالنے کا پروگرام بنایا ہے اور آئی ایس آئی پر کلی اعتماد کی بجائے خود افراد کو سی آئی اے کی صورت میں منظّم کر رہا ہے جن کی اکثریت حال ہی میں سابق ہونے والے فوجیوں کی ہے۔ اب آئی ایس آئی اور امریکہ کی سرد جنگ میں امریکہ نے غلام نبی فائی کو آئی ایس آئی کا ایجنٹ قرار دے کر گرفتار کیا ہے جب کہ آئی ایس آئی نے ہلکے سُروں میں اس کا جواب اسلام آباد اور پشاور کے درمیان سفر کرنے والے امریکی سفارت کاروں کو روک کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کفار سے دوستی کے نتیجے میں یہ خود تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن 'اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی' کی عملی تصویر بنے ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

افغان فوج مسلسل پاکستان پر گولہ باری کر رہی ہے:

صلیبی جنگ میں دو اہم اتحادی پاکستانی فوج اور افغان فوج کے باہمی اعتماد کا یہ عالم ہے کہ آئے روز افغان فوج، پاکستان پر گولہ باری کرتی ہے، جس کے جواب میں پاکستانی فوجی بھی یہ کام کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر الزامات کا بھی ایک پورا دفتر ہے جو دونوں فریق رکھتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں انگور اڈا میں گولہ باری سے ایف سی کے ۴ اہل کار گزر گئے جب کہ باجوڑ کی تحصیل ماموند میں افغان فوج کی گولہ باری سے ادھیڑ عمر میاں بیوی ہلاک ہو گئے۔ صلیبی محاذ پر لڑنے والی تمام افواج کے باہمی تعلقات کا یہی عالم ہے اس بدیہی حقیقت کو قرآن مجید نے چودہ سو سال قبل بیان فرما دیا تھا کہ تحسبهم جميعا وقلوبهم شتیٰ 'تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ اکٹھے ہیں مگر ان کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں'۔

عالمی برادری کے لیے عسکریت پسندوں کے خلاف لڑ رہے ہیں: شیطان ملک

پاکستان کے وزیر داخلہ عبدالشیطان ملک کا کہنا ہے کہ ''پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، پاکستان عسکریت پسندی کے خلاف جنگ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے لڑ رہا ہے۔ صرف آئی ایس آئی ہی نہیں بلکہ ملک کے لیے آرمی بھی بہت اہم خدمات انجام دے رہی ہے''۔ یہ باتیں اُس نے تہران میں 'دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ' کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

اس بندۂ شیطان کی عقل کو شیطان لعین نے ایسا مَس کیا ہے کہ وہ بالکل ہی کسی

15 جولائی: صوبہ پکتیا کے صوبائی دار الحکومت میں مجاہدین کے ساتھ دو بدو لڑائی میں 11 افغان اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ ان کی 3 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔

کام کی نہیں رہی۔اب بھلا سوچیے کہ 'شمسی ایئر بیس' جیسے واقعات کے بعد بھی '' پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت'' جیسے دعوے کوئی عقل سے پیدل شخص ہی کر سکتا ہے۔رہی بات دنیا کے لیے ''دہشت گردوں'' کے خلاف جنگ کی تو عقل کے ساتھ آنکھیں بھی اندھی ہو جائیں تو ایسی بیماری کا کوئی علاج نہیں۔ وگرنہ اب تو سر کی آنکھوں سے نظر آرہا ہے کہ جس 'دنیا' کے لیے پاکستان 'قربانیاں' دے رہا ہے ......وہ 'دنیا' مجاہدین کے آگے لگ کر بھاگ رہی ہے اور مجاہدین کے مقابلے میں تاریخی شکست سے دوچار ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: عالم اسلام کے سونے والو!

چنانچہ عربوں کے لیے تو جان بخشی کے عوض ہر چیز غنیمت ہے! ہر سودا منظور ہے، کیا کوئی نامنظور چیز بھی خدا کی اِس دنیا میں پائی گئی ہے!؟

البتہ فارس اپنا مول جانتا ہے، تھوڑے بہت پر قانع ہونا بے وقوفی ہے، ایک عراق ہی کیا، اس سے آگے جہاں اور بھی ہیں! شیطانِ بزرگ کی ضرورتیں ابھی ختم کب ہوئی ہیں، جزیرۂ عرب میں، یا خطۂ خراسان کے اندر، یا بحرِ عرب میں؟! عالم اسلام کے سوئے ہوئے کیا جاگ تھوڑی جائیں گے؟ سبھی اسلام پسند طبقے یہی تو پوچھتے رہیں گے یہ تم لوگوں نے رافضی رافضی کی رٹ کیوں لگا رکھی ہے، عالم اسلام کے اس اکلوتے اسلامی انقلاب کے خلاف امریکی ایجنڈا کو کامیاب کروانے کے کیوں درپے ہو!

ابھی عراق بیچ کر نہیں ہٹے تھے کہ سوڈان کی باری ہے۔عراق کی بار جن پیروں میں جان نہیں رہی تھی، سوڈان کی باران میں جان کیونکر عود کر آتی؟ وہی جان بخشی سوڈان کے عوض میں بھی کافی ہے! بلکہ ہر چیز کے عوض میں کافی ہے! ایک عراق تھا جو مغرب کو کچھ آنکھیں دکھانے لگا تھا، سو اس کا حشر ہم نے دیکھ لیا۔ایک سوڈان تھا جو ذرا آنکھوں میں کھٹکتا تھا، سو اس کے حصّے بخرے ہونا شروع ہو گئے، باقیوں کو کان ہوں!!!

اور تا کہ براعظم افریقہ میں، جو کہ دنیا کا واحد براعظم ہے جس کی اکثریت مسلمانوں کی ہے، اسلام کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی کے مدمقابل کارکنانِ صلیب کے حوصلے بلند ہوں!......جمی کارٹر پچھلے پندرہ سال سے وہاں یونہی تو نہیں بیٹھا ہوا! سوڈان......عالم اسلام کا بلحاظ رقبہ سب سے بڑا ملک......جس کو صلیبیوں نے اپنی قینچی سے کاٹ دیا۔ لوگو! دیکھو کیک کاٹا جا رہا ہے، صلیب کی فتح کا کیک!...... براعظم افریقہ میں جہاں ہلال اور صلیب کی جنگ گویا تاریخ کے آخری ترین موڑ میں داخل ہو چکی تھی۔امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں ایک اور خنجر۔ کیا کوئی ہے جو چیخے؟ کچھ نہ کرے، صرف چیخ ہی لے؟ اَمـا حمزة فلا بواکی لہ! حمزہؓ کو تو رونے والیاں تک دستیاب نہیں! خدایا! خلافت نہیں رہی، مان لیا؛ یہاں تو کوئی رونے والا تک نظر نہیں آرہا۔کیا یہاں کوئی محمد علی جوہرؒ نہیں جو خلافت کا حتمی انجام جانتے ہوئے بھی مسلمانوں کو رلانے میں تو کامیاب ہو ہی گیا تھا؟ جو ایک مقبوضہ نہتے ہندوستان میں لوگوں کو گھروں سے تو نکال لایا تھا۔ لوگو! مسلمان روئے تو تھے! جسے دیکھنا ہو دیکھ لے، عالم اسلام کے بوسیدہ نقشے پر صلیب کی قینچی پورے زور سے چل رہی ہے۔ ہر چند ماہ بعد ہمیں کوئی نیا ''پرچہ'' مل جاتا ہے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۱۱ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گاڑی پر امریکی ڈرون طیاروں کے ذریعے ۸ میزائل داغے گئے، جس سے گاڑی میں موجود ۶/افراد شہید ہو گئے۔

۱۲ جولائی: جنوبی وزیرستان کے علاقے برمل میں ایک گاڑی پر جاسوس طیاروں کے ذریعے ۲ میزائل داغے گئے جس سے ۱۰/افراد شہید اور ۵ زخمی ہو گئے۔

۱۲ جولائی: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں درے نشتر کے مقام پر گھر اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۸/افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۱۲ جولائی: شمالی وزیرستان میں گرویک کے علاقے میں ۲ میزائل حملوں میں ۲۵/افراد شہید ہوئے۔امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۸ اور ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے۔

۱۲ جولائی: شمالی وزیرستان کے سرحدی علاقے درے میلہ میں ایک مکان کو امریکی جاسوس طیارون نے میزائلوں سے نشانہ بنایا، جس سے ۱۸/افراد شہید ہو گئے۔

۲۱ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں ۴/افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے۔

www.nawaiafghan.blogspot.com
www.nawaiafghan.co.cc
muwahideen.co.nr
www.ribatmedia.co.cc
www.ansarullah.co.cc/ur
www.jhuf.net
www.ansar1.info
www.malhamah.110mb.com

15 جولائی: صوبہ قندھار کے ضلع شوالی کوٹ میں مجاہدین نے امریکی فوج کے ایک بڑے کارگو جہاز کو نشانہ بنا کر مار گرایا۔

گستاخ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا موت ہے بس موت

ہر فیصلۂ عدل و وفا موت ہے بس موت
گستاخ محمد کی سزا موت ہے بس موت

زنداں میں حقیقت سے وہ بھاگا ہوا قیدی
اب اس کے لیے آب و ہوا موت ہے بس موت

اک روز اسے ڈھونڈ ہی لے گی کوئی گولی
اب اس کے ٹھکانے کا پتہ موت ہے بس موت

قرآن سے سزا گستاخ ملعون پوچھی
ہر آیۂ قرآں نے کہا موت ہے بس موت

بے خوف نہیں ایک بھی لمحے سے وہ اپنے
ہر سانس اب اس کی بخدا موت ہے بس موت

کفار سے کتنی ہی سفارش وہ کرالے
اس کے لیے آغوش موت ہے بس موت

دولت کے پجاری کو بلاتا ہے جہنّم
شہرت کے بھکاری کی غذا موت ہے بس موت

(مظفر وارثی)
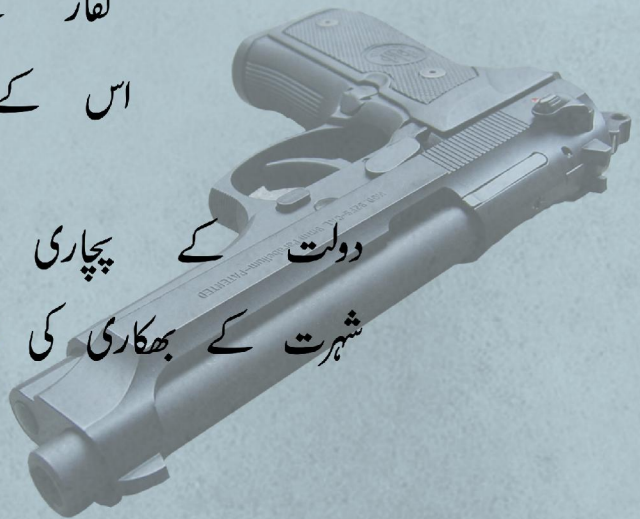
اہل ایمان کی جنگ سیاسی نہیں ہے بلکہ عقیدہ کی جنگ ہے

یہ حقیقت قابل غور ہے جس کی طرف قرآن مجید نے اصحاب الاخدود کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ذیل کی آیت میں اشارہ کیا ہے:

وَمَا نَقَمُوا مِنۡهُمۡ إِلَّا أَن يُؤۡمِنُوا بِاللَّهِ الۡعَزِيزِ الۡحَمِيدِ (البروج:۸)

''اور وہ اہل ایمان سے صرف اس وجہ سے چڑے کہ وہ اللہ عزیز وحمید پر ایمان لا چکے تھے''۔

اس حقیقتِ قرآن پر بھی داعیانِ حق کو، ہر دور اور ہر ملک کے داعیانِ حق کو گہری نگاہ سے غور و تامل کرنا چاہیے۔ اہلِ ایمان اور ان کے حریفوں کے درمیان جو جنگ برپا ہے یہ درحقیقت عقیدہ وفکر کی جنگ ہے، اس کے سوا اس جنگ کی اور کوئی حیثیت قطعاً نہیں ہے۔ ان مخالفین کو مومنین کے صرف ایمان سے عداوت ہے اور ان کی تمام برافروختگی اور غیض وغضب کا سبب وہ عقیدہ ہے جسے مومنین نے حرزِ جاں بنا رکھا ہے۔ یہ کوئی سیاسی جنگ ہرگز نہیں ہے، نہ یہ اقتصادی یا نسلی معرکہ آرائی ہے۔ اگر اس نوعیت کا کوئی جھگڑا ہوتا تو اسے بآسانی چکایا جاسکتا تھا اور اس کی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا تھا لیکن یہ تو اپنے جوہر وروح کے لحاظ سے خالصتاً ایک فکری جنگ ہے۔ یہاں امر متنازع فیہ یہ ہے کہ کفر رہے گا یا ایمان، جاہلیّت کا چلن ہوگا یا اسلام کی حکومت۔

مشرکین کے سرداروں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مال ودولت، حکومت اور دوسرے ہر طرح کے دنیوی مفادات پیش کیے اور ان کے مقابلے میں صرف ایک چیز کا مطالبہ رکھا اور وہ یہ کہ آپ عقیدہ کی جنگ ترک کردیں اور اس معاملے میں اُن سے سودا بازی کرلیں اور اگر خدانخواستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی یہ خواہش پوری کردیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہ رہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایمان وکفر کا مسئلہ ہے اور اس کش مکش کی تمام تر بنیاد عقیدہ پر ہے۔ مومنین کو جہاں کہیں اعدا سے سامنا ہو یہ بنیادی حقیقت ان کے دل ودماغ پر منقش رہنی چاہیے۔ اس لیے کہ اعدا کی تمام تر عداوت وخفگی کا سبب صرف یہ عقیدہ ہے کہ ''وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو غالب اور حمید ہے'' اور صرف اسی کی اطاعت کرتے ہیں اور اُسی کے آگے سرافگندہ ہیں۔

(معالم فی الطریق: سید قطب شہید رحمہ اللہ)